

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ شُخْ

مکتبہ اسلامیہ
پتہ: ۱۰۱، لکھنؤ

لُغَاتُ الْحَدِيثِ

تألیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات و سعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم و ادب اسلام آباد کراچی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحاء

خ۔ ساتواں حرف ہے حرمت تہی میں سے حساب مل
میں اس کا عدد چھ تو ہے۔

باب الحاء مع الباء

حَبَابٌ ذُهَابٌ نَبَاتٌ حَبَابٌ۔

حَبَابٌ نَبَاتٌ۔ حَبَابٌ۔

حَبَابٌ نَبَاتٌ۔ حَبَابٌ۔

حَبَابٌ اور حَبَابٌ اور حَبَابٌ۔ پر مشیدہ چیز۔

قَدْ حَبَابَتْ لَكَ حَبَابٌ۔ آنحضرت نے ابن سیار سے
فرمایا میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے جو
دل میں ٹھان لی ہے دیکھیں تو بتاتا ہے یا نہیں۔

ایک روایت میں حَبَابٌ شَلَكٌ حَبَابٌ ہے۔

رَبِّتُمْ حَبَابًا فِي حَبَابِ الْأَرْضِ۔ حَبَابٌ میں
اپنی روزی تلاش کرو، کھیتی کرنا یا الارض اس لئے
کہتے ہیں کہ بیج زمین میں اکر اُس کو چھپا دیتے ہیں۔

رَبِّتُمْ حَبَابًا فِي حَبَابِ الْأَرْضِ وَادْعُوا مَلَائِكَةَ السَّمَاوَاتِ
يَوْمَئِذٍ أَنْ تَحْبَابَ وَتُؤْتَاهُ قَالُوا عَرَفْتُمْ بِنِزَارِ كَبَابٍ

کھیتی کر کیونکہ عرب اس شعر کو پڑھا کرتے تھے زمین
میں بیج کو چھپانا اسی کو اختیار کر اور زمین کے مالک سے
دعا کرتا رہے شاید وہ ایک دن تیری دعا قبول کری اور

تعمیر کو روزی دے۔

إِخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللَّهِ حَبَابًا لِيَأْتِيَنِي لِرَابِعٍ
الْإِسْلَامِ وَكَذَلِكَ أَوْ كَذَا۔ (حضرت عثمان ذکریا)
میں نے اپنے مالک کے پاس چند نیک کام جمع کر رکھے
ہیں روزی اُن کو خوب جانتا ہے اور مجھ کو اُن کا بدلہ لے
کی پوری توقع ہے) میں وہ شخص ہوں مسلمانوں میں
جو تھا شخص (مجھ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان
ہوئے تھے) اور ننانوایں بات فلاں بات۔

وَلَقَدْ لَمَسْتُ لَمَّا حَبَابٌ نَبَاتٌ۔ اور زمین نے اپنی چھپی ہوئی
چیز اُن کیلئے نکال دی (یعنی کھیتی یا خزانے) یہ حضرت
عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا۔

لَمْ آتَاكَ كَلْبُكَ وَلَا جِلْدٌ مُخْتَبِئَةٌ۔ میں نے آج کے
دن کی طرح (کوئی خوبصورت بدن) نہیں دیکھا پھر وہ
والی کنواری لڑکی کی بھی کھال ایسی نازک اور
خوشترنگ اور عمدہ نہیں دیکھی۔

وَأَمْرًا حَبَابًا أَنْ يَخْتَبِرَنَّ الْمَسْئِلَةَ وَالْمَسْئَلَةَ
آنحضرت نے عید کے دن مائضہ اور پردہ والی عورت
کو بھی مائضہ کا عید گاہ میں جائیگا حکم دیا اور بعض دلی
عورتوں کو نازکی حکم سے الگ رہنے کا۔ ابن اشیر نے

کہا یہ حکم اس لئے دیا کہ بے فائدہ مردوں سے کیوں
کریں نہ اس وجہ سے کہ مائضہ کو عید گاہ میں جانا حرام

ع۔ تشدید باء محیط میں ہے کہ حَبَابٌ وہ لڑکی جس کا نکاح نہ ہوا ہو یعنی کنواری ع۔ ۱۲

کیونکہ عید گاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو ثواب کے مجموعے میں اور دعا اور علم کے جلسوں میں شریک ہونا مستحب ہے۔

أَبْخَضُ كُنَّ ابْنِي رَأَى الطَّلَعَةَ الْعُثْبَانِيَّةَ - میری سب بہوؤں میں نہ بیٹوں کی جوروں میں) میں اس بہو کو بہت ناپسند کرتا ہوں جو اکثر نکلے کبھی چھپ جائے۔

مَا عِبَدَ اللَّهُ بِسُنِّيٍّ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْخَبَاءِ - اللہ کو وہ عبادت بہت پسند ہے جو پوشیدہ ہو۔

هَذَا مِنْ الْمُخْتَبِيَاتِ - مَا عَالَمْتَنِي تَبِيَّتِي - یہ ان پوشیدہ باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھ کو سکھائیں۔

خَبَاءٌ - مرد زن کیناؤں خیمہ اس کی جمع اُخْبِيَةٌ ہے۔ ضَعُؤًا إِلَى الْمَاءِ فِي الْخَبَاءِ - میرے لئے ڈیرے میں پانی رکھو۔

أَنِّي خَبَاءٌ فَأَطْمَئِنِّ - آنحضرتؐ حضرت فاطمہؑ کے گھر پر آئے۔

خَبٌّ - لمبا ہونا، بلند ہونا، دوڑنا، روکنا، سکر کرنا، جوش مارنا بہکانا۔

تَخْبِيْبَةٌ - نریب دینا، بھاڑ دینا۔ اِخْتِبَابٌ - دوڑانا۔

خَبٌّ - سکارا فوسی، دغا باز۔ كَانَ إِذَا طَأَتْ خَبًّا شَانًا - آنحضرتؐ جب طوات کرتے تو پہننے میں پیروں میں پدے چلتے (ذنادر کو بڑھو دلاتے ہوئے جسکو رمل کہتے ہیں)۔

مَا دُونَ الْخَبِيْبِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا جتانہ لے کر کونسی چال چلیں (ریا) ذرا پوچھ سے کم۔

هَلْ تَخْبُوْنَ أَوْ تَصْمِيْنُوْنَ كَمَا تَمْرُوْنَ - ہوا اللہ کرتے ہو (مطلب یہ کہ اگر ان چلنے والے کو دیکھو یا اسے دقت ان کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا اور ان کے کوئی تہذیب ہے)

لَمَّا تَرَكِبَ النَّهْرُ أَخَذَهُ خَبٌّ فَجَاءَ سَقِيذًا - جب حضرت یونسؑ سمندر میں سوار ہوئے تو دریا کو ڈرا اور تڑپا بیٹھ اور خَبَابٌ - بکسرہ خاموش مارنا، حرکت اور اضطراب کرنا۔

لَا يَذُخُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا تَأْتِي - بہشت میں وہ نہیں جائیگا جو سکارا چلے خور یا خان چور ہے۔

الْمَوَدُّ مِنْ غَوَّجٍ وَ الْفَاجِرُ خَبٌّ لَيْسَ مَوْسٍ سَادَهُ دَلَّ كَرِيمٌ بَرْتَابٌ - اور بدکار سکارا چلے برتا ہے۔

خَبٌّ - بنتو غا اور خَبٌّ بکسرہ فاسکار اور فریبی اور دغا باز اور خفقور کو کہتے ہیں۔ یعنی خبز کو۔

مَنْ خَبَّتْ بِمَرْأَةٍ أَوْ مَلَأَتْ عَلَى مُسِيْبٍ فَلَيْسَ بِمُتَّقٍ - جو شخص کسی مسلمان کی جورو یا لونڈی کو بھڑکاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یہ تعلیظ فرمایا تاکہ مسلمان ایسی حرکتوں سے باز رہیں)۔

خَبَابٌ - مشہور صحابی میں اہل بیت کے بیٹے۔

خَبِيْبٌ - کشادہ اور نرم زمین۔ اِخْتِبَابٌ اور خَبِيْبٌ اس کی جمع ہے۔

خَبِيْبٌ - حقیر چیز۔ اِخْتِبَابٌ - نرم ہموار زمین میں جانا، عاجزی اور تواضع کرنا، گوارا ہونا۔

وَ اجْعَلْنِي لَدُنَّ خَبِيْبَةٍ - تو مجھ کو عاجزی کرنے والا گوارا کرنے والا کر دے۔

ذِي جَعْلٍ خَبِيْبَةٍ مَرِيْبِيَّةٌ - وہ اسکو ناجزی کرنے والی اللہ کی طرف رجوع ہونے والے بنا دے۔

بِأَنَّ مَا آتَتْ نَجْحَةً تَخْبِيْبٌ شَعْرَةٌ دَعَا تَأْتِي بِخَبِيْبٍ الْجَمِيْبِشِ فَلَا تَهْتَبُهَا - اگر تو ایک چیز دیکھے جو چھری اور ساگ کی پھری (حقان) ہے

خبت الجمیش میں جاری ہے (یعنی کباب لگانے کے کل سا ان کے ساتھ تو بھی اس کو مت چیرنا۔

دخبت اجمیش ایک جنگل کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ جمیش اصل میں اُس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ نہ اُگے۔

تَخْبِيرٌ وَخَبِيثٌ۔ (جب ابو عامر راہب کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کر لی تو اُسکا مزاج بدل گیا اور بھلا ہوا اور بگڑا اٹھا۔

خَبِيثٌ اور خَبِيثٌ اور خَبِيثٌ۔ سب کے معنی ترس، قریب میں یعنی حقیر اور خسیس اور ذلیل۔

اِنَّهَا سَاقَةٌ تَكُونُ فِيهَا الْخَبِيثَةُ۔ رکھول نے ایک شخص کو عصر کے بعد سوتا ہوا پایا اُسکو ایک لالٹ لگائی اور کہنے لگے اس وقت سونے سے شیطان ریوانہ بنا دیتا ہے۔ اصل میں یہ لفظ خَبِيثَةٌ تھا طائر پہلے سے لیکن رکھول کی زبان میں لگنت تھی انھوں نے طائے کے بدلے تاکھا، محیط میں ہے کہ خَبِيثَةٌ اور خَبِيثَةٌ تراضع اور عاجزی۔

اِحْبَابٌ۔ پلیدوں کو یار بنا نایا پلید۔ مال کمانا یا پلیدی سکھانا۔

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قَلَّتَيْنِ لَمْ يَكُنْ خَبِيثًا۔ جب پانی رو پچھال ہو جائے تو پھر نجاست نہیں اُٹھائیگا اور یہی نجاست گرنے سے جس نہیں ہوگا۔ جیسے دوسری روایت میں اُس کی تصریح ہے

نَهَى عَنْ شُرْبِ دَرَاهِمِ خَبِيثَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ہر پلید رو سے منع کیا یا بذات اللہ اور بد مزہ درو اور پلید حرام رو جیسے شراب، سور، مردار وغیرہ اور بھلائے رو سے اس لئے منع کیا کہ یار کو اُس سے کراہت پیدا ہوتی ہے

مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَغْتَوَّرُ مَسْجِدَنَا۔ جو شخص اس پلید درخت

میں سے کھائے (یعنی پیاز لہسن گندنا میں سے، حافظ نے مولیٰ کو بھی اُس پر قیاس کیا ہے) وہ ہماری سجد کے پاس نہ پھٹے (جب تک بدلہ اُس کے منہ میں باقی ہے وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے)۔

مَهْرُ الْبَيْعِ خَبِيثٌ وَقَسَمُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَكَسَمُ الْعَجَابِ خَبِيثٌ۔ رنڈی کی عمرچی پلید ہے کتے کی قیمت پلید ہے پچھنے لگانے والے کی کمانی پلید ہے (دوسری روایت میں بخومی اور پندت کی بیوی کا بھی ذکر ہے۔ اسی طرح فال کھیلنے والی کی اجرت ان سب کو آنحضرتؐ نے پلید یعنی حرام فرمایا لیکن پچھنے لگانے کی اجرت کو اگر ہمارے مکروہ سمجھا ہے حرام نہیں رکھا، کیونکہ پچھنے لگانا ایک مباح کام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حجام کو اجرت دی اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اب اگر رنڈی یا بخومی اپنی کمانی کو لے جا کر اُس کے بدلے کوئی چیز خریدے تو وہ کمانی بائع کے حق میں حلال سمجھی جائیگی کیونکہ تبدیلے

ملک سے اُسکا حکم بدل جاتا ہے اسی طرح اگر رنڈی یا بخومی وہ مال کسی کو بیہ کرے یا رنڈی اور بخومی مر جائے اور وہ مال بطور وراثت کسی کے ہاتھ آئے تب بھی حلال سمجھا جائیگا۔ البتہ اگر رنڈی یا بخومی اُس حرام کمانی سے کسی کو کچھ کھلانا چاہے اور کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ اُس حرام کمانی کا ہے تو اُسکا کھانا درست نہیں

کیونکہ وہ حرام مال ہے اب اگر حرام مال حلال مال میں مل جائے تو اگر حرام غالب ہے تو اُسکا حکم حرام کا ہوگا۔ اگر حلال غالب ہے تو وہ مال مشتبہ ہو اُس سے بھی پرہیز کرنا تقویٰ ہے، اور اگر حرام و حلال دونوں برابر ہیں تب بھی حرمت کو ترجیح ہوگی اور بعضوں نے کہا حالت کو بعضوں نے کہا وہ بھی مشتبہ ہوگا۔

مستزحم۔ کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال

مستزحم۔ کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال

مستزحم۔ کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال

مستزحم۔ کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال

مشتبہ میں اور خالص حلال کمائی جس میں کوئی شبہ نہ ہو بہت کم ہے میں تو اکثر یہ کیا کرتا ہوں کہ مشتبہ مال داؤد قرض میں دیدیا کرتا ہوں مثلاً سو روپیہ کسی سے قرض لے لے تو اب وہ روپیہ حلال ہیں اُس کی ادائیگی میں وہ سو روپیہ دیدیے جو بطور مشتبہ ہمارے پاس تھے اسی طرح مال مشتبہ کو دوسرے مصارف میں اٹھانا ہوں جو علاوہ کھانے پینے اور پہننے کے پڑتے ہیں جیسے مکانات کے ٹکس کرایہ ریلوی اجرت تار برقی اور پوسٹ اجرت اخبارات وغیرہ میں اور حلال مال کو اپنی خوراک اور پوشاک میں صرف کرتا ہوں اسپر بھی بہت سے اموال حرام اور مشبہ کے ہمنے اپنے اور پر خرچ کئے ہیں اور اللہ تم سے مغفرت اور معافی کے طالب ہیں وہ ارحم الراحمین ہے۔

فَاَصْبَحَ يَوْمَ مَا وَهُوَ خَبِيثٌ النَّفْسِ - ایک دن صبح کو ہرقل (شاہ روم) بد مزاج تھا چڑچڑا اُس کی طبیعت صاف نہ تھی۔

لَا يَقُولُونَ اَحَدًا مَّا كَرِهَتْ نَفْسِي - کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا مزاج خبیث ہے (یعنی مثلاً تاؤد سست اور گراں ہے، آپ نے خبیث کے لفظ کو بڑا جانا گوارا کیا معنی عرب کے محاورہ میں گرانی مزاج بھی ہے)۔

لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يَدْفَعُ الْاَخْبَثَيْنِ - کوئی تم میں سے بیشاب یا پانچاندہ برد کے ہوتے نماز نہ پڑھے (کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں دل نہیں لگنے کا) ایک روایت میں دُہُوْ يَدْفَعُوْا الْاَخْبَثَيْنِ ہے مطلب وہی ہے۔

كَمَا تَتَّبَعِي الْكَيْبُورَ الْخَبِيثَ - جیسے بھٹی (سونے والا چاندی کے) میل کو نکال دالتی ہے۔ بعضوں نے

اَلْخَبِيْثُ بَضْرُءٌ خَاوِدٌ رَسُوْلٌ بَاظِرٌ مَّا هُوَ - لَدَا اَوْ دَوْلَا خَبِيْثًا وَ دَوْلَا خَبِيْثًا سَلَا اَنْخَضْرَتِ مَعِي عَدُوْرُ بِنِ خَالِدِ لَعَلَّ اِيْكَ بَرْدَهْ خَرِيْمًا تُوْا اِيْ لَعَلَّ لُكْحًا اُسْ مِيْنِ نَبِيْا رِي (عيب) ہے نہ حرام فریضی (مثلاً وہ آزاد شخص ہو یا امان لے کر آیا ہو اُس کو زبردستی غلام بنا لیا ہو) اور نہ دغا بازی (مثلاً ہمارے والا یا فسق و فجور کو سنے والا ہو)

يَا خَبِيْثًا - یہ حجاج مردود نے انش کو کہا (اسے خبیث یعنی خبیث، مردود خود تمام جہاں کا خبیث تھا بڑے اخلاق کو بھی خبیث کہتے ہیں۔

كَذَبَ مَخْبَثَانِ - خبیث جھوٹ بولا، نہایت میں ہے کہ مخبثانِ مبالغہ پر دلالت کرتا ہے اور نہ کہ اور مومنٹ دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور عیب میں ہے کہ عورت کے لئے مخبثانہ کہتے ہیں۔

خَبَائِثُ كُلِّ عَيْنٍ اِيْنِكَ مَتَّصِفًا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَهُ مُرًّا - رام حسن بصری نے دنیا کے حق میں فرمایا) ارے خبیث تیری ہر ایک شاخ کو ہم نے چبایا اخیر میں اُسکا انجام تلخ ہی پایا کیا عمدہ اور حکیمانہ کلام ہے مجھ کو بھی ابتلائے عمر میں ایک مدت تک یہی خیال رہا کہ دنیاوی لذات بھی اپنے ہیں مگر بعد میں جب عمر زیادہ ہوئی اور تجربہ اور غور و فکر میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی لذت اس قابل نہیں کہ اُس کو لذت کہا جائے بلکہ ہر ایک لذت میں اندر تلخی بھری ہوتی ہے اور اسے طمع کی طرح ایک لذت کا غلات چڑھا ہوا گدھا سادہ دل نادان آدمی اُس کو لذت سمجھ کر دبوگے میں آجاتا ہے پھر جب تلخی نمود ہوتی ہے تو نادام اور فرسندہ ہوتا ہے دیکھو سب سے بڑھ چڑھا ہوا گدھا دنیاوی لذتیں یہ ہیں غرض دار عمدہ مرغن اندر

شیریں کھائے، مشرد اور ٹھنڈی شربت اور پانی
 خوب صورت عورتیں، نشہ، آب ہر ایک کی تلخی کو
 ملاحظہ فرمائیے، مزے دار اور شیرین اور مرغن کھانوں
 سے جگر اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے آدمی قبض اور
 برا سیر اور قروح اور بخار کے عوارض میں گرفتار ہوتا
 ہے۔ سرد ہوتے کے پانیوں اور شربتوں سے انہیں
 دانت گریا تے ہیں۔ گلے سوج جاتے ہیں معدہ کی
 طاقت کم ہو جاتی ہے، مسودہ عوں میں ہمیشہ درد اور
 درم ہوتا رہتا ہے، کبھی لقوہ عارض ہوتا ہے، خوبصورت
 عورتیں معاذ اللہ کثرت جملع اور عیاشی بے انتہا
 عوارض اور بیماریاں پیدا کرتی ہے عمر کم ہو جاتی ہے
 دماغی قوی کمزور ہو کر آدمی دیوانہ اور پاگل بن جاتا ہے
 سوزاک اور آتشک، جذام میں مبتلا ہوتا ہے۔
 پناہ بخدا، نشہ تو تمام خرابیوں اور بیماریوں کی جڑ
 ہے، نشہ باز آدمی کسی کام کا نہیں رہتا، ساری کمائی
 اُس میں جاتی ہے جو روپے قاتے مرتے ہیں، اخیر میں
 خود بھی جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر رانی عالم بقا
 ہوتا ہے اور اکثر فلج اور ریشہ اور استسقاء کی
 تکلیفیں اٹھانا ہوتا ہے ایسی زندگی سے موت جلی
 لاجول دلاوة الالباشی۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ الْمُنْتَجِسِ الْخَبِيثِ
 الْمُخْبِثِ۔ تیری پناہ پلید نفس منہیث مُخْبِث سے
 منہیث وہ شخص جسکے یار و مددگار سب غیث ہوں
 یا جو لوگوں کو بُری اور غیث باتوں کی تعلیم کرے۔
 فَالْتَوَا إِلَىٰ قَلْبَيْهِ حَبِيبٌ مُّخْبِثٌ۔ آخر بد میں
 جو کافر ماسے گئے اُن کی لاشیں، ایک اند ہونا پاک
 پلید کر نیوالے کونے میں ڈال دی گئیں۔

إِذَا كَثُرَ الْخَبِيثُ۔ جب برائی بہت ہو جائے
 دُفْسٌ دُفُورٌ كَابِزٌ كَرِيمٌ ہر تو بُروں کے ساتھ اپنے
 بھی تباہ ہوں گے بعضوں نے کہا خبث سے زنا
 مراد ہے یا اولاد زنا۔

أَلَيْسَ بِرَجُلٍ مُّخْبِثٍ سَعِيدٍ وَرَجُلًا مَعَ امْتِنَانٍ
 بِخَبِيثٍ عَمَّا۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا
 گیا جس کے اعضاء میں نقصان تھا سیرم الاعضا
 نہ تھا اور بیمار تھا وہ ایک لوطی سے بڑا کام کرتے
 ہوئے دیکھا گیا۔

أَنْظُرُوا إِلَىٰ هَذِهِ الْخَبِيثِ۔ اس غیث کو کہہ
 رہے انہوں نے حاکم وقت کو کہا جب وہ خلات
 کام کر رہا تھا، معلوم ہوا کہ حاکم الخلات شروع کام
 کرے (اُس پر انکار کرنا درست ہے)

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ الْمُنْتَجِسِ۔ اس
 کے معنی اور گندہ چکے ہیں۔

لَا تُعْوِذُ وَالْخَبِيثِ مِنَ أَنْفُسِكُمْ۔ شیطان کو
 اپنے نفسوں پر عادت مت دلاؤ (اُس کو بہکانی
 میں مت آؤ ورنہ اُس کو عادت ہو جائے گی وہ
 ہر وقت بہکانا کرے گا)۔

لَا يُبْعِثُنَا إِلَّا مَنْ خَبِثَتْ وَلَا دَنَّا۔ انہیں
 سے وہی دشمنی رکھیگا جس کی پیدا نشہ ناپاک
 رکھتے و لدا بحیض ہو گیا یا نلفہ شیطان)۔

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَبِيثِ وَالْخَبَائِثِ۔ میں تیری
 پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانوں یعنی جنتوں
 اور جنتوں سے شریر دیوؤں اور شریر پر یوں
 جنہوں نے یوں پڑھا ہے مِنَ الْخَبِيثِ ہر سکون یا
 ترجمہ یہ ہوگا تیری پناہ پلید کام اور پلید خصلتوں کو
 پانخانہ جاتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا اسلئے
 حکم ہے کہ آدمی پانخانہ میں ذکر الہی نہیں کر سکتا اور
 وہ مقام اکثر جنس ہوتا ہے شیطان اور پلید ایسے
 ہی مقاموں میں جمع ہوتے ہیں)۔

خَبْرٌ - پارنا، گوز لگانا۔

خَبْرٌ - پار، گوز۔

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الشَّيْطَانِ وَفِي خَبْرٍ
جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان پارنا ہوا جاتا ہے۔
۴۔ ایک روایت میں خَبْرٌ حائے پہلہ سے ہے
یعنی پیٹ پھولا ہوا۔

مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ خَرَجَ الشَّيْطَانُ وَ
لَهُ خَبْرٌ كَخَبْرِ الْجَبَّارِ۔ جو شخص آیت الکرسی
را اللہ لا الہ الا ہوا الحی القیوم اخیر تک پڑھے تو
شیطان گدھے کی طرح گوز لگانا ہوا نکل جاتا ہے
(اُس کے پاس سے چلا جاتا ہے)

خَبْرٌ خَبْرَةٌ۔ پیٹ لٹک جانا، فریب دینا۔

خَبْرٌ خَبْرٌ عَنكُمْ مِنَ الظُّلْمِ بَرَّةً۔ (عرب لوگ
کہتے ہیں) یعنی دوپہر کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔
إِبِلٌ مِثْلُ خَبْرٍ خَبْرَةٌ۔ موٹے اچھے اونٹ یا بہت
اونٹ۔

تَخَبَّرَ التَّوَجُّلُ۔ اُسکا بدن لٹک گیا (سٹل
کے بعد دبلا ہو گیا)

بَقِيَّةُ الخَبْرَةِ۔ ایک مقام ہے مدینہ میں۔
خَبْرٌ۔ حکایت، نقل، اور اہل حدیث کی اصطلاح میں

حدیث کو کہتے ہیں۔

خَبْرٌ اور خَبْرَةٌ۔ آزمانا، پکنا کرنا۔

خَبْرٌ اور خَبْرٌ اور خَبْرَةٌ اور خَبْرَةٌ اور خَبْرَةٌ
اور خَبْرَةٌ۔ کسی چیز کی حقیقت (ماہیت) معلوم
کرنا، اُسی سے ہے اشر تعالے کا نام خَبْرٌ کیونکہ وہ
ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے یا ماکان اور مایکون کو
خبردار ہے۔

بَعَثَ عَيْنًا مِنْ خَزَاعَةَ يَتَخَبَّرُونَ خَبْرٌ خَبْرٌ
آنحضرت نے خزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کو جاسوس

بنا کر بھیجا کہ وہ قریش کی خبر معلوم کرے (یہ خبر
لوگ کہتے ہیں تَخَبَّرُوا وَاسْتَشْخَرُوا یعنی خبردار رہنا
کی لوگوں سے پوچھی)

فَلَمَّا عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔ آنحضرت نے بتائی
سے منع کیا (یعنی نصفت یا رنج پیدا نہ کرنا یا اُس کو
ایک حصے پر معاملہ کرنا)۔

خَبْرَةٌ۔ حصہ کو بھی کہتے ہیں اُسی سے مُخَابَرَةٌ نکلا
ہے، بعضوں نے کہا یہ خَبْرَةٌ سے ماخوذ ہے چونکہ
آنحضرت نے غیر والوں سے یہی معاملہ کیا تھا کہ
آدھی پیداوار وہ لیں آدھی آپ کو دیں، بعضوں
نے کہا یہ خَبْرَةٌ سے نکلا ہے یعنی نرم زمین۔

فَلَمَّا عَنِ خَبْرٍ قَوْمِ الْأَنْجَارِ۔ ہم ایک نرم
زمین میں پھینکے گئے۔ نودی نے کہا مُخَابَرَةٌ اور
مزارعت میں یہ فرق ہے کہ مُخَابَرَةٌ میں تخم عامل کا
ہوتا ہے نہ مالک زمین کا، اور مزارعت میں تخم عامل
زمین کا ہوتا ہے۔

لَوْ تَرَكَتُمَا الْمُخَابَرَةَ۔ کاش ہم مُخَابَرَةٌ نہ کرتے
(تو ہجر ہوتا) کیونکہ آنحضرت نے اُس سے منع کیا۔

لَا تَوَيْ بِالْخَبْرِ يَا الْخَبْرُ بَأْسًا۔ ہم مُخَابَرَةٌ
میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے، نودی نے کہا
بکسر و فاعل۔

وَسَسَّ خَبْرٌ الخَبْرَةُ۔ اور خَبْرٌ جو ایک گھاس
(ہے) ہم چھیل رہے تھے۔ (یہ سسَّ خَبْرٌ کہہ رہے
(رہتے تھے) سے چھیلنا اُسی سے ہے خَبْرٌ یعنی
گھاس) گھاس چھیلنے کا ہتھیار ورنہ (مٹی) نہایہ میں
ہے کہ خَبْرٌ اونٹ کے بال اور کھیت وغیرہ کو بھی
کہتے ہیں)۔

لَا أَكُلُ الخَبْرَةَ۔ میں سالن لگی ہوئی رہتی ہوں
کھاتا۔

خُبْرَةٌ اور خُبْرِيَّةٌ۔ نامخروش (سالم) کو بھی کہتے ہیں، بعضوں نے کہا خبیر گوشت وغیرہ۔
 اُخْبِرُوا طَعَامًا مَلَكٌ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اپنے کھانے کو چکنا کر، اور کہتے ہیں اَتَانَا بِخُبْرَةٍ وَذَكَرُوا بِأَيْتِنَا بِخُبْرَةٍ۔ روٹی تو لے کر آیا مگر سالم نداد۔
 فَلَيْ خُبْرَةٌ اَتْنَا بِخُبْرَةٍ۔ (جب تم میں سے کوئی کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھے) تو اسکو خبر کر دے کہ مجھ کو تم سے محبت ہے (اُسکی نصیحت قبول کر دے) اگر وہ اسکا کوئی عیب بیان کرے تو خفانہ ہو بلکہ خوش ہو دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو اُس کی بری بات سے خبر کر دے ورنہ ہر بات کو بجا اور درست کہنے والا دوست نہیں ہے بلکہ خوشامیسی تباہ کر ڈالے۔

حَدَّثَنَا كَثِيرًا بِالْخُبْرِ۔ سفیان نے ہم سے یہ ساری حدیث اخبار تا کہہ کر بیان کی۔ عن عن کے ساتھ۔
 مَا أَغْلَبُوا أَتَابِعِ أَمَا ضَعُفْتِنِي وَلَا أَخْبِرْتِنِي۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا نہ تو نے مجھ کو (آن جھک) خبر دی، تائے تائیت کے بعد ایک یا کو بڑھا دیا ہے۔

لَا تُخْبِرُونَنَا۔ (بن عامر نے پوچھا ارے حوضِ داء یہ تو بتاتا اس حوض پر درندے جانور رہانی پیئے کو) آتی ہیں یا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا ہرگز مت بتائیو۔ (چونکہ ہر پانی پاک ہے جسکا کوئی وصف نہ بدلا ہو ایسے سوالات کی ضرورت نہیں)۔

عَنْيَ اللَّهُ عَلَى هَذَا خُبْرٌ وَاللَّهُ تَعَالَى نَعَى اُس کا علم اندھا کر دیا (یعنی اُس کو بے علم بنا دیا)۔
 عَلَى الْخُبْرِ بِهَا سَقَطَتْ۔ تیرا سابقہ اُس شخص سے پڑا جو اس بات سے واقف ہے (یعنی تو نے واقف کار سے پوچھا جو اُس بات کو جانتا ہو)۔

إِنَّمَا تَصْنَعُ اللَّهُ بِخُبْرٍ تَبَاهٍ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو اپنا علم دینے کے لئے پسند فرمایا۔
 خُبْرِيَّةٌ۔ ایک مشہور رستی ہے مدینہ سے چار منزل پہ اور دروہ خبیر ایک درہ (وادی) ہے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد پر صحیح البحرین میں ہے کہ صحابہ میں کوئی قباحت نہیں اور آنحضرتؐ نے تلامذہ کی وجہ سے اُس سے منع کیا تھا۔

وَجَدْتُ النَّاسَ اُخْبِرُوا تَقْلَمًا۔ (یہ ابوالدرداء کا قول ہے) میں نے لوگوں کو ایسا پایا جہاں تو ان کی آزمائش کرے اُن کو برا سمجھتا۔
 خُبْرٌ۔ مارنا، تیز ہانکنا، روٹی پکانا، روٹی کھلانا۔
 خُبْرٌ۔ روٹی۔

خُبْرَانٌ۔ تانبائی، تانفروش۔
 بِخُبْرِيَّةٍ۔ روٹی بنانا۔
 خُبْرَانِي اِبْخُبْرَانِي۔ مشہور بھاجی ہے لعاب دار اُسکا پھول سفید سرخی آمیز ہوتا ہے۔
 خُبْرٌ كَالْمَسَاغِي۔ مسافر کی روٹی جو گرم راکھ میں ڈال کر لٹ پٹ کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری زمین کو ایک روٹی بنا دیکجا جسکو سب لوگ کھائیں گے۔

خُبْرَةٌ وَاجِدَةٌ۔ ایک ٹھیکہ۔
 قَيْدٌ عَوْدٌ خُبْرَةٌ۔ وہ سر کو پھل کر ایک روٹی کی طرح کر دیں گے۔

خُبْرٌ۔ پتے جھاڑنا، زور سے مارنا، روندنا، بے راہ چلنا بے ترتیب چلنا۔
 نَعَى اَنْ يَخْبُرَ شَجَرًا۔ آنحضرتؐ نے کہا اور مدینہ کے درختوں کے پتے جھانسنے سے منع فرمایا (یعنی جہانگ حرم ہے وہاں کے درختوں کے)

سے عرب
 بردبارت
 بتائی
 اس کے
 روئے
 چوک
 اس کا
 بعضوں
 در
 در
 میں
 کی
 کی
 کی

خَبَطٌ - نہایہ میں ہے یہ نمونہ اور خارہ پتے جو درخت سے جھاڑے جائیں جیسے نمونہ ہے۔
 فَأَصَابَهُمْ جُوعٌ فَآكَلُوا الْعَبَطَ - (ابو عبیدہ)
 ایک لشکر نے کرنیکر راہ میں کھانے کو کچھ نہ رہی بودگی تو درختوں کے پتے کھا گئے اس لشکر کا نام حبش الخبط ہو گیا، بعضوں نے کہا خبط ایک مقام کا نام ہے جہینہ قبیلہ کا جہاں آنحضرت نے یہ لشکر بھیجا تھا۔

لَقَدْ سَأَىٰ تَنِيُّ بِهَذَا الْجَبَلِ اخْتِطَبَ مَرَّةً وَ اخْتِطَبَ أُخْرَى - (حضرت عمر نے کہا) میں خود اپنے تئیں اس پہاڑ میں دیکھا کبھی تو جلانے کی ٹکڑیاں جھٹا کبھی (چارے کیلئے) درختوں کے پتے جھاڑتا۔
 فَضَرَبَتْهَا ضَرْبًا نَهَىٰ بِهَا خَبَطٌ فَأَسْقَطَتْ جَنِينًا - اُس کی سوکن نے پتے جھاڑنے کی ٹکڑی سے اُس کو مارا اُس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا اُس کا حمل ساقط ہو گیا)

هَلْ يَضُرُّ الْعَبَطُ فَقَالَ لَا إِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْبَصَانُ الْعَبَطُ - آنحضرت نے کسی نے پوچھا کیا رشک سے بھی کچھ نقصان ہوتا ہے رشک وہ کہ دوسرے کی نعمت کی تناکرے مگر اسکا زوال نہ چاہے اور حسد یہ کہ اسکا زوال چاہے) اپنے فرمایا نہیں ایسا نقصان ہوتا ہے جیسے جنگلی درخت کا پتے جھاڑنے میں (یعنی خبیث نقصان ہوتا ہے ذرا ثواب میں کمی آجاتی ہے مگر بالکل تباہی نہیں ہوتی جیسے جنگلی درخت کے پتے جھاڑو تو کچھ نقصان تو ہوتا ہے مگر درخت بتر نہیں مٹتا پھر پتے نکل آتے ہیں)

أَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَطَنِي الشَّيْطَانُ بِعَثَدِ الْكَمُونِ - یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مرے وقت مجھ سے کیلئے مجھ کو ہانگ بنا دے (میں

کلمہ توحید نہ پڑھ سکوں)۔

لَا تَخْبَطُوا خَبَطَ الْجَمَلِ - ارنت کی پاؤں پہلے نہ اٹھاؤ (یعنی سب سے اٹھتے وقت)

خَبَطًا عَشْوَابًا - اندھیروں میں پہلنے والا (ریشی بھی ساتھ نہ ہو ایسا آدمی کہیں گنوں میں گر پڑے گا یا کسی درندہ جانور پر جا پڑے گا، عرض ہلاک ہو گا) يَخْبَطُ فِي عَدِيَّاتٍ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ اندھے پتے میں خبط کر رہا ہے جب کوئی جہالت کا کارہ کرے، اور کہتے ہیں يَخْبَطُ خَبَطَ عَشْوَابًا وَيُكْرَهُ مَعَهُ عَدِيَّاتٌ - وہ اندھی ادھنی کی طرح بے راہ چلتا ہے اور اندھے جانور کی پشت پر سوار ہے

قَدْ كُنْتَ تَعْرِى الضَّمِيمَةَ وَ تَعْبِي الْمُهْتَطِبَ (ابن عامر سے مرض موت میں لوگ کہنے لگے تو ان مہمان کی مہانداری کرتا تھا اور جس شخص سے جان پہچان نہ ہو اُس سے سلوک کرتا تھا) بے سابقہ معرفت لوگوں کو دیتا اسکو مشابہت دی رات کے وقت پتے جھاڑنیو اتنے سے)۔

خَبَطٌ - کہتے ہیں بے انتظامی کے ساتھ کوئی کام کرنا یا بے سعی بے ترتیب بے مناسبت باتیں کرنا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خَبَطٌ ہاتھوں کا مارنا جیسے پاؤں مارنا، خبط ایک مقام کا بھی نام ہے جیسے کہ روایت میں كَانَ آتِي يَنْزِلُ الْعِصْبَةَ قَلِيلًا مَوْذُونٌ خَبَطًا وَ حُرْمَاتٍ - یعنی میرے باپ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرتے رہ خبط اور حرمان کے پاس ہے۔

خَبَلٌ - خراب کرنا، قید کرنا، روکنا، تفسیر کرنا، بے قرار ہونا، دیوانہ ہونا، شل ہونا۔
 اخبال - واریت دینا۔
 اِنْ تَعَثَّ تَزِيلٌ يَبْهَتَلٌ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)

اگر تو اس سے کہہ جائے تو وہ کیلی کہے۔
 مَنْ أُصِيبَ بِدَاءٍ أَوْ خَيْلٍ جَرَّ شَخْصٌ قَتَلَ كَيْبًا
 یا اس کے اعزاء کو نقصان پہنچایا جائے (مثلاً
 ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالا جائے یا آنکھ چھوڑ دی جائے)
 ذَلَّكَ الْحَدِيثُ قَلْبَةً رِيَّ عَرَبٍ لَوْ كَبْتُمْ فِي عَشْتِ
 نِيَّ اسکا دل بگاڑ دیا

سَجَلٌ خَيْلٌ أَوْ مُخْدَبٌ جَرَّ شَخْصٌ قَتَلَ كَيْبًا
 یا اسکا ٹوٹی عضو بیکار کر دیا جائے۔
 بَنُو قَلْبَانَ يَطْلُو يَمُونَ بِدَاءٍ مَاءٍ وَ خَيْلٍ - فَلَاس
 قبیلہ دالے اپنے خون اور نقصان کا دعویٰ کر رہے
 ہیں۔

خَيْلٌ أَوْ خَيْلٌ - جنون اور دیوانگی۔

بَيْنَ يَدَيِ النَّسَاعَةِ الْخَيْلُ - قِيَامَتِ كُوسَامُو
 فساد اور گمراہی و خون آلودگی کی خرابی
 سَدَّتْ إِلَيْهِ سَجَلًا صَاحِبِ خَيْلٍ يَأْتِي إِلَى
 خَيْلِهِمْ فَيُقِيمُونَكَ - انصار نے آنحضرت ص
 سے شخصیت کی کہ ایک مسند شخص ان کے کھجور کے
 درختوں پر آتا ہے ان کو خراب کر ڈالتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ طِينَةِ
 الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَرَّ شَخْصٌ شَرَابٍ
 (اور تو یہ نہ کہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت
 کے دن) روز خیموں کے پیپ لہری تلچھٹ (جو
 ان کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائیگا۔ اصل میں
 خَبَالٌ کہتے ہیں فساد اور خرابی کو جیسے قرآن میں
 هِيَ مَا زَادُوكُمْ بِالْإِخْتِلَافِ خَوَاهِيهِ فَسَادُ أَعْمَالٍ
 میں ہر یا اقوال میں یا عقول میں یا اجسام میں۔
 وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّؤُفِ الرَّحِيمِ خَبَالٌ - اور ایک ہزار زمین
 جو اس کے خرابی میں کمی نہیں کرتا۔
 جَمْتُ بِالْكَسْرِ مَسْجِدَ الْخَبَالِ - رکھ لوگوں

نے خواہ مخواہ ضد سے گزرنے کے پشت پر ایک مسجد
 بنائی عبداللہ بن مسعود نے کہا میں اسلے آیا ہوں
 کہ فساد کی مسجد توڑ دوں (جیسے آنحضرت نے مسجد
 ضرار کو توڑا اور جلا دیا تھا)۔

خَيْلٌ - یا خَبَانٌ ہرٹنا، سینا، چھپانا۔

مَنْ أَصَابَ يَفِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ عَسِيرٍ
 مُتَّخِذٍ حُبْنَةً فَلَاشِيٌّ عَلَيْكَ - جو شخص رہا
 بارش میں سے) جب اس کو حاجت ہو (مثلاً سخت
 بھوکا ہو) منہ سے کہہ کہے تو اس پر کوئی مبراخذہ نہیں
 (اس کو کہہ سزا نہ ہوگی مگر تا کیانہ کرنا بشرطیکہ کپڑی میں
 چھپا کر کہہ نہ لیجائے) اسل میں خَبْنَةٌ کہتے ہیں ازار
 کے تہ اور پٹے کے کنارے کو جیسے عرب لوگ کپڑے
 میں خَبْنٌ اَلرَّجُلُ جب کوئی شخص اپنی ٹہریں کپڑے
 چھپالے (ازار کا پلو ہر یا چادر کا) محیط میں ہے کہ
 خَبْنَةٌ اس کو بھی کہتے جو کھانا آدمی اپنے بغل یا آستین
 میں چھپالے۔

فَلْيَا حَكِيمًا مَنَّهُ وَ لَا يَتَّخِذُ خَبْنَةً - اس میں سے
 (یعنی گرسے پڑے میوے میں سے) کھالے لیکن کپڑی
 میں چھپا کر نہ لیجائے۔ (بعضوں نے اس حدیث کو
 عام رکھا ہے مضطرب اور غیر مضطر کے لئے اور بارش
 میں سے کھالینا درست رکھا ہے، بعضوں نے اسکو
 مضطر سے خاص کیا ہے فتی نے کہا اگر یہ حدیث
 مضطر سے خاص ہوتی تو گرسے پڑے کی قید بیکار
 ہو جاتی ہے کیونکہ مضطر کو درخت سے توڑ کر بھی
 کھانا درست ہے)۔

خَبْوٌ أَوْ خَبْوٌ - ٹھہر جانا، بچھ جانا، قرآن میں ہے کلمات
 زَوَاهِمٌ سَعِيرَةٌ - جب اس کی لوجھ جلے گی ہم اس
 کو اور بھڑکا دیں گے۔
 أَوْ خَبَاهُ - بھجا دینا۔

خَبَاءٌ عَجِيبٌ ذَرِيرٌ -

فَأَمْرٌ بِخَبَائِهِمْ فَقَوِّضْ - پھر اپنے اپنے ڈیرے
کو اکھیرنے کا حکم یاد رکھو، گھبرا گیا، نہایہ میں ہے کہ خَبَاءُ
عربوں کا گھر جو ارنٹ یا بکری کے اڈن کا ہوتا ہے
جو چوبہ اور سوجہ اسکی ترخ اُحْبِیْبَةٌ ہے
أَهْلُ خَبَاءٍ أَوْ أُخْبَاءٍ - یہ راوی کی شک ہے
کہ مفرد کا صیغہ کہا یا جمع کا۔
شہادۃ المذخبتی - چپکے گواہ بننے والے کی
گواہی، باقی حدیثیں اس باب کی خَبَاءُ میں شروع
باب میں گذر چکی ہیں، نہایہ اور جمع میں ہے کہ خَبَاءُ
بالوں کا نہیں ہوتا اور جمع البحرین میں ہے کہ بالوں
کا بھی ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ التَّاءِ

خَتْ - پے در پے نیزہ مارنا اور ایک مقام کا نام ہے
خَتْتٌ - سستی، کاہلی، بدن کی ناتوانی۔
إِنَّمَا اخْتَاتَ لِصُورِ حُشِيِّ خَيْفٍ عَلِيَّيَا -
شمر نے کہا روایت یوں ہی ہے، اور مشہور اخَتْ
ہے، اخْتَاتَ سے یعنی شرم کرنا، منہی الارب میں
ہے اخَتْ فَلَانًا اسکا حصہ کم کیا۔
مُخْتَبِيٌّ يَخْتَبُ - چھوٹا، منسخر بننے والا یہ فقہیت
سے ہے یعنی خیس، اور حقیر۔
خُشِيٌّ - ایک شہر کا نام ہے باب الایواب میں۔
خَتْوٌ يَخْتَوُ - بگوانا، خراب ہونا، دغا کرنا۔
خَاتِرٌ اور خَاتَمٌ اور خَتِيرٌ اور خَتْوٌ اور خَتِيرٌ
دغا باز فریبی۔
مَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْحَمِيدِ إِلَّا سَلَطَ عَلَيْهِمُ
الْعَدَاؤُ - جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے (دغا
بازی) تو دشمن اُس پر غالب ہو کر دیا جاتا ہے (میں نے

بچشم خود مسائتہ کیا مشنہ میں نانارا ڈانیتا اور
اُس کے ساتھیوں نے انگیزیوں کے ساتھ عہد
کیے پھر دغا بازی سے اُن کو مار ڈالا آخر اللہ تعالیٰ
نے انگیزیوں کو اُن پر غالب اور مسلط کر دیا اور
اس کی نظیروں تاسع میں سیکڑوں ہیں نواب
سراج الدولہ حاکم بنگالہ نے بھی عہد شکنی کی آخر
اُس پر غالب آئے۔

أَلْعَاقِلُ غَفُورٌ وَالْجَاهِلُ خَشْوَةٌ - عقل مند
خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور جاہل دغا بازی کرتا
ہو (آخر خود ذلیل اور خوار ہوتا ہے)
خَتَلٌ يَخْتَلُ - فریب کرنا، مکاری کرنا۔

مِنَ الشَّرَاطِ السَّاعِيَةِ أَنْ تُعْطَلَ الشُّبُوكُ
مِنَ الْجَهَادِ وَأَنْ تُخْتَلَ الدَّنْيَا بِالدِّيْنِ
قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تلواریں بیکار
رکھی جائیں گی کوئی اُن سے جہاد نہیں کریگا، اور
دین کے پردے میں دنیا حاصل کی جائے گی (ظاہر
میں دینداری دکھلائیں گے بڑے درویش پیر مشن
مولوی مقدس بنیں گے تاکہ لوگ اُن کے معتقد
اور دل میں دنیا کا نام مقصود ہوگا، ایسے ہر شکل از
برائے اکل لعنت خدا کی ایسے مولویوں درشتانوں
پر جو اپنی تقدس کی روٹی کھائیں اور جاہلوں کو ظالم
فریب میں لائیں یہی فقیر اور مولوی کی میں ایک نشانی
بتائے دیتا ہوں اُس سے تمیز کر لو اگر وہ فقیر یا سوز
محنت مزدوری کر کے اپنی روٹی کھاتا ہے۔ اور
دنیا داروں کی ذمہ داری زیادہ خاطر داری یا اُن سے
ملنے کی فکر نہیں کرتا تب توہما مولوی اور فقیر ہے
ورنہ جو فروش گندم ہے خدا اُس کی صحبت کو
بچائے رکھے۔
خَتَلُ الدَّنْيَا بِالدِّيْنِ - یہ عرب لوگ کہتے

وں) بھیڑیے نے قریب دریا یعنی جانور کو پھولے کے لٹو چھپ کر بیٹھا۔

يَخْتَلِي مِنَ ابْنِ صَيْبٍ شَيْئًا. آپ چھپ کر ابن صیاد کی کوئی بات سننا چاہتے تھے۔

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِإِسْتِطَالَةِ وَالْخُتْلِ. کہہ طالب العلم ایسے ہیں جو علم کو زبان درازی اور قریب کیلے سیکھتے ہیں (تاکہ لوگوں میں اپنی یاقوت ظاہر ہو جاہلوں کو دھوکا دیں بڑے مولوی کہلائیں) يَخْتَلِيَنَّ الرَّجُلُ لِيَنْطَلِقَ. وہ چھپ کر ایک شخص کے فکر میں تھا اُس کو برحمانہ سے، ابراہیم بن محمد ختلی حدیث کا ایک راوی ہے۔

ختلی۔ اخیر تک پہنچنا، ساری کتاب پڑھ یا لکھ ڈالنا، مہر کرنا، فارغ ہونا۔

أَمِينٌ خَاتَمٌ سَائِتِ الْعَاجِيزِينَ. آئین کیا ہے گویا پروردگار کی مہر ہے (جیسے خط پر مہر کر دو تو کوئی کھول نہیں سکتا، اس طرح آئین کہنے والے کو کوئی ستا نہیں سکتا ہر آفت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے)۔

نَهَى عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ الْإِسْلَامِيِّ سُلْطَانٍ. آنحضرت نے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (یعنی پٹا ضرورت محض زیب دزینت کے لئے) مگر اُس شخص کے لئے جو حکومت رکھتا ہو (اُسکو کاغذوں پر مہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو، طبیی نے کہا یہ حدیث نسخ ہے دوسری حدیثوں سے اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا معمول ہے اُس شخص پر جو بے فائدہ اور بے ضرورت محض زیب دزینت کے لئے پہنے)

نَهَى أَنْ أَتَخَلَّقُوا فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ. آنحضرت نے مجھ کو منع کیا کہ میں اس انگوٹھی (یعنی بیچ کی انگوٹھی) اور اس انگوٹھی کے پاس والی انگوٹھی میں انگوٹھی پہنوں (یہ کراہت مردوں کے لئے ہے

مردوں کو ہر انگوٹھی میں پہننا درست ہے) فِي آخِنَا قِيَمِ الْخَوَاتِمِ. اُن کے گردنوں میں ہار ہوں گے (نشانی کے لئے، یہاں خواتیم کی سونے وغیرہ کے وہ زیور مراد ہیں جو گردن میں پہننا چلتے ہیں)۔

يَخْتَلِعُ بِقَوْلِ هُوَ اللَّهُ. وہ کیا کرتا تھا ہر رکعت میں اپنی قرأت (قل ہو اللہ) پر ختم کرتا (یعنی اخیر میں قل ہو اللہ پڑھ لیتا)۔

فَطَرَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ آنحضرت نے اپنی انگوٹھی اُٹا کر پھینک دی (انگوٹھی سونے کی تھی جو پہلے آپ نے پہنی تھی پھر نکال ڈالی اور زہری نے اس روایت میں دہم کیا جو چاندی کی انگوٹھی نکال کر پھینک دینے کا ذکر کیا حالانکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی آپ وفات تک پہنے رہے جس کے تکیہ پر یہ نقش تھا۔

عن رسول الله

نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. آنحضرت نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (نودی نے کہا لیکن چاندی کی انگوٹھی بالاتفاق مردوں کے لئے جائز ہے اور بعضوں نے ضرورت کے اُسکا پہننا بھی مسکود رکھا ہے لیکن پادشاہ اور حاکم کے لئے جائز رکھا ہے) أَنْظَرُ ذَلِكُمْ خَاتَمٌ. دیکھو ایک انگوٹھی ہی سہی۔ (دی لے کر آ)۔

أَكْبَرُ خَاتَمِ اللَّهِ عَلَى قُلُوبِكُمْ. نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر کر دیگا (اُس میں ایمان کا نور نہ جاسکے گا کفر جم جائیگا)۔

لَا تَقْبِضُوا الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ. دیکھو مہر کو ناحق نہ توڑو (یعنی حرام طور پر ازالہ بکارت مت کر)

... اور ...

اَسْتَوْجِدُ اللهَ اَمَانَتَكَ وَشَوَايِدِيكَ عَدِيكَ -
 میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کے سپرد
 کرتا ہوں (بعضوں نے کہا امانت سے آدمی کے بال
 بچہ مال اسباب جن کو وہ وطن میں چھوڑ جاتا ہے۔
 مراد ہے)۔

اَوْبَيْتُ جَوَامِعَ الصُّلَّيْهِ وَشَوَايِمَهُ - میں جامع
 کلمے (جن کے لفظ تھوڑے ہیں معنی بہت) اور
 آخری کلمے (یعنی قرآن جو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام
 ہے جو دنیا میں ادرتا) دیا گیا۔

اُعْطَيْتُ شَوَايِمَ النَّبِيِّ - میں سورہ بقرہ
 اخیر کی آیتیں (یعنی اَمِّنَ الرَّسُولِ سے اخیر تک)
 دیا گیا۔

فَنظَّمْتُ اِلَى خَاتِمِ النَّبِيِّ - میں نے مہر نبوت
 کو دیکھا (وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح آپ کے
 مونڈے پر تھی۔ ایک روایت میں ہے آپ کی
 والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب آپ
 پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ کو پانی میں تین غوطے
 دئے پھر سفید حریر کی ایک تھیلی نکالی اُس میں
 ایک مہر تھی وہ آپ کے مونڈے پر لگادی بعضوں
 نے کہا یہ پیدائش کے ساتھ ہی آپ کے مونڈے
 پر تھی ایک روایت میں ہے اُس میں یہ لکھا تھا
 توجہ ہر جا ہے اُدھر جا تم کو اللہ کی مدد ہے)۔

وَالْقُرْآنُ بِالْخَوَايِمِ - سورتوں کی آخری آیتیں
 پڑھنا۔

لَعَزَّ قَوْمُ الْعَشْرِ الْاَبْيَاتِ الْخَوَايِمِ - پھر اپنے
 سورہ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں۔
 (یعنی ان فی خلق السموات سے اخیر تک)۔

خَاتِمٌ - یہ قلم تار اور کسرہ تاروں کو انحضرت کے
 نام ہیں۔

حَلَقَ اللهُ حَتَّى لَا تَعْقِلَ وَلَا تَفْعِلَ سَخِيْرًا - اللہ
 نے مہر کر دی اب نہ سمجھنے عقل رہے گی نہ تو اچھی بات
 کو یاد رکھیں گا (ذہن اور حافظہ دونوں خراب ہو گئی
 قَالَ لِيَمُنَّ عَلَيْهِ خَاتِمٌ شَبَّهَ مَا لِي اَجِدُ مِنْهُ
 مَا يَنْحِ الْأَضْنَاجِرَ - ایک شخص کو ہسٹل کی انگوٹھی
 پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ میں سے بتوں کی بُر
 پاتا ہوں (بت انگوٹھی کے بنائے جاتے ہیں اور
 ایک شخص کو خاتم حدیث لوسے کی انگوٹھی پہنے دیکھا
 تو فرمایا ارے میں تجھ کو روز نبیوں کا کہنا پہنے دیکھتا
 ہوں۔

التَّخْتُمُ بِالنَّبَا قُوْتٌ يَنْفَعِي الْفَقْرَ - یا قوت
 کی انگوٹھی پہننا محتاجی کو دور کرتا ہے (نہاے میں
 ہے کہ اگر حدیث صحیح ہو تو شاید یا قوت میں اللہ
 تعلقے یہ خاصیت تھی بڑا رکا پہننے والا بالدار
 ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ یا قوت کی انگوٹھی
 بالدار ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ اُسکو بچھڑنے
 میں۔ کہتا ہوں ابن جوزی نے اس حدیث کو
 موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اُس کے
 اسناد میں محمد بن عبد اللہ شیبانی کذاب اور
 وضاع ہے ابن عدی اور ابن حبان نے کہا یہ
 حدیث باطل ہے اسی طرح یہ حدیث تَخْتُمُ
 بِالْعَقِيْبِيْنَ فَإِنَّهُ يَنْفَعِي الْفَقْرَ یہ بھی باطل اور
 موضوع ہے۔

اللَّهُمَّ اَسْتَوْجِدُ عُنْكَ خَاتِمَةَ عَدِي -
 یا اللہ میں اپنا آخری عمل تم سے سپرد کرتا ہوں۔
 مَنْ خَتَمَ لِي بِعِقَابِي لَيْلَةً نَعْمَ مَاتَ فَلَهُ
 الْجَنَّةُ - جس شخص کا آخری کام شب بیداری
 اور شب میں عبادت ہو پھر وہ مراٹے تو بہشت
 پائے گا۔

اَسْمُو ذَا هَمْرٍ فِي شَمْسَةٍ مَخْفِيَةً حَنْطَةً
 اَوْ شَعْبِيَّةً - ایک شخص نے ردیہ دیکر کہوں یا جو
 کے پانچ مخائیم کے لئے سکیم کی (مخائیم سے یہاں
 اناج کے پھیلے مراد ہیں جن پر ہر کر دجاتی ہے اور
 ان کا وزن معین ہوتا ہے - مجمع البحرین میں ہے کہ
 آنحضرت ص کی مہربوت ایک سیب کی طرح تھی
 واللہ اعلم -

خَوَاتِمُ - اصطلاح جعفر میں ان سات حرفوں
 کو کہتے ہیں جو ملا کر نہیں لکھے جاتے یعنی اد ذ ہ نا
 ولا -

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ - کتاب کا آخری حصہ -

خَاتَمٌ - کاٹنا، ختنہ کرنا -

خَتُونٌ اور خَتَانَةٌ - دامادی کا رشتہ مکانا -

خَاثُونَ - شریعت عورت - اس کی جمع خَوَاتِمُ

ہے -

خَتَانٌ - ختنہ کرنا -

اِذَا اَلْتَمَسَ الْخَتَانَانِ وَجِبَّ الْغُسْلُ - جب
 دونوں ختنے لمبائیں رہیں حشفہ فرج میں داخل
 ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا اگر انزال نہ ہو،
 اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ اس
 طرف گویں کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں
 ہوتا ختنہ ساتویں دن سحیح ہے، امام مالک
 اور اکثر علماء کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام
 شافعی کے نزدیک واجب ہے - مرد اور عورت دونوں کا
 ختنہ سے مقصود یہ ہے کہ جماع کی لذت کم ہو جاوے
 یا پیشاب کے بعد طہارت اچھی طرح ہو سکے

فَقَالَ لَهُ خَتْنَاهُ اِنَّ ذَاكَ فِي غَنَابِيٍّ مَا جَاءَهُ
 يَهْ قَالِبَ لَوْنٍ - حضرت موسیٰ ص سے ان کے
 ختنہ (شیر) حضرت شعیب ص کہنے لگے جو

بجری ہمارے یہاں بے رنگ پیدا ہو رہا ہے
 کے رنگ کے خلاف) وہ بھی تیری ہے - عرب لوگ
 ختنہ کہتے ہیں جو مرد کے رشتہ داروں کو اسکی جمع
 آختان آتی ہے، جیسے خاندان کے رشتہ داروں کو
 آختان کہتے ہیں اور مہتر اور اضرہار دونوں کو
 شامل ہے یعنی سسرالی رشتہ دار -

خَاتَمًا - اس سے سسرالی رشتہ کیا

عَلَى خَتْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ - حضرت علی رضا آنحضرت ص کے داماد تھے -

أَيْنَظَرُ الرَّسُولَ إِلَى مَشْرِعِ خَتْنَيْهِ - کیا آدمی

اپنے خوشدامن (سراس) کے بال دیکھ سکتا ہے

دکوا اسکا محرم تو ہے قرآن میں دلایدین زمین میں

جن لوگوں کا ذکر ہے ان میں داماد کا ذکر نہیں ہے،

اس لئے ابن جبیر نے کہا میں اس کی اجازت نہیں

دیتا -

ذُلَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُونًا

مَخْتُونًا الشَّرِيَّةَ - آنحضرت ص ختنہ کے ہو کر

آنزل کے ہوئے پیدا ہوئے ایک روایت ایسی

ہی ہے - دوسری روایت میں ہے کہ شق صدر کے

وقت (رشتوں نے آپ کا ختنہ کیا تھا، تیسری

روایت میں ہے کہ عبد المطلب نے ساتویں دن

آپ کا ختنہ کیا کعب احبار نے کہا تیرہویں ختنہ

پیدا ہوئے ہیں - مجمع البحرین میں ہے کہ چودہویں

حضرت آدم ص اور حضرت شیت ص اور حضرت نوح ص

اور حضرت ہود ص اور حضرت صالح ص اور حضرت

لوط ص اور حضرت شعیب ص اور حضرت یوسف ص اور

حضرت موسیٰ ص اور حضرت سلیمان ص اور حضرت زکریا ص

اور حضرت عیسیٰ ص اور حضرت حنظلہ بن صفوان ص اور

الس کے پسر اور حضرت محمد ص علیہ وسلم

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النَّاءِ

خاترہ مزاج بیماری ہونا، جی ستلانا، غلیظ ہونا۔

خاترہ گھر میں ٹھہرے رہنا، شرم کرنا۔

أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَائِشٌ النَّفْسِ۔ آنحضرت صبح کے وقت مزاج بیماری تھا (یعنی خوش اور بے تکلف نہ تھے)۔

مَا لِي أَرَى ابْنِي خَائِشًا النَّفْسِ۔ (آنحضرت نے ام سلمہ سے فرمایا) آج کیا ہے تیرا بچہ خوش مزاج نہیں ہے بلکہ اس معلوم ہوتا ہے انہوں نے کہا اس کی چٹریا مر گئی۔

ذَكَرْنَا لِمَا كَانَتْ تَرَانِيَتًا مِنْ خُتُوَيْبٍ۔ ہم نے اس کی بد مزاجی جو وہ بھی تھی بیان کی۔

خُتَا مَرَأَةَ النَّفْسِ۔ مزاج کی گرانی۔ محیط میں ہو کر خُتَا رُوحٍ بجا ہوا درد کا حصہ غلیظ ہو جائے ہے عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ صَفْوَةٌ بَيْنَ خُتَا مَرَأَةٍ۔ اچھا اچھا صاف تو ختم ہو گیا اور غلیظ تلپھٹ ہو گیا۔

نَحْشٌ۔ بڑے پیٹ والا۔

خُتْلًا أَوْ خُتْلًا۔ نات اندر مٹانے کے درمیان کا مقام یعنی پیٹ۔

أَحَبُّ صِنْفَيْ نَبَاتِ الْعَرَبِ نَحْشٌ الْخُتْلِيُّ۔ ہم کو بہت پسند آتے ہیں وہ ہیں جن کے پیٹ اور اچھے کشادہ ہیں۔

خُتْلِيٌّ۔ جانور کا پایا بخاند پھرنا۔

نَحْشِيٌّ۔ جانور کا گروہ۔ محیط میں ہے کہ جتنی کاؤ اور ہاتھی کے پانچانہ کو کہیں گے۔ نہایہ میں ہے کہ اصل میں جنسی گائے کے گروہ کو کہتے تھے پھر انٹ

کی میٹھی کو بھی کہتے تھے چنانچہ ابو سفیان کی عاریت میں ہے فَأَخَذَ مِنْ بَيْتِي الْإِدْبِيلَ ذَفْنَةً أَوْ نَبْلًا كِي مِيٹھنی لی اسکو چور کیا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْجِيمِ

خَجٌّ۔ چھلکنا، چیرنا، جمار کرنا، پاؤں سے مٹی اڑانا۔ قَبِعَتْ اللَّهُ التَّسْكِينَةَ وَهِيَ مَهَابٌ خَجٌّ فَتَطَوَّقَتْ بِأَلْبَيْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے سکینہ کو جو بیماریہ ایک زور کی تھوڑی سی تیزی کے ساتھ آئے اور کچھ ہر کر نکل جائے اس کی خاند کہہ کو طوق کی طرح گھیر لیا ایک روزیت میں خَجٌّ مَوْجِزٌ الْهَيْبَةُ سَهْدٌ عَنِ خَانِدِ كَبِيرٍ كَمَا كَرِهَتْ لِيَا۔

التَّسْكِينَةُ وَهِيَ خَجٌّ جِيمٌ۔ یہ طرائف کی روایت ہے فَكَانَتْ خَجٌّ جِيمٌ۔ گویا تیز آمد ہی ہے۔

كَانَتْ فِي مَسْجِدِي أَحَبًّا بَثَارِي جِيمٌ فَخَجَّتْهَا۔ ایک کشتی میں سوار تھا تیز ہوانے اس کشتی کو موڑ دیا۔ (بھرا دیا)۔

بَجَّاحٌ۔ شرم کرنا، دہشت پانا، چپ ہو جانا، بیماری ہونا، بس اور گنجان ہونا، حیران ہونا۔

رَأَى الْجُدَيْحَ دَفْعًا وَرَأَى الْمَسْبُوعَاتِ خَجْلًا۔ جب تم بھوکے ہو تو (محتاج) تو مٹی میں منہ لگاؤ گی

ہو اور جب پیروتی ہو تو سست ہو جاتی ہو یا حیران رہ جاتی ہو یا اگر اپنا کہنے لگتی ہو (راتی ہو غرور کرنا ہو)۔

وَأَنَّ عَلِيَّ وَادِ بَجَّاحٌ۔ وہ ایک نالے میں آیا جو بہت سرسبز اور گنجان تھا وہاں گھانسنے خوب لگا اور گنجان تھی۔

خَجِيلٌ الْوَادِي وَالْمَبَانِي۔ یہ عرب لوگ اس

وقت کہتے ہیں جب وہاں خوب کھنے جھار ہوں
اور کھیاں شور مچا رہے ہوں۔

خَجَلٌ - شرمندہ، نادم۔

خَجَالَةٌ - بہ سنی شرمندگی جو عوام استعمال کرتے
ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ صواب خَجَلَةٌ یا خَجَلٌ

ہے۔

فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْجَلُ - ایسا کرنا مہمان کو شرمندہ
کرتا ہے یعنی مہمان سے پہلے کھانے سے ہاتھ
اٹھالینا۔

خَجَّجٌ - چلنے میں پاؤں سے مٹی اڑانا، شرم کرنا۔

رَأْخَجَاءٌ - بہت جلع کرنا۔

خَجْوَاءٌ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

تَخْجِيَةٌ - جھکانا

كَانُوا بِمَخْجِيَّتِهِ بِتَقْدِيمِ خَابِرِ حِمٍّ ایک روایت میں
ایسا ہی ہے اور مشہور بہ تقدیم حیم بر خابہ جیسے اپنے
گذر چکا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَدَابٌ - مارنا، کاٹنا، جھوٹ کرنا۔

خَدَابٌ مِنَ الرَّجَالِ كَأَنَّهٗ زَائِعِي عُنُقِهِ - حضرت
عمرؓ نے بھاری بھر کم آدمی تھے جیسے چرواہے
ہوتے ہیں۔

وَيَبِيْنُ نَسْعِيْهِ خَدَابًا مُّثْلِيْدًا - اُس کو دروں
نسموں کے درمیان ایک بھاری موٹی چیز ہوا اُس
پر خوگر بڑی ہوئی ہے (مراد اُس کا کوہان ہے یا پٹھان)
لَا تُحِبُّ حَقَّ بَيْتِهِ جَارِيَةً خَدَابَةً - میں بڑے کا
(یعنی بچہ کا) ایک موٹی چھو کری سے سیاہ کروں گی
(یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کو کھلا رہی تھی)۔

فِي لِسَانِهِ خَدَابٌ - وہ زبان دراز ہے۔

وَمَيِّعٌ خَدَابٌ - دانے والی تلوار
خَدَابٌ - یعنی گدازاب یعنی جھوٹا۔

خَدَابٌ - دور در بہت دور ہونا۔

خَدَابٌ - کھلا رستہ۔

أَخْدَابٌ - لہا۔

خَدَابٌ - نقصان، دست پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونا۔

خَدَابٌ اور مُخَدَّبٌ - ناقص اور ناقص۔

كُلُّ صَلَوَةٍ لَيْسَتْ فِيهَا قِرَاءَةٌ فِي خَدَابٍ -
جس نماز میں قرأت نہ ہو وہ ناقص ہے۔

كُلُّ صَلَوَةٍ لَا يُعْرَفُ فِيهَا بِأَقَامِ الْعَمَلِ فِيهَا

خَدَابٌ - جس نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ
ناقص ہے۔

خَدَابُ النَّاقَةِ - (یہ عرب لگ کہتے ہیں) اونٹنی

نے وقت سے پہلے بچ جانا اُس کے اعضا پورے
ہو گئے ہوں اور اَخْدَابُ النَّاقَةِ اُس وقت کہتے
ہیں جب ایسا بچ جئے جس کے اعضا پورے نہ ہونے

ہوں گو حل کی مدت پوری ہو گئی ہو۔ حدیث (كُلُّ

صَلَوَةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا الْكَلِمَاتُ) میں ذات کا لفظ محذوف ہے۔

یعنی ذات خداج نقصان والی ہے یعنی ناقص ہے۔

یا مبالغہ کے طور پر مصدر کا اطلاق کر دیا جیسے کہ ہمیں

رَيْدٌ عَدْلٌ يَأْتِيْنَا مِنْ أَيْتَالٍ وَرَادِبَارٍ اور

زکوٰۃ کی حدیث میں ہے فِي حُجِّي ثَلَاثِيْنَ بَكْرَةً

تَيْبِيَةً خَدَابِيَةً - ہر تیس گایوں میں ایک برس کی

ایک گائے ہے جو ناقص الخلقیت گائے کی طرح چھوٹی

ہوتی ہے یعنی بہ نسبت مٹی اور رباعی کے۔

إِنَّهُ أَرَى السَّيِّئِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمُخَدَّبٍ سَيِّئِيٍّ - آنحضرتؐ کے پاس ایک

ناقص الخلقیت شخص لایا گیا جو بیمار ہی تھا۔

إِنَّهُ مُخَدَّبٌ الْبَيْدِ - وہ ذوالشہدہ ناقص ہاتھ والا

ہو گا لہذا ہو گا

تَسْتَبِيحُوا عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا قَدْ نَسُوا آيَاتِهِمْ
سلام کرے اور سلام میں کمی نہ کرے۔ بلکہ پورا سلام
کرتے۔

خند بنیچا۔ آنحضرتؐ مکی پہلی بیوی کا نام تھا پہلے
وہ ابوہالہ کے نکاح میں تھیں ان سے دو لڑکے پیدا
ہو چکے تھے ہالہ اور عتیق، پھر آنحضرتؐ نے ان
سے نکاح کیا اس وقت اسی عمر میں پالیس برس چھ
بیسے کی تھی اور آنحضرتؐ کی عمر اسی سال کی تھی،
انکے بطن سے آنحضرتؐ کی چار بیٹیاں زینب
ازہرہ قیہ ازہرہ کلثوم ازہرہ فاطمہ زینب اور ایک صاحبزادہ
فاسم نامی پیدا ہوئے ازہرہ بعضے کہتے ہیں تین صاحبزادہ
فاسم ازہرہ اور طہارہ لیکن تینوں صغیر سن میں گذر
گئے، جمع الجہون میں ہے کہ مردوں میں سب سے
پہلے حضرت علیؑ زنا ایمان لائے اور عورتوں میں
حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے نہیں ہے مردوں میں سب سے
پہلے ابو بکر صدیقؓ زنا ایمان لائے اور بچوں میں حضرت
علیؑ زنا اور عروسیوں میں حضرت خدیجہؓ ایک روایت
میں یوں ہے کہ فاسم ازہرہ قیہ ازہرہ زینب اور ام کلثوم
آنحضرتؐ کو نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے عرواہ
نبوت کے بعد طیب ازہرہ طہارہ اور فاطمہ، ایک
روایت میں ہے کہ نبوت کے بعد صرف حضرت فاطمہ
پیدا ہوئیں واللہ اعلم۔

خند نشان کرنا، زمین میں خندق بنانا، سبک چیرنا۔
خند پند۔ کہ ہونا، دہلا ہونا، کڑ جانا، ڈبلا کر دینا۔
اشحاب الخند و د کمان واسے (خندق)۔
یہ بحران کے نصاریٰ تھے ازہرہ بن کعب زہرا جس نے
جوہن کا بادشاہ تھا اس نے ان سے کہا تم نصرانی
مذہب چھوڑ کر یہودی ہو جاؤ انہوں نے نہ مانا، تب

اس نے ایک خندق کھودی اس میں آگ روشن
کی اور ایک ایک کر کے ان کو اس میں چھوڑ دیا۔
اللہ تعالیٰ نے انکا ذکر سورہ بروج میں فرمایا اور
ان نصرانیوں کو تو مبین فرمایا چونکہ اس وقت مذہب
عیسوی وہی سچا مذہب تھا۔ اشد زور کی تین آقا
آئی ہے۔

انہا من الجنتی و جبرئیل فی غیر اخذ و
بہشت کی تہرہ بن الیوں کے بہرہ ہی میں لڑنا
تہریوں کی طرح نہیں ہیں جو نالی کے اندر بہتی ہیں۔
خند العدرا۔ شہر کوڑ کا لقب ہے۔
خند۔ رخسارہ (گال) کو بھی کہتے ہیں
خند و۔ (جمع ہے خندگی) یعنی طریقت اور عبادت
میں نالی۔

خند۔ لمبا گدھا، مع اس کی خند ہے۔
مخند۔ تکیہ، جمع اس کی مخند ہے۔

یخند ایٹ الازد حق باقند ایہما۔ دونوں اسنے
پاؤں سے زمین کو چیرتے ہوئے (یعنی منکوا اور کبر
جو قبر میں آئیں گے)۔

لا یبقی علی وجہہ مضغۃ لشیء الا خند
شیطان کے منہ پر گوشت کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں
رہنے کا جو پھٹ نہ جائے (توڑ نہ جائے)۔

خند۔ حیران ہونا، گلہ سے الگ ہو جانا، پردے میں
رکھنا، اتاعت کرنا۔

خند۔ مسن ہونا۔

خند۔ پردہ۔

خند یو۔ مسن کرنا مثل کرنا۔

خند ز۔ دو دو اجر محمدیہ کہے جیسے ایفون بھنگ
تبا کر وغیرہ۔

خند زوہ عضو جو سن ہو گیا ہو۔

خدا ز۔ شب تاریک۔

كَانَ إِذْ أَخْطَبَ إِلَيْهِمْ أَخَذَى بِنَاتِهِمُ الْآتَى أَيْنُهُمْ
 فَقَالَ إِنَّ لَنَا أَخْطَبِيَّتَ إِلَى الْآتَى كَلَعْنَتْ فِي
 الْخِذِّ رَلْتَرِيْمُؤْتِيْجَهَاتُ۔ آنحضرت ؑ کی ساجزادی
 سے نکاح کرنے کا جب کوئی پیغام دیتا تو آپ کیا کرتے
 کہ اس پردے کے پاس آتے جو گھر کے ایک کونے
 میں پڑا رہتا ہے اور اس میں کنواری لڑکیاں رہتی
 ہیں اور فرماتے فلاں شخص نے میرے پاس تیرا پیغام
 بھیجا ہے اگر وہ یہ سنگر پردے کے اندر جھاگ جاتی
 تو آپ اسکا نکاح نہ کرتے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا
 ہے اگر وہ پردے میں کوئی چھاتی، دوسری روایت میں
 یوں ہے اگر وہ یہ سنگر پردے کو ٹھونکنا مارتی (گرمایہ ناراضی
 کی نشانی ہوتی، اگر سکوت کرتی تو رضامندی بھی جلتی)
 خدا ز۔ شیر چراپنے گوی میں رہتا ہے۔ جیسے عرب
 لوگ کہتے ہیں خذ ذالنا سند یا اخذ ذ شیر اپنے
 گوی میں چلا گیا۔

إِنَّهُ رَزَقَ النَّاسَ الْيَتَامَاءَ فَشَرِبَهُ وَجَلَّ
 فَتَخَذَ وَحَضْرَتِ عَمْرِو بْنِ لُؤْلُؤٍ كَوَاطِلًا يَلَا مَلَا
 انگوڑا کا وہ شیرہ جو پک کر اس کے دو تہائی جل گویوں
 ایک شخص نے جو پیسا سکوت نہ ہو گیا (یعنی اعضا میں سما
 آگئی نہ وہ نشہ جو شراب میں ہوتا ہے)۔

خِذْرَتٌ رَجُلٌ قَبِيلٌ لَهُ مَا لِيْ جِلَاحٌ قَالَ
 إِجْتَمَعَ عَصَبُهُمْ قَبِيلٌ لَهُ إِذْ كُنْتُمْ أَحَبَّ النَّاسِ
 إِلَيْهِ قَالَ يَا خِذْرُؤُفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 کپاؤں سن ہو گیا لوگوں نے پوچھا تمہارے پاؤں کو
 کیا ہوا انہوں نے کہا اس کے پٹے بڑھے، لوگوں نے
 کہا تم کو جو شخص سب لوگوں میں زیادہ محبوب ہو اسکو
 یاد کرو انہوں نے کہا یا محمد اسی وقت پاؤں پھیلاؤ
 پاؤں کھل گیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قاضی کی

نہ اسلطان مع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کہ بعض
 تشدد والے سمجھتے ہیں، محیط میں ہے کہ عربوں کا یہ
 اعتقاد تھا کہ جسکا کوئی عضو سن ہو جائے اور وہ جس
 سے زیادہ محبت رکھتا ہو اسکا نام لے تو وہ عضو کھل
 جاتا ہے اور یہ منعمون خود حدیث میں وارد ہے جسکے
 جزئی نے حصن حصین میں ذکر کیا ہے کہ جسکا پاؤں
 سن ہو جائے وہ احب الناس کو یاد کیسے دوسری
 روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پاؤں سن
 ہوا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ (س)۔

خِذْرُ الْجِلْبِ وَالْيَتِي۔ جس کے ہاتھ پاؤں
 سن ہوں۔

أَنْ تَخْرُجَ يَوْمَ الْجُعْيَا حَتَّى تَخْرُجَ الْبُكْرُ
 مِنْ خِذْرٍ رَهًا۔ آنحضرت ؑ نے ہم کو عید کے
 دن نکلنے کا حکم دیا یہاں تک کہ فرمایا کنواری لڑکی
 بھی اپنے پردے سے نکلے اور عید گاہ کو جائے
 جا کہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ معلوم ہو کافروں

پر رعب پڑے

إِشَارَةٌ أَنْ لَا يَأْخُذَ شَهْمًا خِذْرًا۔ انہوں
 نے شرط کر لی کہ سڑی ہوئی کبوتر جو اندر سے کالی ہو
 نہیں لیں گے۔

حَتَّى تَخْرُجَ الْخَيْضُ ذَوَاتُ الْخِذْرِ وَرِ۔
 (عید کے دن) حیض والی عورتیں پردہ نشین بنیں
 نکلیں (عید گاہ کو جائیں)۔

خِذْرَةٌ۔ انصار کا ایک قبیلہ ہے اسی میں سے
 ہیں ابو سعید خدری امام زین العابدین نے فرمایا
 کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما آنحضرت ؑ کے اصحاب میں
 سے تھے اور سید سے رستہ بہتے۔

خِذْرُؤُفٌ، جِيلَانٌ، عَيْبٌ كَرْنَا، بَحَارُؤَانَا۔
 خِذْرُؤُفٌ، خُوبٌ بَحَارُؤَانَا۔

مَخْدُ شِدَّةٍ - کھال کا چھلنا اور وہ زخم جس میں سے
 خون نہ بہے اور کہیں اعتراض اور شبہ کو بھی مخد شیدہ
 کہتے ہیں کیونکہ وہ قلب کو چھیلتا ہے۔ تسکین نہیں ہوتی
 قَدْخِدْ شَهْمًا هَرَبًا - ایک بلی اُس کو نوج رہی تھی۔
 فَخَدِنِ مَشَّيْتُ يَشْفَعُ يَابُحِشِ شِدْقُهُ - آپکے ایک
 جانب کا جسم چھل گیا۔

فَنَاطِرُ مَسْتَوٍ وَمَخْدُ دُشٍّ وَمَخْدُ دُشٍّ -
 کون تو صبح سالم رہ کر پل سراط سے پار ہو جائے گا
 اور نسی کا جسم چھل جائے گا (زخمی ہو گا لیکن پار
 ہو جائے گا) اور کوئی رزخ میں گر پڑے گا وہ
 گیا گذر یا اشد بچاؤ تیرا ہی اُسرا ہے۔

جَاوَتْ مَسَابِلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَدُّ شَائِقٍ
 وَجِبْهَةٍ - جو شخص پیشہ رکھ کر سوال کرے (پوچھے) اُس
 کا سوال قیامت کے دن اُس کے منہ کے زخم
 بنیں گے (اُسکا منہ چھلا ہوا ہو گا)۔

خَدُّ دُشٍّ - جع ہے خدش کی، مجمع البحرین میں
 ہے کہ خدش گذر سے زیادہ اور خدش سے کہ
 ذِي دُشٍّ مِثْلُ مِثْلِي حَتَّى اَدُّشِ الخَدُّشِ - اُس
 میں سب چیزوں کا بیان ہے یہاں تک کہ کھال
 چھیلنے کی ذیت کا بھی بیان ہے۔

فَاذَا اشْرَا التَّيْلُ كَيْنِ خَدُّ شَائِقِي خَلْفِي -
 حضرت اجبرہ نے جب سنا کہ اُن کے بیٹے ایل
 کو باپ ذبح کر رہے ہیں وہ دوڑتی گئیں (دیکھا تو
 اُن نے حلق پر چھری کے کچھ کھوپچے نمود ہیں (وہ یہ
 دیکھ کر گھبرائیں اور بیمار ہو گئیں) ایک بیٹا تھا وہ
 بھی: يسال (لا) اور اسی بیماری میں گذر گئیں۔

خَدُّ اش - بھڑکا ہوا ایک شخص کا نام ہے۔
 خَدُّعٌ يَخْدِنُ فَرِيْبًا دِيْنَا، دِلَّوْنٌ كِرْنَا اُسِي سِي هِي
 دُخْدَانٌ خَزَانٌ كِرْنَا كِرْنَا دِهْ چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

الْحَرْبُ خَدْمَةٌ يَا شَدَّ عَدُوَّ يَأْخُذُ عَدُوَّ
 یعنی لڑائی ایک ہی داؤں سے ختم ہو جاتی ہے جو
 داؤں کہا جاتا ہے مارا جاتا ہے اب اُس کو پہننے کا
 موقع نہیں رہتا یا لڑائی درحقیقت مکر و فریب کا
 نام ہے جس کی تدبیر غائب اُنی دہی جیسا، نوج
 و لشکر سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تدبیر عمدہ نہ ہو یا
 لڑائی لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے، فریب یعنی
 ہے وہ جلتے اور خیال سے ہیں وہاں مارا جاتا ہے
 میں دل کی مراد پوری نہیں ہوتی، یہ حدیث آپ نے
 اُس وقت فرمائی جب نعیم بن مسعود کو اس کے بیجا کردہ
 قریش اور غطفان اور یہودیوں میں جو تینوں مسلمانوں
 کے مقابلہ میں ایک ہر گئے تھے بگاڑ کر اُسے۔
 افسوس کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے جو وہ سو برس پہلے
 جو حکمت جنگ کی بیان فرمائی اُسکو مسلمانوں
 نے چھوڑ دیا، دوسروں نے اختیار کر لیا وہ اسی
 حکمت پر چھپتے ہیں انہوں نے کیا کیا اول دنیا کے
 مسلمانوں میں پھوٹ ڈال ایک ایک کے دست
 بنکر اُس کو دوسرے سے علحدہ کیا پھر دونوں کو
 چٹ کیا ان کجست مسلمانوں کو عقل نہیں آتی کہ
 کہیں سب یہودیوں پارسی ناصح بھی تمہاری رو سے
 اور ہی خواہ جو سکتے ہیں اور افسوس تین مسلمانوں
 پر ہوتا ہے جو یہودیوں اور پارسیوں کو اپنے
 یاریاں کا مختار بناتے ہیں اُسے بعض
 تمہارے جانی دشمن ہیں البتہ نصاریٰ غیبت
 ہیں اُن کو مسلمانوں سے تعصب نہیں یا اللہ
 بچاؤ، اذراں بیوقوف مسلمانوں سے بھگوانا
 رکھو۔

سَلُوْهُ هَاتِيْ رِيْحِيْ رِيْحًا عَوْرَتِيْ كِي نَازِجِي
 خزانہ کی کوٹھری میں (کوٹھری میں پڑھنے سے

عند
ہے
پہنچے
کا
فریب
کا
زوج
ہو
یا
یہ
یہ
وہ
آپ
جاکر
درا
ملا
ہے
بر
انوں
ہو
نیا
اد
س
ان
ز
س
ن
ان
را
ہے

افضل ہے) فَيَخَذُ عُونَ الْأَكْبَابِ - وہ عقلوں کو دھوکا دیں گے یعنی عقل والوں کو۔

فَكَانَ قَبْلَ الشَّاعِرِ يَسْتَوُونَ خَذًا اَعْلًا - قیامت سے پہلے کچھ سال ایسے آئیں گے جو لوگوں کو فریب دیں گے (بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی یا بارش کم ہوگی یا بے ہنگام ہوگی مثلاً شروع شروع میں خوب ہوئی لوگوں نے تخم ڈال دیا اب بارش رک گئی ساری پیداوار جل کر خراب ہو گئی)۔

اِخْتَجِعُوا عَلَيَّ اَلَا تَخَذُوْنَ عَيْنِي وَالْكَاھِلِ - آپ کے گردوں کی دونوں رگوں اور دونوں موٹھوں کے بیچ میں پکھنے لگائے۔

فَحِطَّ الشَّعْبَابُ وَخَذَعَتِ الْيُضْبَابُ وَجَاعَتِ الْأَعْرَابُ - ابر نے پانی نہیں برسیا یا اور گھوڑ بھوڑ چھپ گئے (کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے اُن کو پھرانے کے پیچھے گئے) اور جنگل کے رہنے والے (دیہاتی لوگ) بھوکے ہو گئے۔

لَإِنْ دَخَلَ عَلَى بَنِي قَانٍ إِذْ خَلِيَ الْمُخَدَّعُ - اُس نے کہا یا رسول اللہ اگر رفتہ کے زمانہ میں جب مسلمان آپس ہی میں لڑنے لگیں (کوئی میرے گھر میں گھس آئے آپے فرمایا تو چور کو ٹھہری میں (جس میں خزانہ مال ستارہ رہتا ہے) چلا جا رہی ہوں بہر حال ہنر میں بچالے لیکن اُس سے مقابلہ مت کر) قحط نے کہا جنگ میں کانفرنس سے مکر اور فریب کرنا بالاتفاق درست ہے (مثلاً اُن کو ایسے مقام پر گھیر کر لانا جہاں پر فوج چھپی ہوئی ہو نہ ٹرنگ تیار ہو یا اُن کے آپس میں بھوٹ کرادینا یا اُن کے اندر ان فوج اور سپاہیوں کو لانا (مگر عہد کر کے عہد شکنی درست نہیں کیونکہ یہ دغا بازی ہے اور وہ کیس طرح

اسلام میں جائز نہیں ہے البتہ اُن کو اطلاع دیکر کہ اب ہم میں اور تم میں عہد نہیں رہا۔ یا عہد ٹوٹ گیا جنگ مگر نادرست ہے۔

النَّبَاةُ أَنْ لَا تَخَذُوا عُونَ اللَّهِ فَيَخَذَ عَكُمْ قہاری نجات اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فریب نہ کرو (ظاہر میں پرہیزگاری دل میں چوری) لوگوں نے کہا اللہ سے کیونکر فریب کریگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کام کا حکم دیا اُس کو بحال لئے لیکن اللہ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نیت ہو یعنی برائی اس سے بچو، بریا کیا ہے شرک ہے بریا کرنے والی کو قیامت کے دن چار ناموں سے پکارے گا یا کافر یا کافر یا غادر یا غاسر، پھر عمل بیکار کیا تیرا تیرا اب مٹ گیا اب آج تم کو کچھ نہیں ملے گا تو نے جس کے لئے یہ کام کیا تھا اُس سے اپنا ثواب مانگ۔

هَذِهِ نَاتٌ لَا يَخَذُ م اللَّهُ عَنْ جَدَّتِهِ - بحالیہ کہاں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فریب دے کر کوئی بہشت حاصل کرے (وہ تو دونوں کے مال کو بھی واقع ہے اُس سے فریب کہاں چل سکتا ہے)۔

إِيَّاكَ وَالْخَيْدِ يُعْتَدُ - مکر اور فریب سے بچاؤ۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَاحِبِ خَيْدٍ يُعْتَدُ - یا اللہ تبارک سے تیری پناہ۔

اللَّهُمَّ خَذِمْ عَنِّي سُلْطَانَهُ - یا اللہ اسکا درواپتر سے بھاڑ ڈال (اُسکا زور توڑ دے)۔

وَجَلِّ خَدَّعَةً - وہ مرد جو دوسروں کو فریب دے۔

وَجَلِّ خَدَّعَةً - جس کو لوگ فریب اور چکر دیں چھیناؤ خدائے تم کوئی اشرافی۔

اِنْخَدَعَتْ السُّوَّى - بازار بھیل پر لگی۔
خَدَاعٌ - بڑا منکار۔

خَدَلٌ - موٹا ہونا۔
خَدَلٌ - موٹاپہ کرشت۔

وَالَّذِي رُمِيَتْ بِهِ خَدَلٌ بَعْدَهُ - جس شخص
کے ساتھ عورت بد نام کی بناتی ہے وہ پھر گوشت
پنڈیوں والا گھونگھریال والا ہے، کرمانی نے کہا
خَدَلٌ اور خَدَلٌ بھی مروی ہے۔

خَدَلٌ - موٹاپہ گوشت۔
إِنْ جَاءَتْ بِهَا خَدَاتُ السَّاقَيْنِ - دیکھو اگر
اُس کا بچہ موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔
خَدَمَةٌ - یا خَدَامَةٌ عبادت، اطاعت۔
خَدَاةٌ - تابعدار نکر مرد ہو یا عورت۔

خَدَاةٌ - خدمت کرنے والی عورت۔ خَدَاةٌ
اور خَدَاةٌ جمع ہے۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا خَدَمَتَكَ - شکر اللہ
کا جس نے تمہارا رشتہ اتفاق توڑ دیا۔ اصل میں
خَدَمَةٌ گول تسر جو اونٹ کے پاؤں میں باندھ دیا
جاتا ہے، خَدَمَةٌ خلیجی (پازیب) کو بھی کہتے ہیں۔
وَالَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَدَمَةِ نِسَاءِ كُرَيْشٍ
ہم کہیں اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں میں کوئی
چیز مماثل نہ رہے۔ خَدَمَةٌ جمع ہے خَدَمَةٌ کی
اسی طرح خَدَامٌ بھی۔

لَقَدْ يَدْرَأُ لِحَنِّهَا لَيْسَ يَدْرَأُ عَلَى ظَهْرِهِ
يَسْقِينُ أَصْحَابَهُ بِأَيْدِي خَدَامَتِهِ -
عورتیں پانی کی مشکیں اپنی پیشوں پر لٹکائے
ہوئے لاری تھیں اور رینگ اعدیں (آپ کے
اصحاب کو پانی پلا رہی تھیں ان کی پازیبیں بھی
ہوئی تھیں) مرد دیکھ رہے تھے

إِنَّهُ كَانَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ سُرَادِيلٌ
وَوَخَدَ مَتَاهُ تَلَا بِنَ بَانَ - سلمان ناری رہا
ایک گدھے پر سوار تھے پانچام پہننے سے ان کے
دوڑوں پنڈلیاں راپا پانچام کے پانچے) ہل رہی
تھے۔

أَزَى خَدٌ مَرَسُوْفِهِمَا - میں ان کے پنڈیوں
کی پازیبیں دیکھ رہا تھا یعنی ان عورتوں کی جو
مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)۔

إِسْمَاعِيلُ أَبَاكَ خَادٌ مَا يَتَّقِيكَ حَرَمًا أَنْتَ
بِتَيْبَةٍ - (حضرت علی رضی اللہ عنہما سے کہتا ہوں
اپنے والد سے ایک لوطی یا غلام مانگ لو وہ تم کو
اس تکلیف سے بچا دے جس میں تم ہو یعنی گھر کا کام
کاج کو ٹنا، پیسنا، پکانا اور کرے)۔

طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَمَّتْ بِخَادٍ مَرَسُوْدًا -
اپنی جوڑ کو طلاق دیا اور تمہارا ایک کافی لوطی
(تمہارے مراد وہ سلوک ہے جو خاندان عورت سے
کرتا ہے جب اُسکو صحبت سے پہلے طلاق دینا
خَدَلٌ - یا خَدَاةٌ درست۔ آشنا۔
مُخَادَاتَةٌ - دوستی لگانا۔

فَشَرُّ خَدَائِبٍ وَالْأَمْرُ خَدَائِبِي - برادرست اور
کینہ آشنا ہے۔ خَدَائِبٌ - چغل خور۔

لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ الْغِنَاءِ الَّذِي
يُخَادِعُ غَلِيْبَهُ - گریبے کی گواہی درست نہیں
جو گاکر لوگوں کو درست بناتا ہے ان کو اپنی پاس
جاتا ہے۔

خَادَتُ الرَّجُلِ - میں نے اُس سے دوستی
کر لی۔

خَدَى - دورا۔
إِخْدَاعٌ - صورتاً تھوڑا چلانا۔

تَخَذِي عَلَى يَسْرَاتٍ وَهِيَ لَاهِيَةٌ - پائوں پر دروڑی ہے اور وہ غافل ہے۔
 خَذَائِي - بادشاہ اور وزیر اور سردار، اب مصر کے حاکم کو کہتے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَذَائِرٌ - يا خذ وِعَاءَهُ يا خذ آخِرَهُ - عاجزی کرنا اطاعت کرنا۔ اِسْتِخَذَ اِمْرًا كَمَا يَسِي بِهِ مَسِي - خذ ع - کا ثنا جیسے تَخَذَ يَخْذُ - فَخَذَ عَةً بِالسَّيْفِ - اُس کو تلوار سے کاٹا یا تلوار سے مارا، نہایہ میں ہے کہ فَخَذَ كُوشَتِ كَا كَا ثَنَا بغير بدل کے
 خَذُو - دو دنوں گلے کی انگلیوں میں ننگری رکھ کر مارنا، یا ننگری کی گوپھن بنا کر اُس سے چھوٹی چھوٹی ننگریاں مارنا جیسے بچے کھیلا کرتے ہیں۔
 وَهِيَ عَنِ الْخَذَوِي - آنحضرت ص نے خذت سے منع کیا کیونکہ اُس میں کوئی نائدہ نہیں ہے اور نقصان کا ڈر ہے کسی کے آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔

عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ خَصِي الْخَذَوِي - خذت کی ننگریوں کے برابر (رج میں) ننگریاں مارو۔
 لَوْ يَتْرُكُ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْاَيْدِيَّ جُؤَيْبٍ وَرَمَحَ خَذَوِيَةً - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ایک اُنکا کرتے اور ایک تو برہ چھوڑا آپ بچے دوزخ میں تھے نہ آپ نے شادی کی نہ کوئی گھر بنایا نہ دنیا کا کوئی سامان جمع کیا، محض البحرین میں ہے کہ نذت یہ ہے کہ ننگری دانت کی دانت کے انگوٹھے پر اندر کے جانب رکھے اور پلٹے کی انگلی سے اُسکو چھینک کر باہر

امام سوسی کا ظلم سے ایسا ہی مروی ہے۔
 خَذَوِي - گھنا، بیٹھ کر نا، بعضوں نے کہا باز کا بیٹھ کر نا، جانور کی آنکھ سے مارنا تاکہ جا دی چلے۔
 مَخَذَوَةٌ - مقعد، گائے

اَذْكُمُ خَذَوَةٌ - معاد یہ سے پوچھا تم ہاتھیوں کا آیا یاد ہے جو کعبہ کو ڈرانے کے لئے آئے تھے انہوں نے کہا، مجھ کو ہاتھی کا لینڈ یاد ہے اس روایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ معاد یہ عام الفیل کے نام میں برس بعد پیدا ہوئے انہوں نے اُسکا لینڈ کہاں سے دیکھا، صحیح روایت یہ ہے کہ قباث بن اشیم سے پوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے کہ میں (ادب کے انہوں نے اپنے تئیں آنحضرت سے بڑا کہنا پسند نہ کیا) البتہ عمر میں میں آپ سے زیادہ ہوں اور میں نے ہاتھی کا لینڈ دیکھا جو سبز تھا اُسکا رنگ بدل گیا تھا۔ ایک روایت میں خَذَوَةٌ الظَّائِرُ ہے تو مراد ابابیل کی بیت ہوگی جو اسحاق الفیل کو مارنے کے لئے بھیجے گئے تھے، صاحب البھار نے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے:
 فَاَمَّا الْمَخَذَوِي لِقَوْنٍ - حالانکہ یہ مسامحہ پر صحیح اَلْمَخَذَوِي لِقَوْنٍ ہے مائے حلی سے۔ یہ نذت لفظ سے نکلا ہے یہ معنی بڑا مارنا، عقلمندی دکھانا، جو چیز اپنے پاس نہیں ہے اُسکو کہنا ہے۔

خَذَلٌ - يا خذ لَانٌ يا خذ لَانٌ - کشی کو دشمن کے سپرد کر دینا اُس کی مدد نہ کرنا، محرم کرنا، ذلیل و خوار کرنا، پیچھے رہ جانا۔

اَلْمُؤْمِنُ مِنْ اٰخِرِ الْاٰمِنِ لَمِنْ لَا يَخْذَلُ لَمَّا - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اُس کو چھوڑنے سے دبلکہ دشمن کے مقابلہ میں اُس کی

مدد اور حمایت کرے۔

اللَّهُمَّ اخْذْ لِي مِنْ حَذَائِ دِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یا اللہ جو کوئی حضرت محمد
 کے دین کو ذلیل کرنا چاہے تو اس کو ذلیل کر۔
 لَا يَضُرُّهُمُ مِنْ خَذِّ لَهْمٍ - جو کوئی ان کو
 ذلیل کرنا چاہے گا یا ان کی مدد جو ٹوڑ دے گا تو انکو
 کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (بلکہ اللہ تعالیٰ انکی
 حفاظت کریگا مرزا اہل حدیث اور اہل سنت
 کا گروہ ہے ہر زمانہ میں اس گروہ کو میٹنے کے لئے
 مخالفوں نے بہت کوشش کی مگر یہ گروہ نہ مٹا
 اور قیامت تک رہیگا ہمارے زمانہ میں تو اللہ
 کی تائید سے اہل حدیث کی جماعت روز بروز
 رو بہ ترقی ہے اور مخالفین کی تعداد گھٹتی جاتی
 ہے۔

خِذْنُ لَانٍ - اشاعرہ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ
 تعالیٰ بندے کو گناہ کرنے کی قدرت دے یا
 اس کو گناہ سے نہ بچائے۔

خِذْنٌ جِلْدِي - جلدی سے کاٹنا، پیچھا مارنا، کاٹ جانا۔

خِذْنٌ يَوْمٌ - کاٹنا۔

اخْذَأْمٌ - تمم جانا۔ نشہ کرنا۔

خِذْنٌ امْرٌ - قطعہ، ٹکڑا۔

خِذْنٌ دَالِي - کانٹے والی جیسے خِذْنٌ دُمٌ ہے۔

كَانَتْكُمْ بِاللَّزْلِ وَقَدْ جَاءَ شُكْرُكُمْ عَلَى بَرِّائِيْنَ
 مِنْ خِذْنِ مَةِ الْاَذَانِ - گویا تم ترکوں کو مقابلہ
 کر رہے ہو وہ ترکی ٹھوڑے دن ہر جن کے کان کٹے
 ہیں سو ار تم سے لڑنے کو آئے ہیں یہ پیشینگی
 آپ کی سچی ہوئی ترکوں نے عربوں سے جنگ کی
 اور خلافت عباسیہ کو تباہ کیا، نہایہ میں ہرگز تباہ کو
 خِذْنٌ کہتے ہیں چونکہ وہ کانٹے سے۔

اِذَا اَذْنَتْ فَاَسْمُرُ سَيْنًا وَاِذَا اَقْدَمْتُ
 فَاخْذِي مَرٌ - جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ
 اور جب تکبیر کہہ تو جلدی جلدی، ایک روایت میں
 فَاخْذِي مَرٌ ہے مائے حطی سے۔

اَتَى عَهْدَ اَلْحَمِيْدِ وَهُوَ اَمِيْرٌ عَلَ الْعُرَبِ
 بِمَلَايْئَةِ نَفْسٍ قَدْ قَطَعُوا الطَّرِيقَ وَخَذُوا
 بِالسُّيُوْدِ - عبد الحمید کے پاس جو عراق کے
 حاکم تھے تین شخص لائے گئے جنہوں نے رزنی
 کی تھی اور لوگوں کو تیار سے مارا تھا۔

يَسْتَوِي سِي خِذْنِ مَةِ - تیز کانٹے والے استروں
 سے۔

فَقَصَرَ بِأَحْسَى جَعَلًا يَتَخَذُ مَا بِنَ الشُّجُوْرِ
 دوزخوں دار کرنے لگے اور درخت کو ریز چیر
 مائل تھا کاٹنا شروع کر دیا۔

يَخْذِنُ مَرٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تلوار کا نام تھا
 کدانی جمع البحرین۔

خِذْنِي - ڈھیلا ہونا، لٹک جانا۔

اِسْتِخْذَأْتُ - عاجزی کرنا۔

اِذَا كَانَ الشَّقُّ اَوْ المَخْرَقُ اَوْ الخِذَانُ
 فِي اُذُنِ الاَصْحَابِ فَلَا يَأْتِسُ - اگر زبان
 کے جانے کا کان چرایا پھٹا ہو یا شکا ہو تو کوئی تباہ
 نہیں۔

خِذْنِي - گدہ چونکہ اس کے کان لٹکے ہوتے ہیں
 رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ بِالْخِذْنِ وَاَيْتٌ - میں نے
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کو خذنا میں دیکھا وہ ایک
 مقام کا نام ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

خَرْبٌ يَأْخُذُ وَيَأْخُذُ أَيُّهَا خَرْبٌ يَأْخُذُ وَيَأْخُذُ - پانچواں پھرنا، کہنا۔
 عرب لوگ کہتے ہیں خَرْبٌ بَيْنَهُمُ الصَّبَابُ۔
 بچنے ان کے درمیان ہگ دیا۔ یعنی ان میں
 آپس میں دشمنی ہو گئی۔

خَرْبٌ يَأْخُذُ - گرہ جیسے خَرْبٌ اَنْ اور خَرْبٌ اَوْ ہے۔
 مَخْرُؤٌ اور مَخْرُؤَةٌ اور مَخْرُؤَةٌ - پانچواں
 یا متعدد (گائے)۔

إِنَّ نَبِيَّكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُنْ شَيْئًا حَتَّى الْخَيْرِ لَا
 تمہارے پیغمبر تمکو ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک
 کہ کہن بھی، ایک روایت میں بہ فتح غار ہے، لوزی
 نے کہا خَرْبٌ اَوْ ہ کسر ہ غار کے ساتھ پانچواں پھرنا
 اور بغیر ہا کے یعنی خَرْبٌ اَوْ یا خَرْبٌ اَوْ - گرہ۔

يُنَادِيهِ الْخَرْبُ يَا نَعِيمٌ - اپنی ناک سے گرہ
 ڈھکیلتا ہے (کھانے کے لئے بل میں لیجاتا ہے)۔
 مجمع البحرین میں ہے کہ مَخْرُؤَةٌ اور مَخْرُؤَةٌ
 اور مَخْرُؤَةٌ - پانچواں کا مقام (مقعد)۔

أَمْرٌ يَزْجُلُ فَلَؤَثٌ فِي مَخْرُؤَةٍ - ایک شخص
 کو حکم دیا اس پر گرہ پھینکا گیا۔

خَرْبٌ، گائے پر مارنا، یا گائے مارنا، سوراخ کرنا، چیرنا۔
 دیران کرنا، چر ہونا، چرانا، دیران ہونا۔
 خَرْبٌ - کان چیرنا۔

خَرْبٌ اور خَرْبٌ - خراب کرنا، دیران کرنا،
 برباد کرنا۔

الْخَرْبُ لَا يُعِينُ عَاصِبًا وَلَا فَارًا بِخَرْبَةٍ
 یا خَرْبَةٍ یا خَرْبَةٍ - حرم اس کو پناہ نہیں دیتا جو
 مجرم ہو یا عیب یا چوری یا تصور کر کے بھاگا ہو،
 ایک روایت میں یہ خَرْبَةٍ ہے یعنی شرم اور
 رسوائی کا کام کر کے یا خَرْبَةٍ یعنی ایک رسوائی
 کا کام کر کے، ایک روایت میں یہ خَرْبَةٍ یعنی

قصور کر کے، اصل میں خَرْبٌ اور خَرْبٌ اور خَرْبٌ اور خَرْبٌ کی
 چوری کو کہتے تھے پھر ہر چوری اور تصور کو کہتے
 لگے۔

خَرْبٌ الْمَدْيَانِيَّةِ يَأْخُذُ الْمَدْيَانِيَّةَ - مدینہ
 کے کھنڈر۔

مِنْ أَقْبَرَابِ السَّاعَةِ إِخْرَابُ الْعَامِرِ وَ
 وَعِمَارَةُ الْخَرْبِ - قیامت کی ایک نشانی
 یہ ہے کہ آباد مقاموں کا دیران ہونا اور دیران کا
 آباد ہونا، یا اچھے آباد مقام کو دیران کرنا دیران
 کو آباد کرنا جیسے مُرَبَّتٌ اور عیش پسند امیروں کی
 عادت ہوتی ہے کہ مکان ہوتے ہوئے اپنے
 بزدلوں کے آباد گھروں کو مخوس سمجھ کر خالی اور
 دیران کر دیتے ہیں اور دیران مقاموں کو آباد،
 وہاں تڑپتے گھر بناتے ہیں۔

كَانَ فِيهِ تَجْلٌ وَقَبُولٌ الْمَشْرِكَينَ قِ
 خَرْبٌ يَأْخُذُ يَأْخُذُ يَأْخُذُ - اُنس جگہ
 گھبر کے درخت تھے مشرکوں کی قبریں تھیں کھنڈر
 تھے یا کھیت تھے۔

فِي آيِ الْخَرْبَتَيْنِ يَأْخُذُ آيِ الْخَرْبَتَيْنِ يَأْخُذُ
 آيِ الْخَرْبَتَيْنِ - ایک شخص نے پوچھا
 عورتوں کے وہ (گائے) میں جماع کرنا کیسا ہے
 فرمایا جس سوراخ میں دونوں سوراخوں میں سے
 توچا ہے (یعنی خواہ فرج میں دخول کر دیا ہو) میں
 اپنی بیوی یا لڑکی سے ہر طرح اختیار ہے، ایک
 مشقی صاحب شیعہ صاحب سے کہنے لگے کہ تمہارا
 یہاں دلی فی الدبر درست ہے انہوں نے کہا
 خود قرآن میں ہے فاتوا حرثکم انی مشتم، مشتم
 صاحب کہنے لگے حرث کے لفظ سے خود معلوم
 ہوتا ہے کہ فرج مراد ہے اور دبر تو فرث یعنی پلیدی

ہے شیوہ صاحب نے کہا اچھا تو بغل یاران ہیں
 جماع کرے تو اس کو بھی کی حرام کہیں گے کیونکہ وہ
 حرث نہیں ہے۔ تب سنی صاحب لاجواب ہرگز
 ہموں گے۔ کہتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے
 دہلی فی الدبر کے قائل تھے انہوں نے بھی امام
 محمد کو اسی تقریر سے الزام دیا، اور اصل یہ ہے
 کہ جیسے مہور اہل سنت کے نزدیک دہلی نے
 الدبر ناجائز ہے اسی طرح جہور امامیہ بھی اسکو
 ناجائز کہتے ہیں، اور سنیوں کا یہ اعتراض شیخوں
 پر کہ ان کے نزدیک دہلی فی الدبر جائز ہے محض
 لغو ہے کیلئے کہ بعض اکابر اہل سنت اور صحابہ
 بھی اسکا جواز منقول ہے۔

بِحِثْبَانِي بِحِثْبَانِي مُخْرَبٌ - گویا میں ایک بیشی کو
 دیکھ رہا ہوں جسکا کان چھیدا ہوا ہے اس کے کان
 میں سوراخ ہے۔

يُخْرَبُ الْكَلْبَةَ ذُو الشَّوْبِ يُقْتَابِنِ مِنْ
 الْخَبْشَةِ - کلبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا
 بیشی خراب کرے گا۔

كَانَتْ أُمَّةً مَخْرَبَةً - جیسے وہ لوٹھی ہے
 کان چھیدے ہوئی، انہا میں سے کہ کان میں جو
 سوراخ کیا جائے یعنی نقشہ اسکو خراب کہتے ہیں
 پنڈلیوں والے سبب۔

يُقَالُ هَا خْرَابَةٌ - (عبداللہ بن عمر سے) پڑھا
 گیا اگر کوئی قربانی نے جانور کی تقنید کرنا چاہے
 اور جوئی لشکانے میں بھجلی کرے، انہوں نے کہا
 تو شہ دان کا چھلہ لگا دے۔

خْرَابَةٌ يَأْخُذُ ابْنَهُ - جو چھلہ تہر اور خراک چھال
 سے گول بنایا جاتا ہے اس میں ایک سوراخ
 لگے کہ رسی باندھ دیتے ہیں اور سرگول سوراخ

کو خراب کہیں گے۔

وَلَا سَدْرَتِ الْخَرْبَةِ - اس نے عیب نہیں
 چھپایا (یعنی ستر)۔

أَنَا الْخَرْبُ وَبَنُو سَدْرَتِي بِحَضْرَتِ سُلَيْمَانَ
 جہاں نماز پڑھتے وہاں ہر روز ایک درخت ال
 آتا وہ اس سے پوچھتے تو کونسا درخت ہے وہ
 کہتا میں نکلا نا درخت ہوں نکلا نے ملک میں اگتا
 ہوں بیماری کی دوا ہوں جب آپ کے حکم سے وہ
 درخت کا ٹکڑا بنا اور ایک قصبی میں رکھ کر اس پر
 لکھ دیا جاتا کہ یہ فلاں بیماری کی دوا ہے اخیر میں
 نبوتہ اگلا خشخاش کا درخت، بعضوں نے کہا

اور ایک درخت ہے اسکا پھل سیب کی طرح
 بلکھا ہوتا ہے، بعضوں نے کہا خروب کا درخت
 خنتی الارب میں ہے کہ خروب ایک خار دار درخت
 ہے اسکا پھل سیب کی طرح ہوتا ہے لیکن بد مزہ
 آپ نے اس سے پوچھا تو کونسا درخت ہے کہ
 اگلا میں خربہ ہوں اور خاموش ہو رہا حضرت
 سلیمان نے کہا اب یہ مسجد ویران ہوئی، اور
 میری پادشاہت جاتی رہے گی، اس کے چند روز
 بعد ہی حضرت سلیمان کی وفات ہوئی۔

خَرْبَةٌ - ایک محلہ ہے بصرے میں۔

خَرْبَتُ خَيْبَرٍ - خیبر ویران ہوا یا ویران ہو رہا
 پشیلگوئی ہے یا بد دعا، کرمانی نے کہا بطور تغلا
 کے آپ نے یہ فرمایا کیونکہ یہودی لوگ سبیل پہاڑ
 کو ال دغیرہ لیکر نکلے تھے جو گرانے کے سامان
 ہیں۔

وَيَمُرُّ بِالْخَرْبِ - مجالہ ایک کھنڈا پر گزرتا
 خربہ - خربوز، جس کو خربہ کہتے ہیں۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَبْتَعَمُ بَيْنَ الرَّطْبِ وَالْخُرْمِ - میں نے آنحضرت کو دیکھا آپ تازی کھجور اور خرپوز بنا کر کھاتے (یہ عین حکمت تھی کھجور خرپوز کی اصل طرح ہے جیسے سنتی سیب کی)۔

خُرْمٌ شَدِيدٌ - بگاڑنا، خواب کرنا۔

كَانَ كِتَابٌ قُلُوبٍ مُخَوِّدًا - اُس کا کہا ہوا بگاڑا ہوا تھا، نہایہ میں ہے کہ خُرْمٌ شَدِيدٌ اور خُرْمٌ مَهِينٌ بگاڑنا، شوش کرنا۔

خُرْمٌ مَهِينٌ - خوب چرنا، لیجانا، ایک چیز کو دوسری چیز سے تیز دینا، جوان عورت پر گرفت۔

مَنْ تَخَلَّى ذَهَبًا أَوْ سِخِيًّا وَكَلَدًا مَسْئَلًا خُرْمٌ بِصَيْصَمَةٍ - ہر شخص سونا پہنے یا اپنے لڑکے کو پہنائے گو خر بصیصمہ کے برابر۔

خر بصیصمہ ریتی میں جو چھوٹا ذرہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے ٹکے کی آنکھ کی طرح۔

إِنَّ نَعِيكَ اللَّهُ نَيْبًا أَقْنُ وَأَصْحَابُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ خُرْمٍ بِصَيْصَمَةٍ - دنیا کی نعمتیں اللہ کے نزدیک خر بصیصمہ سے بھی زیادہ کم اور حقیر ہیں، نیب میں ہے کہ خر بصیصمہ زیور کا ایک دانہ ایسے عرب لوگ کہتے ہیں ما علیہم سا خُرْمٌ بِصَيْصَمَةٍ اُس عورت کے جسم پر ایک خر بصیصمہ بھی نہیں ہے یعنی کچھ زبرد نہیں ہے، اردو میں یوں کہتے ہیں ایک چاندی کا چمکہ تک نہیں ہے۔

خُرْمٌ رِقْمَةٌ - جلدی چلنا، گوز لگانا، چیرنا، کاٹنا، بگاڑنا۔

خُرْمٌ رِقْمٌ - کٹنا۔

خُرْمٌ رِقْمٌ - ایک صحابی کا نام تھا جن کو زوالیت بھی کہتے تھے۔

خُرْمٌ - سیرا خ کرنا، پہچانا،

خُرْمٌ شَدِيدٌ - ٹک کو خوب پہچاننے والا۔

خُرْمٌ شَدِيدٌ - سوراخ - روزن۔

كَانَتْهَا أَنْتَنَسُ مِنْ خُرْمٍ بِأَيْدِيهِ - (عزیز بن علی مرتے وقت کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے) جیسے میں سوئی کے ناکہ میں سے سانس لے رہا ہوں، یعنی سانس کا رستہ ایسا تنگ ہو گیا ہے سانس اٹک رہا ہے۔

وَإِسْتَأْجَرَ جَلَاءَ هَادِيًا خُرْمِيًّا - ایک شخص کو اجرت پہ نمہرایا جو رستہ بتانے والا جنگل کے رستے خوب پہچاننے والا تھا، بعضوں نے کہا کہ سرنی کے ناکہ کے برابر جو رستہ تھا اُسکو بھی پہچاننے والا یہ شخص ہی دلیل قبیلے کا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم نے ہجرت کے وقت اُس کو رستہ بتانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ - مجمع البحرين میں ہے اُس کی جمع خُرْمِيَّتٌ ہے۔

سَبِيحٌ لِأَبِي خُرْمٍ - اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننا ہے بغیر سوراخ کے (یعنی اُس کے کان اور کان کے سوراخ ہماری طرح نہیں ہیں)۔

خُرْمِيٌّ - گھر کا سامان

خُرْمٌ شَدِيدٌ - مرنی گوشت لٹکی ہوئی۔

خُرْمٌ شَدِيدٌ - لال چیرنی۔

جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْنِيًّا وَخُرْمِيًّا - آنحضرت م کے پاس قیدی آئے اور گھر کے سامان (چکی چولہا چوکی وغیرہ) خُرْمٌ شَدِيدٌ - پیداوار، محصول جو بادشاہ یا زمین کا مالک لیتا ہے آمدنی، جیسے خُرْمٌ شَدِيدٌ یا خُرْمٌ شَدِيدٌ یا خُرْمٌ شَدِيدٌ بھرکات مثلثہ برتھائے جمہ۔

خُرْمٌ شَدِيدٌ - ہضم، خا، وٹیل یا درم

خُرْمٌ شَدِيدٌ - خورزی، اور خورزی کو بھی کہتے ہیں۔

خُرُوجٌ اور مَخْرُجٌ۔ نکالنا۔
 تَخْرُوجٌ اور اَخْرَاجٌ۔ نکالنا۔
 مُتَخَارِجَةٌ۔ وہ معانہ جو مالک غلام سے کرتا ہے
 کہ ہر مہینے اتنا دیا کرے۔
 خَارِجٌ۔ نکلنے والا اور جس کا قبضہ جائداد پر نہ ہو۔
 اَنْخَرَاجٌ بِالضَّمِّ اِنْ اَمَدِنِي اُسِي كَرِيْمِي جُو
 جائداد کا ضامن اور جواب دار ہے مثلاً ایک
 غلام خریدتا اُس کو کام میں لگایا کچھ نہ نفع کسائی
 اب اُس میں ایسا عیب نکلا جو بائع نے مشتری
 کو نہیں بتلایا تھا اور مشتری نے اُس عیب کو جو
 سے وہ غلام بائع کو پھیر دیا تو مشتری اپنی قیمت بائع کو
 واپس لے لے اور غلام کی کسائی جو مشتری نے پاس
 ہوئی وہ مشتری ہی کی ہوگی، کس لے کہ وہ اُس
 غلام کا ضامن اور جواب دار تھا اگر وہ بلائک جانا
 تو اُس کا نقصان ہوتا، شرح جو کو نہ۔ کہ قاضی
 تھے، انھوں نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا
 کہا عیب دار غلام کو پھیر دے اور جو کچھ اُس نے
 کسائی کی ہے وہ ضمان کی وجہ سے تیری ہی ہے۔
 طَيْبٌ رِيْحُهُا طَيْبٌ خَرَا جُفَا۔ ترخ کی بڑھی
 عمدہ ہے اور اُس کا مزہ بھی عمدہ ہے، مزے کو
 گویا خراج سے تشبیہ دی جو زمین سے حاصل ہوتا
 ہے۔

بِتَخَادِجِ الشَّرِيْكَانِ وَ اَهْلِ الْبَيْتِ اَيْثُ۔
 کسی جائداد کے شرکا جو تقسیم نہ ہوئی ہو اس طرح
 ترکہ کے وارث جو تقسیم نہ ہوئے ہوں آپس میں اپنا
 حصہ دوسرے شریک یا وارث کے ہاتھ بیچ سکتے
 ہیں اگر اپنے حصے کی مقدار معلوم نہ ہو یا اُس پر
 قبضہ نہ ہو ہو مگر اجنبی شخص کے ہاتھ اُس وقت
 تک نہیں بیچ سکتے جب تک جائداد کی مقدار معلوم

اور معین اور اُس پر قبضہ نہ ہو جائے، عطفانے
 اُس کی تفسیر یوں روایت کی ہے کہ شرکا کا خراج
 کر سکتے ہیں مثلاً مال شرکت میں سے ایک شریک
 دس دینار نقد لے لے اور دوسرا دس دینار کا
 مقابلہ لے لے جو کسی پر قرض ہوں۔
 فَاشْتَرَجَ شَمَاتٍ مِنْ قَرِيْبِهِ۔ کئی کھجوریں
 اپنے تیردان میں سے نکالیں۔

اِنَّ نَاقَةَ صَالِحٍ كَانَتْ مِنْ خَائِرِ جَنَّةٍ حضرت
 صالح ؑ کی اونٹنی جو اُن کی دعا سے پتھر کو نکلی
 تھی (مخترجہ تھی) یعنی اونٹ کی طرح)۔

دَخَلْتُ عَلَى عَنِي يَوْمَ مَرَّ الْخُرُوجِ يَا ذَا بَيْنِ
 يَدَيْهِ فَاثَرٌ عَلَيْهِ خُبْرُ الشَّمَاءِ وَ
 حَصْحَفَةٌ فِيهَا خَطِيْفَةٌ وَ بِرَأْسِهِ سِدْرَةٌ
 ابن غفلہ نے کہا، میں عید کے دن حضرت علی ؑ
 کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں اُن کے سامنے ایک
 خوان دہرا ہے اُس پر گہیوں کی روٹی بن چھنے آنے
 کی دہری ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں خلیفہ ہے
 (ہر روز دودھ اور آٹے کا) اور ایک چمچ ہے۔

دسبحان اللہ کیا حکیمانہ غذا تھی آنحضرت ﷺ اور
 صحابہ بن چھنے آنے کی روٹی کھایا کرتے تھے،
 جسکو خشکار کہتے ہیں، پلٹا ہی روٹی مورتا
 اور عمدہ غذا ہے۔ اور خُوَارِي یعنی میدہ کی
 روٹی سخت مضر اور مسدود اور باعث قروح اور
 بواسیر و گہر ہارنے زمانہ کے امیر اور امرا جاہل
 محض وہ سیدہ کی روٹیاں کھا لے اور پڑیاں
 بڑے مزے سے اڑا پاتے ہیں، کھالینا اور
 ہے لیکن فضلہ نکالنا مشکل ہے۔ بقول شیخ
 تو ان بھلتی فرد بد دن استخوان درشت
 دے شکم بد روچوں بہ چندان زمانہ

قدم الخروج قبل الخروج پر ان کو کچھ التفات نہیں ہے، چوب کی طرح چوستہ دان میں پھنس جاتی ہیں پھر اپنی بے عقلی پر روتے اور چلاتے اور بللاتے ہیں۔

وَيُخْرِجُكُمْ بِالْأَفْرَادِ - (مطالعون جہاں ہو جائیں سے نکلنا اُس حالت میں منع ہے) جب بجائے گی کی نیت سے نکلے (اگر کوئی اور ضرورت کی وجہ سے نکلے تو وہ گنہگار نہ ہو گا)۔

كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُهُ أَبُو بَكْرٍ صَدِيقٌ كَأَيِّ غُلَامٍ تَقَادَهُ أَنْ كُرِّدَ زَادَ أَدْنَى دِيَا كَرْنَا دَاهِيُونَ نِيَّ أَسْ بِرَمِينَ مَسَارِعُ غَلَّةٍ يَا كَجُورِ كِي رُوْزَانِ مَقْرَرُ كُرْدِي نَعِيَّ اِيْكَ بَارِدِ كَاهِنِ كِي اَجْرَتِ مِيں جُو كَهَانَا مَلَا مَقَالِي كَرَا يَا اَبُو بَكْرٍ رُخْبِي اُنْسُو كَهَالِيَا جِبْ اُنْ كُو - حَلُومُ هُوَا كِي يَهْ كَهَانَا كِهَانَاتِ كِي اَجْرَتِ كَا تَهَاتَرْتِي كَرَكِي نِكَالِ دَالِي -

بَلَعْنَا مَشْرُوحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمُ كِي خَيْرِ نَبِي كِي اَخْفَضَتْ مَدِينَةَ كِي طَرَفِ نَكَلِي - شَوَارِجُ - اِيْكَ فَرَقَاتِ كَرَاهِ فَرَقَاتِ مِيں سِي -

اُن کی سات شاخیں ہیں اباغنیہ اور بحکیہ، اور جیسبہ، اور ازارقہ، اور بخدات، اور صفریہ، اور عمادہ، یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں، عبد اللہ بن عمروؓ اُن کو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے، کہلے کہ انہوں نے اُن آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتاری تھیں، مسلمانوں پر چیب دیا اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اُس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔

مُسْتَوْفِيَةٌ - کہتا ہے جو کوئی شرک اسفر کے کاہلو پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا اُن کو قتل کے لائق سمجھو

یا اُن کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے جو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرے، شرک اصغر یہ ہے کہ آدمی توحید کا عقیدہ رکھ کر بعض ایسے کام کرے جو شرک کیا کرتے ہیں مثلاً باپ دادا کی قسم کھانا قبروں پر روشنی کرنا، قبر کو بوسہ دینا، قبر پر غلات چڑھانا، تعزیہ بنانا، عبد الحسین یا عبد النبی، یا عبد النوش، اس قسم کے نام رکھنا، غیر خدا کی ندا کرنا مثلاً یا رسول اللہ، یا علی، یا حیدر کرار بشرطیکہ اُن کو قادر مختار نہ جانے بلکہ صرف محبت کی وجہ سے پکارے وغیرہ وغیرہ۔

اَوْ مُخْرِجِي - کیا وہ مجھ کو نکال دینے والے ہیں يَا خُذْ عَلَيَّ مَا خُوجَا - وہ اس پر اجرت لے۔ كَذَّابِيْنِ يُخْرِجَانِ بَعْدِي - دو جہوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی میرے بعد اُن کو خروج ہو گا ورنہ وہ آپ کی حیات میں نکل چکے تھے)۔ مِيْنِ يَدْخُرْجَا رَجَّةً يَا مِيْنِ يَدْخُرْجَا رَجَّةً يَا مِيْنِ يَدْخُرْجَا رَجَّةً - یعنی اُس کنوے سے جو باغ کی باہر تھا، یا خار جہ کے کنوے سے (جو ایک شخص کا نام ہے)۔

خَوْجَ يَدْخُرْجَا - اُس کنوے کو ایک پھوڑا نکل آیا۔

يَخْرِجُ مِيْنِ اَشْدِيْهِمْ اَللَّهُ زِيْنِ اَسْ كِي جَزْ مِيْنِ سِي دُو نِهْرِيں نِيْلِ اُوْر فَرَاتِ كِي نَكَلْتِي مِيں (مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی دنیا کے نیل اور فرات کی طرح دو نہروں میں جسکا نام یہی ہے، بعضوں نے کہا ان نہروں کا مادہ سدرۃ المنتہی سے آخر پہاڑوں میں رکھا گیا اور یہ نہریں اُن میں سے پھوٹیں)۔

شُرَيْدُ اَنْ تَحْتِجُّ نَعْرَ خَوْجَ عَلَي النَّبِيں - ہم نے یہ چاہا ج کریں پھر خارجی مذہب اختیار

کریں۔
 قَتْنٌ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ
 فِي آخِرِهِ۔ جس کے دل میں گیہوں کے ایک دانہ
 برابر پان ہو اُس کو بھی دوزخ سے نکال لے۔
 مَا تَعْرَبَ عَبْدًا بِمِثْلِ مَا حَرَجَ مِنْهُ۔ ایشہ
 کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بندے کے لئے
 اُس کے کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہے جو اُس میں جو
 نکلا ہے یعنی تلاوت قرآن سی بڑا ذریعہ تقرب
 خداوندی کہے، بعضوں نے کہا سنہ کی ضمیر بندہ
 کی طرف پھرتی ہے یعنی جو بندے کی زبان سے نکلتا
 ہے مراد ذکر الہی اور قرآن ہے۔
 ذَا آخِرٍ جَنَّتْ بِهَا فِي مَهْلِكِهَا۔ ہماری خورجیاں اُس
 سے بھری ہوئی تھیں۔
 يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةً۔ چار آدمی دوزخ
 سے نکلیں گے راشد کے سامنے پیش کئے جائیں
 پھر حکم ہو گا ان کو دوزخ میں لے جاؤں۔
 خَاذِلَةٌ غَلَامَةٌ۔ اُس نے اپنے غلام پر ایک
 محصول مقرر کیا (کہ روزانہ یا ماہانہ اتار دیا کریں)۔
 شَرِيحَةٌ فَظَنَّتْ اَنَّهَا لَكُمُ يَوْمَ مَعِ النَّسَاءِ۔ آپ
 صفیل میں سے نکلے اُس وقت آپ کو خیال آیا کہ
 عورتوں کو میری آواز نہیں پہنچی۔
 مَا اَلَّ مَرْجُوًّا مِنْهَا۔ اب اس سے چھٹکارے کی
 کیا صورت ہے۔
 فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَانَةُ حَيْثُ وَالصُّحُفَ۔ جب
 (جمع کے دن) امام باہر نکلے (خطبہ سنانے کو)
 اُس وقت (لکھنے والے فرشتے) بیروں کو پسپا ہوتے
 ہیں (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ امام کو ایک
 علاوہ مقام میں رہنا مستحب ہے اور صرف خطبہ
 شروع کرتے وقت مسجد میں آنا چاہئے)۔

خَاذِلَةٌ بِنْتُ سَيْدَانِ۔ ایک شخص کا نام تھا جو
 ابن عباس کے مشابہ تھا صورت میں وہ ان کے
 وہو کے میں مارا گیا عمرو بن عباس کی اس طرح
 معاد یہ بھی کچھ زخمی ہو سکتے تھے، لیکن حضرت علیؑ
 کی قنسا آن پہنچی تھی آپ شہید ہوئے، یہ تین مردوں
 خارجیوں نے صلاح کی تھی کہ معاد یہ اور عمرو بن
 اور علی رض کو مار ڈالیں تو قعدہ بھٹکا تمام ہو۔
 خَوَاجُ مَدَائِنَ۔ بٹائی جس کا رولج اس کے
 زمانہ میں تھا۔
 خَوَاجُ تَوْطَيْفٍ۔ نقدی ٹھہراؤ سسکار وراج
 اب اکثر حکومتوں میں ہے۔
 يَوْمَ اَلَّ الْخُرُوجَ۔ قیامت کو بھی کہتے ہیں۔
 فَخَاذِلَةٌ عَنِّي اَنْ يَتَزَوَّكَ الْاَرْضَ لَكُمُ۔
 آپ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ کیا کرنا
 وہی رکھیں (اُس میں جو تے ہوئیں) اور آدھا
 حصہ پیداوار کا دیا کریں۔
 اِذَا اَدَّخَلْتَ الْمَخْرَجَ۔ جب تو پانخانہ جانے
 رَجُلٌ مَاتَ فِي بَيْتِ مَخْرَجٍ۔ ایک شخص پانخانہ
 کے سنڈاس میں گر کر مر گیا۔
 ذِكْرُ الْخَوَاجِ رَجْمَ عَدْنِ عَنِّي۔ حضرت علیؑ کے
 سامنے خارجیوں کا ذکر آیا کہ زیادہ کافر ہیں، فرمایا
 کفر سے بھاگ کر تو انہوں نے خود روج اختیار کیا
 ہے پھر کہا کیا منافق ہیں فرمایا منافق تو اللہ کی
 یا بہت کم کرتے ہیں یہ تو اللہ کی زیادہ بہت کرتے
 ہیں، صبح اور شام اُس کی یاد میں رہتے ہیں انہیں
 ان لوگوں پر آفت آئی شیطان نے بہکا دیا انہیں
 اور پیرے ہو گئے (کسی کی بات نہیں سنتے بس
 جو اپنے لوگ کہیں اُس کو مانتے ہیں اور سب
 مسلمانوں کی تقریر سنتے ہیں نہ ان کی کتابیں

دیکھتے ہیں یہ بھی ایک جہالت اور بے عقلی ہے
 خَزْدَلَةٌ۔ کائنات کے ٹکڑے کرنا، پھینکنا، گرنے، رانی کا دادہ۔
 قَبْلَهُمُ الْمُؤْمِنُ بِعَمَلِهِ وَرَمَتْهُمُ الْخَزْدَلُ
 يَا الْخَزْدَلُ يَا الْخَزْدَلُ۔ (پیسرا پر)
 گذرے والوں سے کوئی تو اپنے ہرے (عمل کی وجہ سے)
 ہلاک ہو گا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا یا روزِ قیامت
 میں گرا دیا جائیگا، کعب بن زہیر کے تفسیر میں
 ہے لَخَزْدَلٍ مِنَ التَّوَكُّلِ مَعْفُورَةٌ خَزَادِيٌّ۔
 لوگوں کا گوشت جو مٹی میں لگا ہوا ٹکڑے ٹکڑے
 کیا گیا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ يَا خَزْدَلُ يَا خَزْدَلُ
 یعنی کوئی مجھ سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جائیگا کوئی ہلاکت کو
 قریب ہو جائیگا۔ خَزْدَلٌ ہلاکت کے قریب
 پہنچنا۔

مِنْهَا لِحَبَّةٍ أَوْ خَزْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ۔ ایک
 دانہ یا ایک رانی کے برابر ایمان، طیبی نے کہا
 یہ قلت کی تمثیل ہے حقیقتاً ذرین مراد نہیں ہے
 کیونکہ ایمان جسم نہیں ہے۔

میں :- کہتا ہوں قیامت میں ایمان بھی اور
 اعمال کی طرح اگر جسم ہو تو کیا بید ہے، ایمان
 سے یہاں شکر ایمان مراد ہے یعنی یقین، اور
 اطمینان قلبی۔

خَزْدَلِيٌّ۔ شور باہر معرب ہے خَزْدَلِيٌّ کا۔

دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَبْدًا مِمَّنْ يَبِيحُ الْخَزْدَلِيَّةَ۔ آنحضرتؐ کو
 ایک غلام نے دعوت دی جو شور باہر کرتا تھا
 روہ ہمیشہ آنحضرتؐ کی دعوت کیا کرتا آپؐ فرما
 فرماتے فرما شاعر کہتا ہے قَالَ سَلِمِي أَسْتُرُ
 لَنَا دَقِيقًا وَاسْتُرْ شَحِيمًا نَبِيَّ خَزْدَلِيَّةً نَقَلُ

سلیس نے کہا خَزْدَلِيٌّ انا ہمارے اور چربی مول
 کے ہم شور باہر بیٹے۔

خَزْدَلِيٌّ۔ یا خَزْدَلِيٌّ۔ اور سے نیچے گذرنا۔

خَزْدَلِيٌّ۔ آواز کرنا، خَزْدَلِيٌّ لے لینا۔

بَايَعْتُهُ عَلَى أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا قَاتِلًا۔ میں نے

آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ جب

گردیگا تو (اسلام پر قائم رہ کر) یعنی ایمان ہی پر

یا ہر معاملہ درستی کے ساتھ گردیگا نہ میں غبن

ذکسی کو غبن کرنے دوں گا۔

إِلَّا خَرَجْتَ خَطَايَايَا۔ اُس کے گناہ گرا جائیگے

ایک روایت میں خَرَجْتَ خَطَايَايَا ہے یعنی وضو

کے پانی کے ساتھ رہ جائیگے۔

خَزْدَلٌ مِنْ يَدَيْكَ۔ تو اپنے ہاتھوں آپ

گرا رہی تصور کیا اس کی وجہ سے ذلیل ہوا سزا

پائی، بعضوں نے کہا تو شرمندہ ہوا جیسے عرب

کہتے ہیں خَزْدَلٌ عَنْ يَدَيْكَ۔ یعنی میں شرمندہ

ہوا۔

مَنْ أَدْخَلَ لِصَبْعِيهِ فِي أُذُنِيهِ سَبْعَ

خَزْدَلِيَّةٍ الْكُوَيْتِيَّةِ۔ جو شخص اپنی انگلیاں کانوں میں

گھسیڑے وہ کوثر کی آواز سیگا یعنی کوثر کے پوش

کی آواز کی طرح ایک آواز اُس کے کان میں آئیگی

وَأَذَانًا بِغَايِبِ خَزَادِيَّةٍ۔ میں یکایک ایک چٹا

مارنے والے چشمے پر پہنچا۔

خَزَادِيٌّ۔ ایک مقام کا نام ہے محفہ کے قریب۔

وہاں آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو لشکر

کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔

فَخَزَا عَلَيْهِ وَجَلَّ جَوَادِيٌّ مِنْ ذَهَبٍ۔ حضرت

ایوبؑ پر سونے کی ٹاپیوں کا ایک بڑا کچھ ادا ہے

اگر۔

يَخْرُجُ فِيهَا أَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
قرآن کی ایک آیت تادیل آدمی اپنی رائے اور
خواہش سے کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اناج
گر جاتا ہے اس سے بھی زیادہ جتنی زمین آسمان
سے نیچے ہے۔

خَوْزَجْرَةَ - خزانا جو سوتا ہوا آدمی نکالتا ہے یا
جسکا گلا گھونٹا جاتا ہے۔
خَوْزِ سَتَالِي ذَالِ كَرَسِيْنَا -

يَخْرُجُ تَائِي فِي بَيْتِ - ایک گھر میں جو تہ سی
رہے تھے یا موزہ۔

خَوْزِ - تگینہ الماس کا ہوا یا توت کا یا عقیق کا۔
یا اور کسی جواہر کا یا کالج کا۔

خَوْزِ نَهْءٌ - لشکر، اس کی جمع خَوْزِ ہے۔

خَوْزِز - ایک دروہے جس میں سونیاں کو پنچو
سا معلوم ہوتا ہے۔

مِخَوْزِ - ستالی، جو تہ سینے کا آلہ۔

سَا فَوْزِ بِيْدِ خَوْزِ نَهْءٌ - اپنے جوتے سینے کا
آر سفر میں ساتھ رکھ۔

خَوْزِش - گرنگا ہونا، خاموش ہونا۔ ابر کا بن ادا ہونا
اسی طرح پہاڑ کا۔

هِيَ صُمَّنَةٌ الصَّبِيءِ وَخَوْزِمَةٌ مَزْمُوءٌ - کھجور
بچوں کو چپ کرنے کی چیز ہے (جب وہ روئے

ایک کھجور دیدی تو خاموش ہو رہتے ہیں) اور حضرت
مریم کی اچھوڑاں ہے (اچھوڑاں وہ کھانا جو زچہ

کو زچلی کے بعد دیا جاتا ہے)۔
خَوْزِش - وہ کھانا زچلی کے وقت لوگوں کو کھلایا
جائے۔

أَيُّ عَزْبِيْنَ أَوْ خَوْزِيْنَ أَوْ إِعْدَانِ - (حضرت
حسان بن ثابت رحمہ کو جب کوئی دعوت دیتا تو

پوچھتے) کیا شادوں کی دعوت ہے یا زچلی کی
عقبتہ کی (بس ان تینوں میں سے کوئی دعوت ہوتی
تو قبول کرتے ورنہ قبول نہ کرتے)۔

لَا وَ لَيْسَ إِلَّا فِي خَوْزِشِ وَ عَمَّا مَنَّهُتَا
الْخَوْزِشِ - دعوت پانچ طرح کی ہے اور ان
میں سے ایک زچلی کی دعوت کو بیان کیا۔

وَلَوْ بَشَّرْتُ لَأَخْرَجْتُ نَسْتِي - اگر تو پاماتا تو پھر
گونگ بنا دیتا میں زبان کے گناہ نہ کر سکتا۔

خَوْزِ اسَان - ایک شہور ولایت ہے بلاد عجم میں
خَوْزِ سِيْ یا خَوْزِ اِسِيْ یا خَوْزِ اسَانِيْ تینوں طرح
نسبت آئی ہے۔ محیط میں خَوْزِ اِسِيْ اور

خَوْزِ سِيْیِ کو بھی زیادہ کیا ہے۔
خَوْزِش - شہور۔

خَوْزِش - شہور بیچنے والا یا بنانے والا۔ خَوْزِشِ
جمع ہے خَوْزِشِ۔

خَوْزِش - خوں سا دونا، مارنا، گمانا۔

إِنَّهُ أَفَاضَ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيْرَهُ بِخَوْزِشِ
ابو بکر صدیق رحمہ (عزبات سے) لے کر وہ عزبات

کو ٹیڑھ منہ کی چھڑی سے مار رہے تھے۔
لَوْ رَأَيْتُ الْعِيْرَةَ فَخَوْزِشِ مَا بَيْنَ لَأَبْتَأُهَا
مَا مَسِسْتُهَا - اگر میں گورخوں کیوں جو دبستہ

کے دونوں کناروں میں کھانا دھونڈ رہا ہوں تو میں
اس کو ہاتھ نہ لگاؤں (کیونکہ مدینہ حرم ہے کہ کی

طرح، بعضوں نے کہا خَوْزِشِ خَوْزِشِ اِسَانِ
بمعنی لینے اور حاصل کرنے کے ایک روایت
میں خَوْزِشِ جیسے ابر پر گزر چکا۔ عربی نے کہا

میں سمجھتا ہوں یہ خَوْزِشِ ہے جس سے بعض
کھانے کے۔

كَانَ أَبُو مُوسَى يَسْتَعْتَابُ وَ لَحْنُ خَوْزِشِ
خَوْزِشِ

خَوْزِشِ

فَلَا يَنْهَانَا. ابو موسیٰ اشعریٰ سنتے رہتے، ہم گاؤں والوں سے اپنی مہمانی کا کھانا زبردستی لیتے وہ ہم کو منع نہ کرتے۔

مِنْخَرٌ شَهْدَةٌ اور مِنْخَرٌ اَشٌّ۔ وہ لکڑی جس سے موچہ چمڑے پر لکیر کرتا ہے اسکو مِنْخَرٌ بھی کہتے ہیں اور مِنْخَرٌ اور مِنْخَرٌ اس بڑے منہ کی لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔

مِنْخَرٌ زَائِمَةٌ پیدہ مِنْخَرٌ۔ اس کے سر پر بڑے منہ کی لکڑی سے مارا۔

مِنْخَرٌ۔ گھر کا کم قیمت سامان، جمع مِنْخَرٌ دُشٌّ ہر مَنْخَرٌ اَشٌّ۔ چورہ جو کسی چیز کے پھیلنے یا رگڑنے میں گرے۔

مِنْخَرٌ شَهْدَةٌ الْبَيْتِ۔ کتے ایک دوسرے پر بھراک اٹھے (رٹنے کے لئے چلے)

مِنْخَرٌ۔ جھوٹ بولنا۔ گمان سے ایک بات کہنا۔

اندازہ کرنا، اچھنہ کرنا، بند کر دینا، درست کرنا۔

مِنْخَرٌ، بھوکا ہونا سردی کے ساتھ۔

مِنْخَرٌ۔ سو رانہ کر کے جوڑنا۔

مِنْخَرٌ۔ جھوٹ بولنا۔

مِنْخَرٌ۔ چھل، نیزہ، تھیلی۔

مِنْخَرٌ۔ جھوٹا، کذاب۔

مِنْخَرٌ۔ شاخ، نیزہ، چھل، اس کی جمع مِنْخَرَاتٌ ہے۔

أَيْشَانَا مَرَأِيًا جَعَلَتْ فِي أذُنِهَا مَخْرُومًا مِّنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي أذُنِهَا مِثْلُهُ مَخْرُومًا مِّنَ النَّارِ۔ جو عورت اپنے کان میں سونے کا بانڈ ڈالے تو اتنا ہی بالا آگ کا اس کے کان میں پہنا یا جلنے والا (نہا یہ میں ہے کہ یہ اس وقت کی حدیث ہے جب عورتوں کو بھی سونا پہننے

کی ممانعت تھی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہو گئی اور عورتوں کو سونا پہننا درست ہو گیا، بعضوں نے کہا وہ عورت مراد ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

مَوْءِدَةٌ۔ کہتا ہے یہ ترجیح صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے

دوسرے اگر آنحضرت دکانیہ مطلب ہوتا تو سونے کی تخصیص کیوں فرماتے، تو صحیح یہی ہے کہ یہ حدیث

منسوخ ہے، بعضوں نے کہا مراد وہ عورت ہے جو قرار تکبر کی راہ سے پہنے، اس صورت میں

حدیث منسوخ نہ ہوگی۔

فَجَعَلْتِ الْمَاءَ أَثْوَىٰ تَلْقَىٰ الْخَوْصَ وَالْحَاتِمَةَ كَوْنِ عَوْرَتِ جَهْلٍ اذْ رَاكَ نَكُوْطِي (صدقہ کے طور پر)

ڈالنے لگی جب آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو صدقہ کی ترغیب دی۔

رَأَىٰ جَوْشَجًا سَعْدًا بَوَّأَ فَلَئِمٌ يَّبْقَىٰ وَمِنْهُ اِلَّا كَانِ خَوْصٍ۔ سعد کا زخم چنگا ہو گیا ایک چھلہ کو برابر باقی رہا۔

أَمْوِيْبٌ خَوْصٍ النَّخْلِ وَالْكَوْبِ۔ آنحضرت نے جو رادرا نگور کا اچھنہ کرنے کا حکم دیا (یعنی

انداز کرنے کا کہ کس قدر میوہ درختوں پر سے نکلیگا)۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں گدو خَوْصٍ

أَذْضِدَةٌ۔ تیری زمین کے پیداوار کا کیا تخمینہ ہے۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الْعَيْنَةَ خَوْصًا۔ آنحضرت نے انکو کو خَوْصٍ کے طور پر کھاتے دیکھے گئے میں

رکھ لیتے پھر باریک ٹہنیاں اس کے منہ سے نکال کر پھینکتے) ایک روایت میں خَوْصٌ ہے معنی وہی

ہے یا یہ معنی ہے کہ سونہت کر کھلتے اسکو ٹہنیوں

سے جدا کر کے۔

بابُ خَزْوِجِ الدُّمِّيِّ۔ اس باب میں کھجور کے اچھنے کا بیان ہے۔

وَرَخَّصَ فِي الْعَتَايَا بِخَزْوِجِيَّهَا۔ اپنے اچھنے کر کے عرایا کی اجازت دی (عزایا یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک یا دو یا چند درخت کھجور کے کسی مسکین کو دے پھر بار بار اُس کے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر اُن درختوں کے میوے کا اچھنے کر کے اتنا ہی خشک میوے کا بدل اُن درختوں کے میوے کو مسکین سے خرید لے)۔

تَشَخَّرَ حَيْثُ تَوَدَّى ذِكْوَتُهُ زَيْدِيًّا۔ انگور کا اچھنے کر لیا جائے پھر جتنا اچھنے کیا جائے اسی حساب سے منقے (سوکھا انگور) زکوٰۃ میں دیا جائے۔

اخْرُصُوْهُ اَيَّا اخْرُصُوْهُ هَا۔ اُسکا اچھنہ (انداز) کر لو (کہ کتنی کھجور نکلے گی)۔

كُنْتُ خَرْصًا۔ میں بھوکا تھا سردی کا مارا ہوا۔ خَارِصٌ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

اِذَا اخْرَصْتُمْ فَنُحْنُ وَاِذَا دَعَوَا الثَّلَثَ۔

جب تم اندازہ کرو تو جتنا زکوٰۃ کا مقدار ٹھہرے اُس کے (دو تہائی کو ایک تہائی مالک مال کو چھوڑ دو) یہ احتیاطاً ہے کس لئے کہ شاید انداز میں غلطی ہوئی ہو اور حنفیہ نے مطلق اچھنے کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حد نہیں سوچا گیا ہونے سے پہلے کی ہیں اور عتاب کی حدیث میں اچھنے کا ذکر ہے انکار کرتی ہے کیونکہ عتاب نفع لکے کے دنوں میں اسنام لائے تھے اور سود اس سے پہلے حرام تھا۔

خَرْطٌ۔ سونٹنا، چھیلنا، چھوڑنا، جماع کرنا، گوز لگانا۔

دست لانا، خوشہ منہ میں ڈال لینا پھر نہیں

منہ سے نکال کر چھینکنا۔

كَانَ يَأْكُلُ الْعَيْنَبَ خَرْطًا۔ اسکے معنی ایسی گذر چکے ہیں۔

إِنَّكَ لَخَرْوُطٌ۔ ایک شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے جس کی امامت سو لوگ ناراض تھے مگر وہ امام بن جانا تھا آپ نے فرمایا) تو بڑا اجڈ جاہل آدمی ہے۔

خَرْوُطٌ۔ اصل میں اُسکو کہتے ہیں جو حاکم کے ساتھ بہادری کرے، خواہ مخواہ ہر بات میں کوبے پڑیں مشکلات میں پھنسا لے۔

فَأَخْرَطَ سَيِّدُؤُنَا۔ اپنی تلوار سونٹ لی (رفیق) سے نکال لی)۔

خَرْطٌ عَلَيْنَا الْإِحْتِلَامُ۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں منی رکھی تو فرمایا) اجی یہ احتلام تو ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَرْطٌ لَوْكَ فِي الْبَيْتِ۔ اپنا ڈول کنوے میں چھوڑ دیا۔

خَرْطُ الْبَارِي۔ باز چھوڑا۔

خَوَّطْتُ الْعَوْدَ۔ میں نے لکڑی کو سونٹنا۔

خَرَّاطٌ۔ لکڑی کو تراشنے والا برابر اور چھینا کر ڈالنا، اردو میں خرادنا کہتے ہیں۔

خَرْطُ الْعَتَادِ۔ عتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اُسکا سونٹنا مشکل ہے، اس طرح مشکل کام کو خَرْطُ الْعَتَادِ کہتے ہیں۔

خَرْطٌ۔ تھیلی۔

خَرْطٌ۔ جھوٹ کو بھی کہتے ہیں۔

خَرْطٌ۔ سونٹ پڑنا، ناک پر مارنا، ناک بیوں چڑھانا، غصہ ہونا۔

خَوْرَطُوْر۔ سونڈ ناکڑا، تیز شراب جو جلدی نشہ کرے۔

خَيْقَانُ هُوَ مَخْرُطَمَةٌ۔ دجال کے ساتھی جو لوگ ہونگے ان کے جو قوت کی نوکیں مڑی ہوئی ہونگی ایسے جوتے پہنے ہوں گے جیسے بعض ملکوں میں بنتے ہیں ان کے سرے مڑے ہوئے) خَوْرَاطِيْحُ التَّوْحِيْدِ۔ قوم کے سردار اور عمائد۔

خَوْرَمٌ۔ ضعیف ہونا، دہشت پانا، ٹوٹ جانا خَوْرَاعَةٌ اور خَوْرُومٌ۔ جوڑوں کا ڈھیلا اور نرم ہونا، پھٹ جانا، چر جانا، ریزہ ریزہ ہونا یا خَوْرَاعٌ۔ چیرنا، نئی نکالنا، پیدا کرنا۔

رَأْسُ الْمَغِيْبَةِ يُنْفَعُ عَلَيْهِمَا مِنْ مَائِ نَفْحِي مَا لَكَ فَخَوْرِعُ مَالَهُ۔ جس عورت کا شوہر غائب ہو (اُسکا پتہ نہ معلوم ہو کہاں ہے) تو خاندان کی جائیداد میں سے اُسکو خرچہ دیا جائیگا جب تک وہ اُس کو تباہ نہ کرے یا اُس میں خیانت نہ کرے۔

لَوْ سَمِعَ أَحَدًا كَذَبَ غَطَاةَ الْقَابْرِ لَخَرَّ عَاظِمٌ مِّنْ سَمْعِهِ۔ اگر تم میں سے کوئی قبر کا دبوچنا سنے تو دہشت میں آجائے۔

لَوْ لَأَنَّ قَوْلِي شَأْنًا تَقُولُ إِذْ رَكِبْتُ الْخَيْمَ لَقُلْتُهَا۔ (ابو طالب مرتے وقت کہنے لگے) اگر قریش کے لوگ یہ نہ کہیں کہ ابو طالب ڈر گیا (دہشت پا گیا) تو میں کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہہ لیتا۔

خَوْرَوَعٌ۔ ایک درخت ہے اُس کا پتہ چکنا اُسکے پھل میں سے تیل نکلتا ہے، سُودہ اور تونج کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ وہ سہل اور مزق ہو دہندی ہیں، سکوارندی اور نارسی میں بید اور انجیر کہتے ہیں)۔

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي إِسْخَرَنَا مِنَ الْخَلْقِ بِمَشِيئَتِهِ۔ شکر اُس اللہ کا جس نے مخلوقات کو اپنی مشیت سے پیدا کیا۔

خَوْرَفٌ۔ چننا جیسے مَخْوَفٌ اور خَوْرَافٌ..... اور خَوْرَافٌ۔ پوناس (خریفن) کا پانی پڑنا سٹھیا جانا، بیوقوف ہونا۔

مَخْوَفٌ اور خَوْرَافَةٌ۔ بڑھا ہونا، دہشت پانا، سٹھیا جانا۔

إِخْوَانٌ۔ کچھ رکائے کا وقت آ جانا۔

مُخَارَفَةٌ۔ فصل خریف پر معاملہ کرنا۔

تَخْرِيفٌ۔ بیوقوف بنانا۔

عَائِدَةُ الْمَرْيُوعِ عَلَى مَخَارِفِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ۔ بیمار پرسی کرنے والا جنت تک گریاؤں بہشت کے کچھورے کے باغوں میں ہے۔

مَخَارِفٌ۔ جمع ہے مَخْوَفَةٌ کی وہ روش جس کے دونوں طرف کچھورے کے درخت ہوں

بعضوں نے کہا مخزن رستہ تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بہشت کے رستوں پر ہے اور سری روایت میں یوں ہے اگرچہ شام کو عیادت کرے اس سے رو ہوتا ہے ان لوگوں کا جنہوں

نے شام کو عیادت کرنا مکروہ جانا ہے۔

تُرِكْمَةُ التَّوَكُّلِ سَلَى مِثْلِ مَخْوَفَةٍ النَّعْوِ۔ میں نے تم کو اونٹوں کے چلنے کے رستے پر چھوڑا ہے (یعنی صاف اور کشادہ

رستے پر۔

إِنَّ لِي مَخْرُفًا قَاتِلِي قَدْ جَعَلْتَهُ صَدَقَةً
میرا ایک باغ ہے کھجور کا میں نے اُس کو خیرات
کر دیا (اللہ کی راہ میں دے ڈالا)

فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرُفًا۔ میں نے اُس کے بدلے کھجور
کا ایک باغ مول لیا، بعضوں نے مخرفٹا روایت
ہے، کرماتی نے کہا، مخرفٹا اور مخرفٹ باغ۔

عَائِدَةُ الْهَيْبِ فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ۔ بیمار
پر سی کرنے والا بہشت کے میوے جن رہا ہے
ایک روایت میں عَنِّي خُرْفَةُ الْجَنَّةِ ہر ایک
روایت میں لَمْ أَخْرِيفُ فِي الْجَنَّةِ ہے یعنی
اُس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا

الَّتِي خُرْفَةُ الصَّائِبِ۔ کھجور روزہ دار کا
میوہ ہے۔ (روزہ اُسی پر کھولنا مستحب ہے)
رَاقَةٌ أَخَذَ مَخْرُفًا قَاتِي عَدُوًّا۔ آپ نے
ایک کھلیان لیا (جہاں میوہ کاٹ کر اٹھا کیا جاتا
ہے) اور عدوق کے پاس آئے (عدوق کھجور کی
ڈالی)۔

إِنَّ الشَّجَرَ أَبْعَدُ مِنَ الْخَارِجِ۔ درخت
میوہ چھنے والے سے دور ہے۔

وَكَانَ لَمْ أَخْرِيفُ۔ اُس کو بہشت میں چنا ہوا
میوہ ملیگا۔

مِنْ خُرْفٍ۔ زنبیل کو بھی کہتے ہیں جن میں کھجور
رکھی جاتی ہے۔

خُرْفَةُ الْجَنَّةِ۔ بہشت کا باغ۔

بُوْعِدَ مِنَ النَّارِ سِتِّينَ خُرَيْفًا۔ وہ دوزخ
سے ساٹھ برس کے رستہ پر دور کیا جائے گا
(پہلے عرب لوگ فصل خریف سے سال کا حسنا
کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے سنہ ہجری

تاکم کیا۔

فَقَرَأَ أُمَّتِي يَدُ خُلُوتِ الْجَنَّةِ تَسْبِيحًا
أَعْيُنًا يَبْصُرُ بِأَرْبَعِينَ خُرَيْفًا۔ میری امت
کے محتاج لوگ مالداروں سے چالیس برس
پہلے بہشت میں پہلے جائیں گے (مالداروں کو
حساب و کتاب ہوتا رہے گا معاذ اللہ مال کیا
ہے وبال جان ہے دنیا میں الگ لگ کر اور تشریف
رہی اور آخرت میں اُسکا محاسبہ دینا پڑا)۔

إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَدُ عَوْنٍ مَا لَكَ آدُ بَعِينٍ
خُرَيْفًا۔ دوزخ والے مالک کو درجہ دوزخ کا
داروغہ ہے) چالیس برس تک پکارتے رہیں گے
(وہ جواب نہ دیگا)۔

مَا بَيْنَ مَنَكِبِي الْخَازِنِ مِنْ خُرْفَةٍ حَقِيقَةٍ
خُرَيْفٌ۔ دوزخ پر جو فرشتے مقرر ہیں اُنکے
دلوں میں ہونڈیوں کے درمیان ایک برس کی
ہے (راتے جسامت رکھتے ہیں)۔

لَيْكُنْ عَدَاةَ الْهَالِكِينَ خُرَيْفًا۔ اُس کو چکنے دوزخ
کی غذا ملی ہے اور دوزخ اکثر فصل خریف میں چکنا
ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کو ہر چارہ کتابے بعض
نے کہا خریف سے تازہ دوزخ مراد ہے۔

إِذَا زَايَتْ قَوْمًا خُرْفًا فِي حَائِطِهِمْ۔ جب
تو لوگوں کو دیکھے میوہ چھنے کے وقت وہ اپنے
باغ میں رہ گئے ہیں جیسے منافق اگر میوہ
اور شتر، سردی میں رہ گئے، اور آخرت اور
اصناف اور آسٹنی کے معنی یہ ہیں کہ خریف میں
گیا یا گرمی میں یا سردی میں۔

ذُو دُنَايَ عَلَيْهِمْ فِي خُرْفٍ۔ وہ ادنیٰ
جو خریف کی فصل میں ہم اُن کو پھرتے ہیں
پڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا مسلمان کی تمہاری

پیزدوزخ کی چنگاری ہے۔
 إِنَّمَا أُنشِئُوا كَالِكِبَابِيسِ تَأْتِقَطُونَ
 خِرْقَانِ بَيْنِي إِسْرَائِيلَ۔ (یہ حضرت
 عیسیٰ نے فرمایا) میں تم کو مینڈھے (عالم
 فاضل) بنا کر بھیجتا ہوں تاکہ تم بنی اسرائیل
 کے نوجوان اور نادانوں کو چن لو۔

مِنَّا أَحَدٌ فَاتَّكَ حَتَّى يَثُخَ خِرَاقَةً۔ (حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھ سے حدیث
 بیان کرو انہوں نے کہا) کیا حدیث بیان کروں
 خزانہ کی حدیث بیان کروں (خرانہ ایک شخص
 تھا بنی عذرہ کا اس کو جن اٹھا کر لیکے تھے وہ
 جنوں کے غیب عجیب قصے بیان کرتا لوگ اسکو
 جھٹلاتے، جب سے عربوں کا محاورہ یہ ہو گیا
 کوئی نواور داہی دراز قیاس بات کہے تو اس
 کو حدیث خزانہ کہتے ہیں، اسی سے ہے خرافات
 یعنی داہی اور بے معنی اور نامعقول باتیں۔
 ایک حدیث میں ہے کہ خزانہ کا واقعہ سچا تھا،
 معانی الاخبار میں ہے کہ خریف ستر برس کا ہوتا
 ہے، ایک روایت میں ہے کہ خریف ہزار
 عام کا اور ہر عام ہزار برس کا، ایک روایت
 میں ہے میں نے آپ سے پوچھا خریف کیا ہو
 فرمایا ایک کونا ہے بہشت کا جہاں سوار چالیس
 برس تک چلتا رہے گا۔

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَهُ اللَّهُ
 مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ جو شخص جہاد
 کی حالت میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر
 خریف کی راہ دوزخ سے دور کر دیگا۔
 خَرِيفٌ۔ بھیر کا زبچہ اُس کی جمع خِرْقَانٌ۔
 خِرْقَانٌ۔ کسی چیز کو بہت لے لینا۔

خِرْفَةٌ اور خِرْفَانٌ اور خِرْفَانٌ۔ چین اور
 آرام، عیش و عشرت۔
 خِرْفَانٌ۔ موٹا۔
 إِنَّهُ كَرِهَ الْبَشْرَ إِذْ دَانَ الْكُفْرَ فَجَاءَهُ۔
 انہوں نے کشادہ از اردن کو برا سمجھا (جن کے
 پانچے پشت قدم تک آجائیں) عرب لوگ کہتے
 ہیں عیشٌ مَخْرَفَةٌ۔ بڑی کشادہ اور آرام
 کی زندگی۔

خِرْقَانٌ۔ جھوٹا برتن، خِرْقَانٌ سے کھیلنا، جھوٹ بنانا
 طے کرنا، پھاڑنا، چیرنا، تراش لینا۔
 نَحَلِي أَنْ يَتَضَخَّى بِشَرِّ قَاءٍ أَوْ خِرْقَاءٍ۔
 آنحضرت م نے اُس بھری کی قربانی سے منع فرمایا
 جس کا کان پھٹا ہو یا اُس کے کان میں گول سوراخ
 ہو۔

كَأَنَّهُمْ يَخِرْقَانِ مِنْ حَلِيٍّ صَوَاتٍ۔ یا
 خِرْقَانِ يَخِرْقَانِ۔ (سورہ بقرہ اور سورہ آل
 عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی)
 جیسے پرندوں کے دو جھنڈ قطار باندھے ہوئے
 فَجَاءَتْ خِرْقَانٌ مِّنْ جَزَاذٍ۔ ٹڈیوں کا ایک
 جھنڈ ان پہنچا اُس نے اُنکا شکار کیا اُنکو بھونکا
 أَلْوَقُ يَمْنٌ وَالْخِرْقُ شَوْمٌ۔ نرمی اور
 ملایمت مبارک ہے اور جہالت اجاڑ پنا مخر
 ہے۔

ثُعَيْنٌ صَبَابَةٌ أَوْ تَصْبَعٌ لِاخِرْقَى۔ زکس
 کا رینگ کی، دکرے یا ایسے شخص کے لئے کچھ بناؤ
 جو کوئی کام ہزنہ جانتا ہو محض گاؤدی ہو بے ہنزا۔
 فَكِرْهُتُ أَنْ أَحْيِيَهُنَّ بِخِرْقَاءٍ يَمْلَهُنَّ
 مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ایک اور عورت اُن کی طرح
 پھوڑے ہزن لے کر اُس (جیسے میری بہن تھیں)

فَجَاءَتْ خَوْقَةَ مِنَ الْحَيَاءِ لِحَبِّ حَضْرَتِ
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 نکاح کر دیا تو آنحضرت نے فرمایا وہ شرماتی ہوئیں یا زینب
 زہرا حیران پریشان ہو کر آئیں اور دوسری روایت
 میں ہے مارے شرم کے وہ اپنی چادر میں لپیٹی
 اور گرتی آئیں۔

فَوَقَعَ فُخْرَقٌ - وہ گر کر مر گیا۔
 الْبُرَيْقُ مَخَارِيقُ الْمَلَائِكَةِ - بجلی کیا ہے
 فرشتوں کے کوڑے ہیں۔ یہ مخراق کی جمع ہے
 یہ مخراقی - کپڑے کو لپیٹ کر اسکا کوڑا بنا کر
 بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں، ابن عباس
 نے کہا بجلی نور کا کوڑا ہے جس سے فرشتے بادلوں
 کو ڈراتے ہیں (کہ ادا ہر جلد ادا ہر چلو جہاں حکم
 ہوتا ہے)۔

فَاتِ السَّيْفِ وَالسَّيْفِ مَخْرَاقٌ لِيَعْبُدَ
 (جاہلوں کا قاعدہ ہے جب حجت اور دلیل ادا
 بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو وارد معاثرہ مستعد
 ہوتے ہیں تلوار اٹھاتے ہیں گالیاں دیتے ہیں)
 تلوار اور گالی کھیلنے والے کا مخراق ہے۔
 اِنَّ آيَمَنَ وَذِيئَةَ حَلْوَا اَزْدَهُمْ فِي
 جَعَلُوْهَا مَخَارِيقًا - ایمن اور چنند
 نوجوانوں نے کیا کیا اپنی ازاریں کھول کر انکو
 کوڑے بنائے (اور لگے ایک دوسرے کو مارنے)
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ کیسے بے شرم ہیں)
 نہ انکو اللہ سے شرم ہے نہ اس کے رسول صلی
 اللہ علیہ وسلم نے پردہ کیا، ام ایمن (جو آپکی کھلائی
 تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ ان کے لئے
 مغفرت کی دعا فرمائیے (اللہ تعالیٰ ان کا
 گناہ بخش دے) آپ نے کچھ دیر کے بعد اذکار کو

بخشش کی دعا فرمائی۔

عِدَامَةُ خَوْقَةَ بِنْتِ - کپڑا لپیٹ کر جو عامہ ہاؤس
 جانے جیسے گاڑوں والے باندھتے ہیں ایک روایت
 میں خَوْقَةَ بِنْتِ ہے یہ فتح و ضمہ مائے حثل۔
 خَوْقَادُ - ایک عورت ریطم بنت سعد کا لقب
 ہے۔

مَعْنَى مَخَارِيقُ - اس کے ساتھ ریشمی کپڑا
 تھا۔

مَخَارِيقُ - بڑا گویا تھا مشہور ہاؤس دن رشید
 کے زمانہ میں۔

اَخْوَرَقٌ - احمق۔

مَخْرُومٌ - کاٹنا، کم ہونا، کم کرنا، تاجاز کرنا، سوئی کاٹنا
 توڑنا، وعدہ خلاف کرنا۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقٍ خَوْمَاءَ - میں
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی
 پر بیٹھے خطبہ سنایا ہے تھے جسکا کان چمدا ہوا
 تھا۔

اَخْوَرٌ - وہ جس کے کان میں سوراخ ہو یا اس
 کے ناک کی نرک کاٹ ڈالی گئی ہو۔ خَرْنَاوَرٌ
 کا بونٹ ہے۔

كَيْسَاءُ أَنْ يُصْحَبِي بِالْمَخْرَمَةِ الْأَذُنِ
 آپ نے کنکلی بکری کی قربانی کرنا مکروہ سمجھا
 یہاں مخرمہ سے کنکلی مراد ہے یا وہ بکری جسکے
 کان میں بہت سوراخ ہوں یا جسکا کان کٹی
 جاہ سے پھٹا ہوا ہو۔

فِي الْخَوَمَاتِ الثَّلَاثِ مِنَ الْأَنْعَامِ الْبَيْتِ
 فِي حَلِيٍّ وَاحِدَةٍ قَاتِلَتْنَاهُمَا - ناک کے
 تینوں پردوں میں پوری دیت لازم ہوگی ہر

ایک میں تہائی دیت۔
 مَا خَزَمْتُ مِنْ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا۔ (جب کوفہ والوں نے حضرت عمر سے سعد کے ناز کی شکایت کی تو انہوں نے کہا) میں نے تو آنحضرت سے جیسی ناز پڑھے تو اُس میں کوئی کمی نہیں کی۔
 لَمْ أَخْرُجْ مِنْهُ خَرْقًا۔ میں نے ایک حرفت بھی اُس میں سے کم نہیں کیا۔
 لَمْ أَخْرُجْ مِنْهُ عَقْمًا۔ میں اُس میں کمی نہیں کرنے کا۔

يُرِيدُ أَنْ يَنْخِرَ ذَلِكَ الْعَقْمَ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائیگا (یعنی اس زمانے والے سب گذر جائیں گے) سو برس پر اُن میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا، (آپ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سو برس کے آخر پر دنیا میں کوئی نہ رہیگا قیامت آجائے گی)۔

كُنْتُ أَنْ أَكُونَ السَّوَادَ الْمُخْتَرِمَ۔ میں تو قریب تھا اُس گروہ میں جو جاؤں جو تباہ اور برباد ہو گیا۔

خَرْيُو۔ ایک ٹیلہ ہے مدینہ اور روحا کو درمیان آپ بدر سے لوٹتے وقت اسی پر سے ہو کر آئے تھے۔

حَيْثُ تَعَلَّيْتُ مِنْ مَخَارِبِ الطُّرُقِ۔ (حجرت کے سفر میں ابادس اسٹیج آپ پر سے گذرے، انہوں نے آپ کو اور ابو بکرؓ کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور ایک رستہ بتلانے والا ساتھ کر دیا اُس سے کہ دیا) تو جو رستے پہاڑوں اور ریتوں کے جانتا ہے اُن میں سے انکو لے جا۔ یہ مخزوم پہ کسرہ رانی جمع ہے، بعضوں نے کہا

مخزوم وہ مقام ہے جہاں پر پہاڑ کی بینی ختم ہو۔
 أَلَمْ أَخْتَرِمَ۔ اللہ کا شکر اُس نے مجھ کو برباد شدہ گروہ میں سے نہیں کیا۔

لَا يَأْتِي مِنَ الْإِنْسَانِ أَنْ يَخْتَرِمَهُ۔ آدمی موت تباہی سے بیٹھ نہیں ہو سکتا اور موت کا کھٹکہ ہر وقت لگا ہے مگر شفقت کا پردہ چھایا ہوا ہے اسی میں کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے ورنہ دنیا کا قائم رہنا دشوار ہو جائے۔

شَرَّامِيَّةٌ۔ وہ گروہ جو تناسخ کا اور اباحت کا قائل ہے یہ ماخوذ ہے خَرْمٌ سے یعنی جو عیش و عشرت میں خوش ہو۔

خَرْوَنبَاؤُ۔ ایک مقام کا نام ہے ملک مصر میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

خَرْبٌ۔ موٹا ہونا، سوچ جانا۔

خَرْجٌ۔ موٹا ہونا۔

خَرْجٌ۔ سخت پیسے والا۔

خَرْجٌ اور خَرْجٌ اور خَرْجٌ۔ قوی از در آور۔

خَرْجُ الْمَاءِ۔ پانی پر سبزی آگئی (کائی چھا گئی)۔

خَرْمٌ۔ گوشہ چشم سے دیکھنا، بھاگنا۔

خَرْمٌ۔ آنکھ کا چھوٹا ہونا۔ احوال ہونا۔

تَخْرِيضٌ۔ تنگ کرنا۔

حَبَسَنَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَرْيُوٍ۔ (عتبان نے) آنحضرتؐ کو گلے کھانے کے لئے روک رکھا، خزیرہ گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پانی میں ڈال کر چوش دیں جب وہ پک جائے تو اُس پر آٹا چھڑک کر

اگر گوشت نہ ہو تو اُس کو عسیدہ کہیں گے بعضوں نے کہا خنزیرہ آئے اور چربی کا حریرہ، بعضوں نے کہا اگر انا ہو تو حریرہ ہے اگر بھوس ہو تو وہ خنزیرہ ہے۔ بعضوں نے کہا خنزیرہ دودھ سے بنتا ہے۔
 كَا بَنِي رِيْحٍ خُنْسُ الْاَنْثُوْنِ خُوْرُ الْعِيُوْنِ
 گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں چھٹی ناکیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔

فَصَبَدْنَا عَلَى خَيْزُرَانَ السَّعْيَيْنَةَ رَشِيطَانَ
 حضرت نوحؑ کی کشتی میں گھس گیا، آپ نے فرمایا اسے دشمن خدا کے نکل (آخر وہ کشتی کو سگان پر چڑھ گیا، ہر جمعی ہوئی مڑی ہوئی شاخ کی بھی خیزران کہتے ہیں، محیط میں ہے کہ خیزران ایک ہند کا درخت ہے اُس کی جمع خیسازن ہے اور خیزران ہرزم لکڑی اور نیزے اور کڑی اور نرک کو بھی کہتے ہیں، اُسی سے شاعر کہتا ہے كَمَا تَعْظَا مَرْقَا مِنْ خَيْزُرَانَ - اُس کی ہڈیاں (ایسی نرم ہیں) جیسے خیزران کی ہیں، اور فرزدق شاعر نے امام زین العابدینؑ کی ہتھیلی کی تعریف میں کہا ہے خَيْزُرَانٌ رِيْحُوْنٌ عِيُوْنٌ - اُن کے ہتھیلی خیزران ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے (خیزران بید کے درخت کو بھی کہتے ہیں) خَيْزُرُوْدٌ - بھی وہی خیزران۔

خَزُوْدٌ - جوان، قوی، سخت۔
 خَيْزُرِيُوْدٌ - سوراختنا زیر اُس کی جمع۔
 خَنْزَارِيُوْدٌ - ایک بیماری بھی ہے جو حلق میں ہوتی ہے۔

خَرْجَتُ بِبَنَارِيَّةٍ لَهَا خَنْزَارِيُوْدِيُوْدٌ
 عُنُقِيُوْدَا - ایک لونڈی لے کر نکل اُس کے گلے میں خنازیر کے زخم تھے۔

لَا تُنَاكِي خُوَا الْوَاثِيَةَ وَالْخُوْرَةَ - زنگیوں اور خنزیر سے نکاح نہ کرو۔ خنزیر ایک قوم ہونڈوں کی یافت بن نوح کی اولاد میں۔

رَالْحَطُوَا الْاَلْحُوْرَةَ وَاطْعَنُوَا الشُّوْرَةَ - حضرت علی رضی نے جنگ صفین میں فرمایا یعنی گوشہ چشم سے یا آنکھ کو چھونا کر کے دیکھو اور داہنے بائیں برچھے چلاؤ۔

خَيْزُرَانَ - مہدی بائشہ خلیفہ کی ماں کا بھی نام تھا جو لونڈی تھی اور امام محمد بن علی جوادی والدہ کا بھی نام تھا وہ بھی ام ولد تھیں قبیلہ میں سے جہاں کی ماریہ قبیلہ آنحضرتؐ کی حرم تھیں۔
 خَزُوْدٌ - ٹھونسنا، مارنا، اور ایک کپڑا ہے جو اُدن اور ریشم ملا کر بنا جاتا ہے، اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

نَهَى مِنْ رُكُوْبِ الْخُوْرَةِ وَالْحُوْرَةِ عَنَّا
 آپ نے خنز پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے سے منع فرمایا، نہایہ میں ہے کہ اگر خنز سے وہ کپڑا مراد ہو جس میں اُدن اور ریشم دونوں ہوتے ہیں تب تو یہ نہی تنزیہی ہوگی، کیونکہ اُس خنز کا پہننا مباح ہے صحابہ اور تابعین نے اُس کو پہنا ہے اور جو خنز سے زاریشی کپڑا مراد ہو تب یہ نہی حرمت کے لئے ہوگی اس لئے کہ خالص ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے يَسْتَجِلُّوْنَ الْخُوْرَةَ وَالْحُوْرَةَ اُس میں وہی خالص ریشمی کپڑا مراد ہے ایک روایت میں يَسْتَجِلُّوْنَ الْخُوْرَةَ ہے، یعنی نظر سگاہ کہ حلال کر لیں گے (مطلب یہ ہے کہ زنا کو عیب سمجھیں گے) بُوْدُنَسَا مِنْ خُوْرَةٍ - ایک لمبی ٹوپی خنز کی۔

جمع البحرین میں ہے کہ خزہ ایک دریائی جانور ہے، اُس کے اُون سے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔
 حدیث میں ہے **أَخْزَأُ بِلَابِ الْمَاءِ** - خز پانی کے کتے ہیں۔
خَزْدٌ - زخیر گوش جمع **خَزَانٌ خَزَزَارٌ**، خز بیچنے والا جیسے بزّار کپڑا بیچنے والا۔
مَخْرَجٌ - خرگوشوں کا مقام۔
خَزَجٌ - کاٹنا، پیچھے رہ جانا۔
خَزِيْعٌ - کاٹنا۔

خَزْمٌ - پیچھے رہ جانا۔
بَانَ كَعْبِيْنِ الْاَشْرَفِ سَاهِدَا السَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يُقَاتِلَهُ
وَلَا يُعَيِّنُ عَلَيْهِ نُوْعًا عَدُوًّا فَخَزَعَ مِنْهُ
وَهَجَاءٌ كَالْفَأْمِ بِقَتْلِهِ - کعب بن اشرف نے (جو یہودیوں کا سردار تھا) آنحضرت سے یہ عہد کیا کہ آپ سے نہیں لڑنے کا اور نہ آپ کے مقابلہ میں دشمن کی مدد کرے گا (لیکن اُس نے عہد شکنی کی اور آنحضرت م کی ہجو کرنے لگا) یا اُس کی ہجو نے جو اُس نے آنحضرت م کی کی (اُسکا عہد کاٹ دیا) آخر آپ نے اُس کے قتل کا حکم دیا۔

فَتَوَرَّتْ عَوْهَا اُذْ خَزَعُوَهَا - انہوں نے اُس کو بانٹ لیا ٹوکے ٹوکے کر لیا، اسی سوز خذاعہ جو ایک قبیلہ کا نام ہے کیونکہ وہ مکہ میں جدا جدا رہتے تھے۔ اور جیسے عرب لوگ کہتے ہیں **خَزَعْنَا الشَّيْءَ** ہم نے اُس کو بانٹ لیا تقسیم کر لیا۔ جمع البحرین میں ہے کہ پہلے جزیرہ قبیلہ مکہ میں آباد تھا انہوں نے شراعت شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر بیماری بھیجی اور خزاعہ

قبیلہ کو اُن پر غالب کیا انہوں نے جراثیم کو مار کر نکال دیا اُس کے بعد خزاعہ قبیلہ کا قبضہ بیت اشرف پر رہا یہاں تک کہ قحس بن کلاب پیدا ہوا اُس نے خزاعہ والوں کو حرم سے نکالا اور بیت اشرف پر اپنا قبضہ کیا۔

خَزْعِيْلٌ یا **خَزْعَيْلٌ** یا **خَزْعَيْلٌ** - باطل اور لغو۔
خَزْعَيْلَةٌ - سوزہ پن کی بات کرنے والا۔
خَزْعَلَةٌ - لنگڑا نا جیسے خزّ عال۔
خَزْفٌ - ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔
خَزْفٌ - ٹھیکرا۔

خَزَافٌ - کھار۔
الْتَدُّ لَكُ بِالْخَزْفِ يَبْلُو الْجَسَدَ - ٹھیکرے سے بدن کا ملنا بدن کو پرانا کرتا ہے۔
خَزْفٌ - کوچنا، مارنا، گھس جانا، پار نکل جانا۔
كُلُّ مَا خَزَفَ وَهَذَا صَابٌ بِخَزْفِهِ **وَقَالَ كُنْ**
رَعْدَى بِنِ كَاتِرِ جس میں لوبے کی نوک نہیں ہوتی عربی میں اُس کو **مِعْرَضٌ** کہتے ہیں) اُس سے شکا مارتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ جانور میں نوک کی طرف سے گھس جائے تو اُس کو کھا اور اگر عرض کی طرف سے پٹے (اور جانور اُس کی چوٹ سے مر جائے تو اُس کو مت کھا۔

مَنْ خَزَفَ يَأْتِي سِقٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں) تیر گھس جانے والا۔
فَاِذَا كُنْتُ فِي الشَّجَرِ **خَزَعْتُمْ بِهِ النِّبَاتَ**
 جب میں گنجان جھاڑی میں ہوتا تھا اُن کو تیر سے مارتا۔
لَا تَأْكُلُ مِنْ صَيْدِ الْمُعْتَرِضِ اِلَّا اَنْ
يَخْزُقَ - معراض کا شکار مت کھا مگر جب وہ

ہانڈ میں (لوگ کی طرف سے) نہیں جائے۔
خَزَقَ الظَّالِمُ (عرب لوگ کہتے ہیں) پرندے
نے بیٹ کی۔

وَخَزَقَ الشَّيْطَانُ تَمَارِ سَوْنَتِ لِي۔
خَزَلٌ۔ کا شمار دکنا۔

خَزَلٌ۔ پیٹھ ٹوٹ جانا۔

خَزَلٌ۔ بھاری ہوا کر چلنا۔

اخْتَزَانٌ۔ اپنی اکین راسے پر چلنا، کاٹنا، چوری
کرنا۔

وَقَدْ دَقَّتْ دَائِحَةُ يَمِينِكُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنْ
يَخْتَزِ تُونَ مِمَّنْ أَصْلَبْنَا۔ تم میں سے ایک
گر وہ نکلا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہم کو بڑے سے کاٹ سے
بین اکیلا کر دے ہماری جماعت سے ہم کو الگ
لیجائے۔

أَرَادُوا أَنْ يَخْتَزُوا دُونَنَا۔ اُن کا
مطلب یہ تھا کہ اُس کو ہم سے جدا کر کے اکیلا کر دیں
اخْتَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْثَانَ ذَا بَعْدِ
النَّكَاحِ۔ عبد اللہ بن ابی اس جگہ سے اکیلا
ہو کر نکل گیا۔

الَّذِي مَشَى فَخَزَلٌ۔ جو شخص چلا بھاری
پن کے ساتھ زمین اترانا ہوا۔

مَشِيَّةٌ انْخَبَرَتْ لِي بِأَمْسِيَّةِ الْخَزْدَقِي نَادٍ
وَأَنْدَارِي جَالٍ اِتْرَاكَرْ چلنا۔

لَا تَخْتَزِلْ حَوَائِبَ جَهَنَّمَ دُونَكَ۔ ان کی
ماجیتیں تجھ تک پہنچنے سے مت کاٹ (یعنی
اُن کی مرادیں اور ماجیتیں پوری کر)۔

إِنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَنَا نَبَاتِي بِسِقَةِ آيَاتِهِ ثُمَّ
اخْتَزَلَهَا مِنْ آيَاتِهِ الشَّنْبَةِ۔ اللہ تعالیٰ
نے دنیا کو چودن میں بنایا پھر اُن چودن کو زمین سے

ساتھ دونوں میں سے سال نکال لیا اور تو سال کے
تین سو پون دن رو گئے۔

وَخَزَلَتْ مَنَازِلَهَا مِنْ دَايِئِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَسَاكِرًا مَامِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ مَحَلِّ مَعَهُ كَرِيماً
جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اِنْ خَزَلِ الشَّيْءُ بِرِ
بِرْزِكُهُ لَمْ يَخْلُصْ بِرِزْقِهِ۔

إِنْ خَزَلِ عَنَّا دَاخِلٌ خَزَلٌ۔ ہم سے غلط وار
بدا ہو گیا۔

خَزَلٌ۔ سوراخ کرنا، پرونا، اونٹ کی ناک میں چھل ڈالنا۔
تَخَزِيرٌ۔ اونٹ کی ناک میں چھل ڈالنا یا سوراخ
کرنا چھل ڈالنے کے لئے۔

لَا يَخْزَا دَوْلًا بِنَا مَاءً فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام
میں ناک میں چھل ڈالنا یا ناسلی میں سوراخ کرنا
(جانوروں کو تکلیف دینا) نہیں ہے (جیسے جانور
کیا کرتے تھے جب جانوروں کی ناک چھیدنا ہوا
ہوا تو آدمی کی ناک چھیدنا کہاں سے جائز ہو گا۔
جیسے ہند کی عورتیں کیا کرتی ہیں)۔

وَأَكَلَةُ خَزْوَةٍ أَنْزَلَتْ بِخَزْوَةِ مَاءٍ۔ اُن کی ناک
میں ایک چھل ڈالا جاتا۔

بِزَوْهٍ أَنْ يَنْظُرَ الْقُرْآنَ بِخَزَايِمِهِمْ۔
اُن کو حکمت سے کہ اپنی ناک کے چھلے قرآن کو دیدار
یعنی ہر بات میں قرآن کی پیروی کریں، ایک روایت
میں يَنْظُرُوا بِرِزْقِهِ يَسْءَلُ فَرَجَهُ يَسْءَلُ فَرَجَهُ يَسْءَلُ فَرَجَهُ
طرح پورے طور سے سنبھالیں جیسے اونٹ نیکل
پھرا کر رکھا جا رہا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَضْمَنُ حَتَّى نَحْمُ الْخَزِيرِ وَيَضْمَنُ
كُلَّ صَنْعَةٍ۔ اللہ تعالیٰ خرم کے درخت کو
جو رسی بنائی جاتی ہے اُسے بنانے والے کا
بنانے والا ہے اور ہر کار بیکری اور صنعت کا

بھی بنانے والا ہے، خزم ایک درخت ہے جسکی ڈاڑھی پاتوں سے رسیاں بناتے ہیں اور مدینہ میں ایک بازار کا نام بھی، محیط میں ہے کہ خزم تو گل کی پتوں بولتے ہیں۔

سُوْقِي الْخَزَائِمِيْنَ - وہاں رسیاں بٹنے والے رہتے ہوں گے، مطلب مدینہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا خالق ہے اور بندوں کے انحال کا بھی وہی خالق ہے اور وہ ہے معز لہ کا جو بندے کو اپنے انحال کا خالق جانتے ہیں۔

يَعْقُوْدُ اِنْسَانًا بِخَزَائِمِهِ - ایک آدمی کو رسی میں کھینچ رہا تھا (جیسے اونٹ کو کھینچتے ہیں) خَزْنٌ - جوڑنا، جمع کرنا، بد بودار ہونا جیسے خَزُونٌ۔

خَزَائِمٌ - خزاہی

خَزَائِمٌ - جوڑنا، اور دل عیال الطفال، عوام اصطلاح میں جہان پر کوئی چیز محفوظ رکھی جا چیسے خَزْنٌ، گودام۔

خَزَائِمٌ - جہاں پر روپیہ اشرفی وغیرہ رکھے جائیں، خَزَائِمٌ اُس کی جمع ہے

مَا ذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِمِ - رات کو کیا کیا خزانے اتارے یعنی رحمت کے یا عذاب کے یا کسری اور قیصر کے خزانے مراد ہیں۔

اَوْ يَنْتَ خَزَائِمِ الْاَنْهَارِ - میں زمین کے خزانے دیا گیا۔

خَزَائِمِ اللّٰهِ - اللہ کے اسرار اور پوشیدہ علوم۔

يَخْزِنُ لِنِسَانٍ اِلَّا يَمْنًا يَخْتَنِيْهِ - اپنی زبان کو محفوظ رکھے مگر اُس بات سے جو کلام آئے یعنی وہی بات زبان سے نکالے جس میں فائدہ

(ہو)۔

خَزَائِمٌ - زبان کو بھی کہتے ہیں۔

مَخْرَجُ لِسَانِكَ - اپنی زبان کو محفوظ رکھا (لوگوں کے عیب بیان کرنے سے)

مَخْرُوْبٌ - رسوائی ذلت جیسے خَزْوٌ ہے۔

خَزَايِمَةٌ اَوْ خَزْوِيٌّ - شرمندگی، ندامت۔

مَنْ خَاذِلًا - ذلیل اور خوار اور شرمندہ کرنا۔

جیسے اِخْزَاؤٌ ہے۔

مَنْ خَبَا بِالنَّوْفِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا ذَنْ اَمْنِيٍّ - اسے

قاصد تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے ذلیل ہوئے

نہ شرمندہ یعنی اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے قید

اور قتل کی رسوائی سے بچ گئے۔

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِيَةً - نہ رسوا نہ شرمندہ

لَا يُعِينُنَّ عَاجِبًا وَلَا فَاتِرًا اِخْزَابِيَّةً - حرم

مجم تصور وار کو بناؤں دینا نہ اُس کو جو شرم کا کام

کر کے بھاگا ہو۔

فَاَصَابَتْهَا خَزْوِيَّةٌ لَمْ تَكُنْ فِيْهَا بَرَّةً اَنْتَعِيَّةً

وَلَا فَتْوَةً اَقْبِيَّةً اَمَّ كَوَالِي رِسْوَانِيَّ هُوَلِيَّ (م)

ایسے نصیحت کے مرتکب ہوئے نہ اُس میں ہر

ٹیک پر ہیزگار رہے نہ بالکل بدکار زود دار۔

وَلَا دُخْرًا اِلَّا خُورًا اَلْعِيْنِ - بڑی آنکھوں

دانی حوروں کو شرمندہ نہ کرو (جہاد میں کوتاہی

کر کے کیونکہ حوریں تم کو دیکھ رہی ہیں، اگر نامردی

بود اپن کر دے گی تو تمہاری حوریں جو بہشت میں

تمہارے لئے رکھی گئی ہیں دوسری حوروں میں

شرمندہ ہو گئی)

خَزْوِيٌّ - کا معنی بلا کت اور بلا میں پڑنا بھی آیا

ہے۔

اِخْزَاؤُ اللّٰهِ - اللہ اُس کو ذلیل و خوار کرے۔

ایک روایت میں خِزَاةُ اللّٰهِ یعنی اللہ اس پر نہر
کے ذمینی شراب پینے والے پر)۔

مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی نصیحت
نہیں کرنے کا ایک روایت میں مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ
ہے اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا۔
الْبِسْمِ الْمَخْزِيَّةِ۔ ذلّت کی صلح (جو دشمن کو
دب کر رہے ہیں)۔

اللَّهُمَّ اخْزِ عِبْدَكَ فِي بِلَادِهِ۔ یا اللہ اپنے
بندے کو اپنے شہروں میں نصیحت کر یا ہلاک اور
تباہ کر۔

ذَلُّوا بِخِزْيَتِهِمْ فِي بُعُوثِهِمْ۔ اُن کو اُن کے
شہروں میں ذلیل نہیں کیا اور یعنی پوری سامان اور
مناسب تعداد میں اُن کو روانہ کیا نہ یہ کہ بے سرو
سامان یا کم تعداد میں اور دشمن سے لڑ کر ذلت
اٹھائی)۔

مَخْزِيَّةٌ۔ بری خصلت، خِزْيَاتُ اُس کی
جمع اسی طرح مخاَزِيٌّ بری خصلتیں اور بُرَى
عادتیں۔

ذُو مَخْزِيَّةٍ فِي الدِّيْنِ۔ دین میں بُرَى خصلت
والا۔

اَلْكَاذِبُ عَلَى شَفَاةِ مَخْزَاةٍ۔ جھوٹا شخص ذلت
کے کنارے کھڑا ہے (اب ذلیل ہوا اب غمراہ ہوا)
خِزْيُنٌ۔ بدبودار گوشت۔

خِزْنَةٌ۔ جو جوڑ کر رکھا جائے جیسے روپیہ
وغیرہ۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْمِيَانِ

خَسَاءٌ۔ یا خَسْرًا۔ تمک ہانا، دور ہونا، ذلت کیساتھ
چپ رہنا، ڈانٹنا، دنگارنا، ہش ہش کرنا۔

مُخَاسَاةٌ۔ آپس میں بہتر باری۔

رَأْيُ خَسَاءٍ۔ دور ہونا۔

دُخَسَاتُ الْكَلْبِ۔ میں نے کتے کو لگا لگا ڈانٹنا
دور کیا۔

رَأْسُ خَسَاءٍ لَا تَكْلُمُونَ۔ چلو کھنٹو اس میں
پہرے رہو بات نہ کرو (چپ رہو خبردار)۔

خَسَائِيٌّ۔ ذلیل رانہ، دور ماندہ۔

رَأْسُ خَسَاءٍ فَكُنْ تَعَدُّ وَقَدْ ذَكَرَ۔ ابے جا تو اپنے
سر سے بڑھ نہیں سکتا یہ آنحضرت نے

ابن میاد سے فرمایا تھا، بعضوں نے ابے چپ
یا دُت)۔

رَأْسُ شَيْطَانِيٍّ۔ میرے شیطان کو ہانک دی
(مجھے دور کر دے)۔

خَسْرًا۔ یا خَسْرًا یا خَسْرًا یا خَسْرًا یا خَسْرًا
یا خَسْرًا۔ رستہ گم کرنا، ہلاک ہونا، سودا گر ٹھیک

ٹوٹا ہونا، تول کم کرنا، منافع کرنا۔
فَخَسِرْتُ۔ نقصان دینا راستہ بھلا دینا ہلا

کرنا۔
إِخْسَارٌ۔ تول میں فرق کرنا۔

خَسْرًا بَسْرًا۔ کہنے، پاچی لوگ۔
خَسِيرٌ۔ بخیل، کہینہ۔

خَسِيٌّ۔ حقیر کرنا، حقیر ہونا، کم کرنا، کم ہونا۔

أَرَادَ أَنْ يَزْفَعَ بِنِي خَسِيْسَةَ۔ (ایک جوان
عورت آنحضرت کے پاس آئی کہنے لگی میرے

باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا) وہ چاہا
ہے کہ اُس کا کہینہ پن میری دجہ سے رونق کرے

(یعنی اُس کو میری دجہ سے عزت اور شرافت پیدا
ہو)

خَسِيْسٌ۔ دنی اور حقیر کذات کہتے ہیں۔

خَسِيئَةٌ اِدْرَخَسَا سَةَ - پاجی پن جیسے عرب
 لوگ کہتے ہیں رَفَعَتْ خَسِيئَتَهُ يَارَفَعْتُ
 مِنْ خَسِيئَتِهِ۔ میں نے اُسکا پاجی پن اٹھا دیا
 یعنی اُس کو شرف اور بزرگی دی۔
 اِنْ لَمْ تَرْفَعْ خَسِيئَتَنَا - اگر ہماری حقارت
 کو تم نے رفع نہیں کیا۔
 مِنْ اَخِي اَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشتیوں میں ادنیٰ درجہ
 والے۔

خَسْفٌ - ایک عرش بردار گھانس ہے مشہور۔
 اِسْتَخَسَفَ - اُس کو خسیس سمجھا۔
 خَسَفَ - زمین میں گھس جانا، سورج اور
 چاند یا صرف چاند کا گھن بھونٹنا پھاڑنا، کاٹنا، گرمانا
 کم ہو جانا، دبلا ہو جانا۔

خَسَفَتِ الشَّمْسُ - سورج گھنایا۔
 اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَتَخَسِفَانِ لِمَوْتِ
 اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ - سورج اور چاند میں کسی
 کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گھن نہیں لگتا۔
 مَنْ تَوَلَّى الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ الذِّلَّةَ وَسَيَعُو
 الْخَسْفَ - جو شخص جہاد چھوڑ دینگا، اللہ تعالیٰ
 اُس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور
 نقصان اُس کے لئے لازم ہو جائے گا کہیں سے۔
 حدیث ہے جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑا
 ذلیل اور خوار ہو گئے

خَسَفَ لَهْمُ عَيْنِ الشَّعْرَاءِ - امرء القیس نے
 شاعروں کے لئے شعر کا چشمہ کھودا اسی نے شعر
 گوئی کا رستہ آسان کر دیا تو سب شاعروں میں
 اُس کا درجہ بڑا ہے

اَخْسَفْتُ اَمْرًا وُشِلْتُ - تو نے خوب گہرا پانی
 نکالا یا تھوڑا سا پانی۔

خَسِيئَةٌ - کہتے ہیں اُس کنوے کو جس میں خوب
 گہرا پانی ہو اور پتھروں میں کھودا جائے۔
 فَاذًا اَاَاَا اللهُ اَنْ يَخْسِفَ بِعَوْدِ اَوْسَى
 اِلَيْهِ اَنْ قَلَبَ ذَلِكَ الْعَوْدَى - جب اللہ تعالیٰ
 کسی قوم کو دھنسانا چاہتا ہے تو اُس فرشتے کو رجو
 کرہ قات کی رگ پر متین ہے (حکمہ) یہاں کہ
 اُس رگ کو اُلٹا دے (تب وہ ملک دھنس
 جاتا ہے)۔

يَكُونُ فِي اُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْحٌ وَقَذْفٌ - یہی
 است میں دھنسانا اور صورت بدلنا اور پتھر پرنسنا
 ہوتا ہے گا۔

سَأَمَةٌ خَسْفًا - اُس کو ذلیل کیا منقلب کیا۔

خَسَاءٌ - طاق۔

هَذَا اَخْسَا وَهَذَا اَزْكَا - (عرب لوگ کہتے ہیں)
 یہ طاق ہے اور یہ جفت ہے۔

مَا اَذْرَيْتُ كَوْحًا ثَنِي اَبِي عَن رَسُوْلِ اللهِ
 حَتَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْسَا اَمْرًا زَكَا - میں
 نہیں جانتا میرے باپ نے مجھ سے آنحضرت ص
 کی کتنی حدیثیں بیان کیں طاق عدد میں یا جفت
 عدد میں۔

اَلْعَدَدُ اَمَّا اَخْسَا وَاَمَّا زَكَا - جیسے العدد اما
 فرد و اما زوج، عدد یا طاق ہے یا جفت۔

خَسْنَا - اصل میں خَسُوْا تھا، یہ ناقص وادی سے
 اُس کی جمع آخاری ہے لیکن خَسِيٌّ ناقص باقی اس سے
 تخاری ہے یعنی کنکر یاں ایک دوسرے کو مارنا

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشَّيْنِ

خَشِبٌ - لانا، صاف کرنا، تیز کرنا، صیقل کرنا، دسوچو
 شعر کہنا۔

خَشَبٌ۔ لکڑی اُس کی جمع خَشَبٌ اور خَشَبٌ اور خَشَبَانٌ ہے۔

إِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لَهُ إِنَّ شِدَّتْ بِمَعْتِ عَلَيْهِمْ
أَزْوَاجُ خَشَبِيْنٍ فَقَالَ دَعْنِي أَنْتِ دَقِيْمِيْ
رجب آنحضرت کو قریش کے لوگوں نے بہت
کیا تو حضرت جبریل م آنحضرت سے کہنے لگے
اگر آپ کی قوم کے دونوں طرف کے در پہاڑوں
(یعنی جبل بوقیس اور جبل اعر) کو اُن پر چپکا دو
رہ اُس میں بھی ہو کر رہ جائیں) آنحضرت نے
فرمایا نہیں مجھ کو اپنی قوم کو ڈرانے دو، سبحان اللہ
آپ کی ذات رحمۃ للعالمین تھی۔

اَخْشَبٌ۔ (نہایہ میں ہے کہ) ہر ضلیطہ سخت پہاڑ
کہتے ہیں۔

لَا تَزُوْلُ مِنْكَ حَتَّى يَزُوْلَ اَخْشَبَانَا۔ کہ
مٹنے والا نہیں (قیامت تک آباد رہیگا) یہاں تک
کہ اُس کے دونوں طرف کے پہاڑ نہ سرکیں۔

عَلَى حَرَا جَبِيْجٍ كَأَنَّهَا اَخْشَبٌ۔ ایسی اڑنیوں
پر سوار گویا وہ پہاڑیاں تھیں۔

كَأَنَّهَا اَخْشَبٌ بِالْحَوْمَةِ۔ گویا وہ سخت زمین
کی پہاڑیاں ہیں۔

الْوَضُوْعُ فِي الْاَخْشَبِ وَفِي الْاَخْشَبِ يَا
فِي الْاَخْشَبِ۔ کہے میں یا لکڑے کے برتن یا
برتنوں میں وضو کرنے کا بیان۔

عَمْدَةُ خَشَبِ الدُّخْلِ۔ اُس کے ستون
کجور کی لکڑیوں کے نئے۔

لَا يَمْنَعُ جَارَكَ اَنْ يُغْرَسَ خَشْبَةً يَا خَشْبَةً
کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں گاڑنے
سے (اُن پر چھت ڈالنے سے) منع نہ کرے (اکثر
لوگوں نے ایسی ہی روایت کیا ہے لیکن طحاوی

کی روایت میں یوں ہے لکڑی گاڑنے سے منع نہ
کرے کیونکہ اُس میں مکان کا کوئی نقصان نہیں
بلکہ دیوار کی اور زیادہ حفاظت ہے اب مسلمانوں
میں ایسی نفسانیت پھیل گئی ہے کہ سداذا اللہ
اگر کوئی ہمسایہ دیوار کے پیچھے مکان بنانا چاہتا
ہے تو اُس بیچارے کو اپنی دیوار پر علمہ نہیں رکھنا
دیتے۔ کہتے ہیں سیری (حد فاصل) چھوڑ تم دونوں
دیوار اٹھاؤ حالانکہ سیری چھوڑنے میں دونوں کو
خرابی ہے اکثر وہاں کچرا کوڑا جمع ہوتا ہے، اور
عفو نہ پھیلتی ہے دوسرے پانی برابر نہیں بہتا
اور دونوں کی دیواروں کو ضرر ہوتا ہے۔

خَشَبٌ بِاللَّيْلِ خَشَبٌ بِاللَّيْلِ۔ رات کی
سنانقوں کا حال یہ ہے) رات کو لکڑیوں کی طرح
پڑے رہتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے
ہیں) دن کو (یا زاروں اور رستوں میں) چلا ڈ
پھرتے ہیں۔

خَشَبٌ۔ ایک دادی کا بھی نام ہے، مدینہ سے
ایک رات کی راہ پر بعض اُس کو ڈنڈا خَشَبٌ کہتے
ہیں۔

وَكَانَ يَسْمَعِي الْاَخْشَبِ الْاَخْشَبَانِ (کہتے ہیں
حضرت سلمان فارسی کی زبان بوجہ اُن کو سمجھ
ہونے کے سمجھ میں نہیں آتی تھی) وہ خَشَبٌ کو
خَشَبَانِ کہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ روایت سنکر
ہے کیونکہ خَشَبَانِ خَشَبٌ کی جمع عربوں کی زبان
میں مستعمل اور صحیح ہے، اس صورت میں سلمان
کا کہنا نصیح ٹھہرانہ غیر فصیح)۔

كَانَ يُصْنَعُ خَلْفَ: وَخَشْبِيَّةٌ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
خشبی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ دیتے،

خَشْبِيَّةٌ ایک فرقہ ہے، شیعوں میں سے جو مختار بن

کیا تھا کہ مجھ کو صاف شفات بڑا موتی دیکھا۔

دُمًّا خَضْمًا۔ ایک صاف چمکدار موتی۔

خَضْمٌ۔ کاشنا، کھانا۔ بعضوں نے کہا خَضْمٌ منہ بھر کر

کھانا اور قَضْمٌ اُس سے کم ہے، چنانچہ ایک

عربی نے کہا هَذَا ابْلَدٌ مَّقْضَمٌ وَ كَيْسٌ بِلَدِيَا

مَقْضَمٌ۔ یہ شہر منہ بھر کھلانے والا نہیں ہے

بلکہ اُس سے کم یعنی یہاں ارزانی نہیں ہے۔

بعضوں نے کہا خَضْمٌ ہری اور تر چیز کا کھانا جیسو

گلڑی کھیرا، اور قَضْمٌ سوکھی چیز کا۔

فَقَامَ إِلَيْهِ بَنُو أُمَيَّةَ يَخْضَمُونَ مَالَ اللَّهِ

خَضْمًا الْإِبِلَ نَبْتَةَ الرَّبِيعِ۔ بنو امیہ اُس

طرت کھڑے ہوئے اور اللہ کے مال کو اس طرح

منہ بھر کر کھانے لگے جیسے اونٹ ربیع کی پیداوا

کو کھاتا ہے خوب منہ بھر بھر کر۔

تَأْكُلُونَ خَضْمًا وَ تَأْكُلُ قَضْمًا۔ تم تو منہ بھر بھر کر

کھاتے ہو اور ہم تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں۔

وَ اخْضَمُوا فَسْتَقْضَمُوا۔ (ابو ہریرہ مردان پر

سے گذرے وہ ایک عمارت بنوار ہا تھا انہوں

نے کہا خوب مضبرہ عمارتیں بنواؤ اور لمبی لمبی

آرزوئیں کرو) اب منہ بھر بھر کر کھاؤ قریب ہے

وہ زمانہ جب تھوڑا تھوڑا کھائے گا (یعنی تہلہ کی

سلطنت جاتی رہے گی، ایسا ہی ہوا بنی امیہ کا

خاتمہ کچھ اور ایک سو سال میں ہو گیا اور سلطنت

عباسیوں کو ملی رہے نام اللہ کا کسی قوم کی

بادشاہت دنیا میں ہمیشہ نہیں رہی)۔

بَشَّسَ لَعْنَتُ اللَّهِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ

خَضْمًا خَطْمًا۔ عورت کا وہ خاوند بڑا ہے جو

منہ بھر کر کھانے والا پیٹن ہو یا جو منہ بھر کر کھانے

والا ہو اور اپنے کاموں کا بند و بست نہ کر سکے

(نالائق ہو)۔

أَلَمْ تَرَ نَائِبِي السَّبْعَةِ نَسَبَتْهَا فِي خَضْمِ الْفَرَّاشِ

میں سات اشترنیاں بچھونے کے کرنے میں بھول

گیا۔

میں۔ کہتا ہوں لغت میں خَضْمٌ کے معنی کونے کے

نہیں آئے اور یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خَضْمٌ صَاحِبٌ

مہل ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

تَقْيِخُ الْخَضَمَاتِ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ

کے اطراف میں۔

خَضْمٌ۔ سخی، سردار یا بڑا دریا۔

يَا كَلْبُونَ مَالَ اللَّهِ خَضْمًا۔ اللہ کا مال خوب منہ

بھر بھر کر ڈھستے ہیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الطَّاءِ

خَطَأٌ۔ پھینکنا۔

خَطَأٌ۔ چوک جانا، اُسکی ضد صواب۔

خِطَاءٌ اور خَطَأٌ۔ گناہ کرنا، غلطی کرنا۔

تَخْطِئَةٌ۔ کسی کی خطا بیان کرنا۔

إِخْطَاءٌ۔ خطا کرنا۔

قَتِيلُ الْخِطَاءِ۔ جو شخص خطا سے مارا جائے

اُس کی دو صورتیں ہیں ایک خطانی الفعل مثلاً

ایک شیر کو مارنا چاہتا تھا اتفاق سے گولی ایک

آدمی کو لگ گئی یا ایک شخص کو جس کے قتل کرنے کی

نیت نہ ہو ایک تمپٹریا گھونس یا بید لگائے اتفاق

سے وہ مر جائے یا چلتے چلتے نادانستہ اُس پر پیر

رکھ دے وہ مر جائے دوسری خطانی الحول وہ یہ کہ

آدمی کو دور سے شیر یا بھیر یا سمجھ کر مارے یہ قتل

خطا ضد ہے قتل عمد کی یعنی دیدہ و دانستہ بقصد

قتل کسی کو مارنا اور اُس کا ہلاک ہو جانا، اب خواہ

میں
ایک منبر
یا اس کے
ہے۔
اخضمت
دیں کہ خطہ
ارسیاں
گنوارے
لب آدمی
اخضمت
س تک کہ
پر گئی۔
رونے
میں کہ
کی بیگنی
کی ڈالیں
میں اخضمت
پورنی۔
میں جو
دن۔
بنی خضمت
سے ہر

قتل اور جہاد مثلاً تلوار تیر جمبیہ بندوق وغیرہ سے ہو یا پتھر اور لوہے اور موٹی لکڑی وغیرہ سے ہو جس سے آدمی غالباً مر جاتا ہے خواہ کنوے میں گر کر یا آگ میں جلا کر یا زہر دے کر مارے ہر حال میں وہ قتل عمد ہے اور چونکہ نیت ایک مخفی امر ہے اس لئے علمائے قائل کے فعل کو اُس کی نیت پر دلیل قرار دیا ہے مثلاً جب آلہ جارحہ تیر یا تلوار یا پرحے یا بندوق یا بھاری پتھر یا موٹے لٹے سے کسی پر حملہ کرے تو یہی سمجھا جائیگا کہ قاتل کی نیت قتل کی تھی اور وہ قتل عمدہ ہوگا اور اگر بید یا کورڈ یا جوئے یا لات یا پتلی چھڑی سے کسی پر حملہ کرے اور اتفاق سے وہ مر جائے تو یہ قتل خطا گناہاں ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے دوسرے تمام اماموں کے برخلاف عمد اور خطا کے بیچ میں ایک قتل مشبہ عمد نکالا ہے اور وہ پتھر یا بھاری چیز مثلاً موٹی لکڑی وغیرہ سے مارنے کو عمد نہیں کہتے بلکہ مشبہ عمد کہتے ہیں لیکن بندوق یا توپ یا تفنگ وغیرہ سے جو قتل ہو رہے بالاتفاق سب اماموں کو نزدیک قتل عمد ہے اس لئے کہ بندوق اور توپ اور تفنگ پھیر کر جارحہ ہے جو گوشت کو چیر دیتا ہے اور پھاڑ ڈالتا ہے صرف دزن کے سبب سے نہیں مارتا البتہ غلیل سے اگر مارے تو وہ حنفیہ کو نزدیک قتل عمدہ ہوگا اور دوسرے اماموں کے نزدیک اگر غلہ اتنا بھاری ہو جس کے ضرب سے آدمی غالباً مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا ورنہ قتل خطا ہے امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ مشبہ عمد کیا ہے قتل درہی طرح کا ہے یا عمد یا خطا۔

عرب لوگ کہتے ہیں خَطِيءٌ رِيٌّ يَدِينُهُ خَطَاٌ جب کوئی گناہ کی بات کرے۔ اور اَخْطَا فُلَانٌ جب

کسی شخص سے غلطی ہو جائے اُسکا قول یا فعل سزاوار نہ ہو، بعضوں نے کہا خطیءٌ جب کہیں گے جب عمدہ اغلط بات کہے یا کرے اور اَخْطَا جب عمدہ نہ کہے بلکہ اُس کو صواب سمجھ کر کہے یا کرے۔

ثَلَاثَةٌ اُمَّةٌ فَيَخْتَلِقُ النِّسَاءَ بِاَلْخَطَايَا يَنْبَغِي دَجَالٌ كُوْا سِ كِي مَاں جب جنے گی اُس وقت عورتیں گنہگاروں کو اپنے پیٹ میں اٹھائیں گی جو پیدا ہو کر دجال کی پیروی اختیار کریں گے یہ اُس لغت پر ہے جیسے کہ تو ہیں اکلونی البراغیث۔

خَطَا اللهُ نَوْءًا هَا اَلَا طَلَقْتُ نَفْسَهَا۔ (ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دے (چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے چاہے خاندان کے پاس رہنا اختیار کرے) وہ کیا کرے اپنے خاندان سے یوں کہے تجھ پر تین طلاق ہیں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان اللہ تعالیٰ نے اُس کی کارتی غلط کر دی اُس نے اپنے تئیں کیوں نہیں طلاق دے لیا (اصل میں تو کہتے ہیں ستاروں کے جمع آنے کو جن سے عرب لوگ بارش کی پیشینگی کی کیا کرتے تھے۔

عرب لوگ کہتے ہیں اَخْطَا لِي نَوْءًا۔ تمہاری کارتی نے غلطی کی (یعنی تمہارا قیاس غلط نکلا، پانی والی کچھ نہ پڑا، یہ کلمہ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مقصود میں کامیاب نہ ہو اُس کی کوشش بیکار جائے، ایک روایت میں خَطَا اللهُ نَوْءًا ہے اُسکا ذکر آگے آئیگا۔

اِنَّ اللّٰهَ خَطَاٌ نَوْءًا۔ (حضرت عثمانؓ نے بھی کسی نے یہی مسئلہ پوچھا انہوں نے بھی یہی کہا جو ابن عباسؓ نے کہا) اللہ نے اُس کی کارتی غلط کر دی (یعنی اُسکا جو مطلب تھا اپنے

خار
نرونا
وَقَدْ
دلوگو
نشا
نشا
فَاك
نے
بی بی
پھر آ
راپہ
یہ خطو
النبس
وَمَعَ
خصلا
تکبر
تباہ
زاہد
وکلاہ
اخف
جہول
بخشہ
اصنبہ
نے ا
خراب
کچھ غلط
شہادہ
قرآن
یا غلطی

خاندان سے الگ ہو جانا وہ اللہ تعالیٰ نے پورا ہونے
نہ دیا۔

وَقَدْ سَعَلُوا الصَّاحِبِينَ مَا كُلُّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبِيِّهِمْ
لوگوں نے کیا کیا ایک شخص کی مرغی لی اُس کو
نشانہ بنایا اور مرغی والے سے کہا کہ جو تیرا
نشانہ پر نہ لگے وہ تیرا ہے۔

فَاخْطَأَ يَدِي رَجُلٌ حَتَّىٰ أُدْرِي بِرِدَائِهِمْ - آنحضرت
نے سورج کہن کے دن (گھبراہٹ میں) کسی
بی بی کا کرتہ اپنی چادر کے بدل لے لیا چونکہ
پھر آپ کے پاس آپ کی چادر لے کر گئے (کرتہ
واپس لائے۔ ایک روایت میں فَخَطَأَ يَدِي رَجُلٌ
یہ خطو سے ہے یعنی کرتہ لے کر چلے۔

إِلَيْسَ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأْتُكَ خَصْلَتَانِ مَكَرٌ
وَمَخِيلَةٌ - جو تیرا جی چاہے وہ پہن بشرطیکہ دو
خصلتیں تجھ سے دور رہیں ایک تو اسرارِ دوسری
تکبر (اگر تکبر اور غرور نہ ہو تو عمدہ لباس میں کوئی
قیاحت نہیں بلکہ بہتر ہے تاکہ لوگ درویش اور
زاہد نہ سمجھیں بقول شخصے درویش صفت باش
دکلاہ تری پوش۔)

إِخْفِ خَطَايَايَ وَعَدْبَدِي - میرے وہ گناہ جو
بھول چوک سے ہوں اور جو قصد اکنے سب کو
بخشے۔

أَصْبَتْ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا - (آنحضرت
نے ابو بکر صدیق رض سے فرمایا جب انہوں نے
خواب کی تعبیر بیان کی) تم نے کچھ تعبیر ٹھیک دی
کچھ غلط۔ (وہ غلطی یہ تھی کہ انہوں نے گھس اور
شہاد دونوں کی تعبیر قرآن سے کی حالانکہ ایک سو
قرآن دوسرے سے حدیث بیان کرنا چاہئے تھا
یا غلطی یہ تھی کہ انہوں نے جلدی کر کے خود تعبیر کرنا

شروع کر دی چاہئے یہ تھا کہ آنحضرت کو تعبیر بیان
کرنے دیتے پھر آنحضرت نے بار صحت ابو بکر صدیق
رض کے اصرار اور قسم دینے کے اُن کی غلطی بیان نہیں
کی کیونکہ ایسے امور کا انشا مناسب نہ سمجھا اور قسم
کھلانے والے کی قسم کو سچا کرنا اُس وقت بہتر ہے
جب اُس میں کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو بعضوں
نے کہا ابو بکر رض کی غلطی یہ تھی کہ انہوں نے تیسرے
شخص کی نسبت یہ بیان کیا کہ پھر وہ رسی جڑ گئی اور
وہ اوپر چلے گئے حالانکہ حضرت عثمان کی جو خلافت
ٹوٹی پھر نہیں جڑی بلکہ وہ شہید ہوئے اور جناب علی
مرضی خلیفہ ہوئے۔

میں :- کہتا ہوں یہ غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت
عثمان رض خلافت کی رسی توڑنے والے تھے۔
انکا یہ قصد ہو گیا تھا کہ خلافت سے اپنے تئیں الگ
کر لیں مگر انہوں نے صبر کیا اور خلافت نہ چھوڑی
یہاں تک کہ شہید ہوئے تو رسی جڑ جانے سے
یہی مراد ہے۔)

مِنْ اِخْتِكَ فَهُوَ خَاطِئٌ - جو شخص غلہ خرید کر روک
رکھے (یعنی مہنگائی اور گرانی کے وقت میں اس
نیت سے کہ جب اور مہنگا ہو گا تو بیچوں گا) تو وہ
گنہگار ہے۔

يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تَخْطِئُونَ - میرے بندو تم گناہ
کرتے ہو۔

خَرَبَ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرًا إِلَيْنَا - جس گناہ کی طرقت
آنکھ سے دیکھا وہ نکل گیا۔

إِلَّا خَرَبَتْ خَطَايَا - مگر اُس کے گناہ گر جاتے
ہیں۔

أَخْطِئُهَا رَجُلٌ - ایک شخص کو چوک سے بچو رہنا
لی۔

یا فصل صرا
بگے جب
جب عذر نہ
ہے۔
نخطائین
وقت عورتیں
ماگی (جو پیدا
یہ اُس لغت
ش۔)
نہا۔ (ایک
کر کوئی اپنی
پنے تئیں ملا
ہنا اختیار کر
کہے تجھ میں
با) اللہ تعالیٰ
س نے اپنے
اصل میں نور
کو جن سے عرب
تے تھے۔
اور۔ تمہاری گناہ
یا نکلا پانی والی
ہیں جب کوئی
باندہ ہو اُس
ایت میں خطا
ہے ایسیکا۔
مرت عثمان
وں نے بھی
نے اُس کی
مطلب کتاب

حَلَّ بَنِي آدَمَ حَطَّاءُونَ - سب آدمی خطادار ہیں۔

لَوْ لَمْ تَخْطُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِعَذَابٍ - اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو گناہ کو بڑا دیکھ کر اس سے بخشش چاہیں گے وہ بخشش کا کیرا کیرا نہیں اس کے صفت غفاری کا ظہور نہیں ہو سکتا، اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اس کی تمام صفات کا ظہور ہو اور اس لئے دنیا میں اسلام اور کفر دونوں قدم بقدم چل رہے ہیں اور ہادی اور مضل دونوں کا ظہور ہو رہا ہے۔

حَلَّ بَنِي آدَمَ حَطَّاءُونَ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ - ہر آدمی خطادار ہے اور بہتر خطادار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں (خطا کے بعد اپنے مالک کی طرف رجوع ہوتے ہیں اس سے گڑبگڑا کر معافی مانگتے ہیں، بزرگوں نے کہا ہے کہ جو عبادت اور نیکی غریزہ اور تکبر پیدا کرے اس سے سو درجہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد عاجزی اور نیاز اور توبہ اور استغفار ہو۔)

كُنْتُ الْعَبَّ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَاءَنِي فَخَطَّانِي حَطْوَةً - میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک دروازے کی آڑ میں چھپ گیا، آپ میرے پاس آئے اور ایک مار میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں لگائی یا ایک چیت لگائی یہ صاحب جمع البحار کا مسأ ہے اس کو خطوہ میں ذکر کرتا تھا جو ناقص وادی ہے۔

مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللَّهِ بِوَأَيْهِ فَأَحْسَبُ فَقَدْ أَخْطَأَ - جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی عقل سے کوئی بات کہی (اور آنحضرتؐ اور صحابہ

کی تفسیر کا خیال نہ کیا) اس نے اگر ٹھیک بھی کہا جب بھی غلطی کی (کیونکہ اس کا اصول سرے سے غلط تھا اور جو چیز غلط پر مبنی ہو وہ غلط ہے تمام گمراہ فرقوں کا یہی قاعدہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کر کے خراب ہو رہے ہیں اگر حدیث شریفہ اور صحابہ کی پیروی تفسیر میں لازم جائے تو کبھی گمراہ نہ ہوں۔)

الرَّجُلُ يَأْتِي جَارِيَتَهُ وَهِيَ طَائِمَةٌ حَطَّاءٌ كَوْنِي چوک کر اپنی لونڈی سے اس حالت میں صحبت کر لے جب وہ حائضہ ہو۔

خَطْبٌ - یا خُطْبَةٌ یا خُطْبِيٌّ - شادی کا پیغام دینا تقریر کرنا، خطبہ مسنانا۔

خُطْبَةٌ - خطیب ہونا۔

نَهَى أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ ابْنِهِ أَنْخَضَتْ - منے اس سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنی مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام بھیجے (یعنی جہاں اس نے شادی کا پیغام دیا ہو وہاں پیغام بھیجے البتہ اگر اس کا پیغام نامنظور ہو گیا ہو تو پھر یہ اپنا پیغام بھیج سکتا ہے، بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس حال میں ہے جب مرد اور عورت دونوں ایک پیغام پر راضی ہو گئے ہوں مہر بھی ٹھہر گیا ہو اب صرف عقد باقی ہو لیکن اس سے پہلے اگر پیغام بھجوا تو قباحت نہیں۔

خُطْبَةٌ - یہ کسرہ خا شادی کا پیغام اور خطبہ بصرہ خالکبہ اور تقریر۔

إِنَّهُ نَحَرِي وَإِنْ خُطِبَ أَنْ يَخْطُبَ - وہ تو اس لائق ہے کہ اگر کسی شادی کا پیغام بھیجے تو اس کا پیغام منظور کیجئے خُطْبَةٌ اور اَخْطَبْتُ - دونوں کا معنی پیغام قبول کیا۔

ما
کیا
جائے
وا
آؤ
یہ
مقا
صرا
آؤ
تو
میں
کو
پر
خط
سے
تو
اس
علی
فما
ابو
کی
ہوا
سزا
کس
کو
فرمایا
کی
ہو

کہو لے دیا، اور آنحضرت ص کی وفات ظاہر کر دی۔
 بَلْ تَقْسِرُ الْقَوْلَ الْخَطْبَاءُ - پیغام چھوڑ دینے کے
 نسبت عذر بیان کرنا تاکہ عورت کے دلی کے
 دل میں کوئی رنج نہ رہے۔

وَالْخَطْبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ الْخَيْرِ - آپ نے اس کو
 بھی منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر سنیا
 دے (تو لازماً ہے اگر لاءِ خطبہ بر فتمہ با پڑ میں
 تب معنی یہ ہو گا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر
 پیغام نہ بھیجے اگر بہ جہ با پڑ میں تب ہی کا صیغہ
 ہو گا معنی رہی ہے۔)

لَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ الْخَيْرِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ
 يَتَزَوَّجَ - کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر
 پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ اس کا نکاح ہو جائے
 (پھر تو پیغام بھیجنے کا موقع ہی نہیں رہا) یا وہ پیغام
 چھوڑ دے (تب یہ پیغام بھیج سکتا ہے) بعضوں
 نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے
 پیغام پر اس لئے پیغام نہ بھیجے کہ خود اس کو نکاح
 کرے یہاں تک کہ وہ اس پیغام کو چھوڑ دے تو
 حَتَّىٰ كَيْفَ مَعْنَى فِيهِ - اور اذرائی کے معنی میں ہے
 وَأَنَا خَطْبِيَهُمْ إِذَا انْصَتُوا - میں لوگوں کی
 طرف سے اُس وقت بات کر دنگا جب وہ
 مارے ڈر کے) خاموش ہوں گے (یعنی قیامت
 کے دن اُن کی طرف سے پروردگار کی بارگاہ میں
 عذر معذرت اور عرض معروض کر دوں گا دوسری
 کسی کو اُس کی جرأت نہ ہوگی۔

خُطْبَةُ - بکھرہ خامرد کی طرف سے شادی کا
 پیغام اور اختطاب عورت کے دلی کی طرف
 سے پیغام۔

خَطْبٌ عَلَى الْمَيْتِ خُطْبَةٌ - آپ نے منبر پر

مَا خَطْبُكَ يَا مَأْشَانُكَ - تمہارا مطلب کیا ہے
 کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو۔

جَلَّ الْخُطْبُ - یہ تو بڑا کام ہو گیا بڑی شان
 والا کام ہے۔

أَنَّ خُطْبُ يَسِيدٍ - حضرت عمرؓ نے اہل کے دن میں
 یہ سمجھ کر کہ غروب ہو گیا روزہ کھول لیا فرمایا یہ
 مقدمہ سہل ہے، آسان ہے کچھ مشکل نہیں،
 صرف ایک روزہ قضا کار کھ لیں گے۔

أَمِنْ أَهْلِ الْمَحَابِثِ وَالْمُخَاطِبِ - کیا
 تو محض دالوں میں اور خطبہ سنانے دالوں
 میں سے ہے (یعنی تو اُن لوگوں میں سے جو لوگوں
 کو جمع کرتے ہیں اُن کو لکچر سنا کر فتنہ اور فساد
 پر برا بیختم کرتے ہیں)۔

خُطْبُ عَلِيٍّ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی
 سے نکاح کا پیغام دیا۔

تَزَوَّجَ عَلَى الْخُطْبَةِ - جب آنحضرت ص نے
 اس پیغام سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی تو حضرت
 علی رضی اللہ عنہ نے یہ پیغام چھوڑ دیا۔

فَمَا كَانَ مِنْ خُطْبَةٍ بَيْنَهُمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَتْ
 أَبُو بَكْرٍ صَدِيقٌ - اور حضرت عمرؓ دونوں نے (آنحضرت ص
 کی وفات پر) جو خطبہ دیا اُس سے فائدہ ہی فائدہ
 ہوا (حضرت عمرؓ بڑے سیاسی اور پولیٹیکل
 سرزاد تھے انہوں نے پہلے اس خیال سے کہ
 کہیں اسلام کے مخالفین ایک دم کوئی فساد نہ
 کر بیٹھیں، آنحضرت ص کی وفات کو چھپا لیا اور
 فرمایا کہ آپ زندہ اور عنقریب اٹھ کر منافقوں
 کی گردنیں اڑائیں گے جب ایک گونہ اطمینان
 ہو گیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اصل حال لوگوں پر

بھی
 سر
 طے
 کی تفسیر
 حدیث
 م جاہل
 خطبہ
 ت میں
 ام دینا
 بیابا
 آدمی
 (یعنی جہاں
 پیغام بھیجے
 پھر اپنا
 یہ ممانعت
 ن دونوں
 کی ٹھہر گیا
 پیغام
 خطبہ
 ت تو اس
 منتظر کیلئے
 پیغام قبول

خطبہ پڑھا۔
عَلَّمَ نَارَ سُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُطْبَةَ الْحَاجَّةِ - آنحضرت نے ہم کو نکاح

کا خطبہ یوں سکھایا الحمد للہ محمدہ دستینہ اخیر
تک، عمار نے کہا ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے
ہو کر پڑھنا چاہئے کیونکہ آنحضرت سے کوئی
خطبہ بیٹھ کر پڑھنا منقول نہیں ہوا البتہ حج
میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ سنایا کیونکہ
اونٹ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں، اب تک مہذب
لوگوں میں یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ لکھ کر کھڑے
ہو کر دیا کرتے ہیں اور آنحضرت کی سنت
بھی یہی ہے اور جن لوگوں نے اُسکو نصاریٰ
کا طریق سمجھا ہے وہ جاہل ہیں۔

اَخُطِبَ الرَّجُلُ - وہ خطیب ہو گیا (لکھ کر)۔
خُطْبُ وَاذِ الْمُوْمِنِيْنَ - مسلمانوں کی
طرف سے جو پیغام لاتے ہیں اُن کے سردار
اصل میں خطیب القوم وہ شخص جو کسی جماعت
میں بڑا ہو اور بادشاہ اور حاکم سے وہی غرض
معروض کرے۔

خُطْبَةُ نَارِ سُوْلِ اللّٰهِ - ہم کو آنحضرت نے
وعظ سنائی۔

خُطْبَةُ النَّبِيِّ - حضرت شیب کو کہتے
ہیں وہ بڑے فصیح اور بلیغ شخص تھے۔

خُطَابِيَّةٌ - ایک گراہ فرقہ ہے مسلمانوں میں
سے جو اپنے ہم مذہب لوگوں کے فائدے کے
لئے جموں گواہی دینا درست جانتا ہے۔

سَأَلَهُ رَجُلٌ أَوْ جَرَّ الْمَغْرِبِ حَتَّى
تَسْتَبِكَ التُّجُومُ فَقَالَ خُطَابِيَّةٌ - ایک
شخص نے پوچھا کیا میں مغرب میں اتنی دیر

کردوں کہ تارے کہن جائیں کیا تو خطا بیہ میں
سے ہے۔
خَطْرٌ يَأْخُطِرَانِ يَأْخُطِرُو - دم اٹھانا اور گرنا نا اہل
بائیں رانوں پر مارنا یہ اونٹ اُس وقت
کرتا ہے جب خوب کھانی کر سیر ہوتا ہے پھر
اٹھانا اور جھکانا مارنے کے لئے، منگ کر
چلنا۔

خَطُوْرٌ - دل میں کوئی بات گذرنا، یا بھولنے
کے بعد یاد آنا۔

وَاللّٰهُ مَا يَخْطُرُ لَنَا جَمَلٌ - قسم خدا کی کوئی
اونٹ ہمارا دم نہیں ہلاتا تھا اریا سخت قحط
تھا کہ جانور سب ڈبے ہو کر اُن کی ڈیس لگ
گئی تھیں)۔

وَاللّٰهُ لَقَدْ قَتَلْتُهُ وَاِنَّكَ لَاعْرَبٌ عَلَيَّ مِنْ
جِلْدَةٍ مَّا بَيْنَ عَيْنَيْ وَ لَيْكِن لَّا يَخْطُرُ
فَخَلَّانِ فِي شَوِي - (عبدالملک بن مروان
نے جب عمر بن سعید کو قتل کیا تو کیا کہنے لگا تم
خدا کی میں نے اُس کو مار ڈالا اور وہ مجھ کو اُس
پرست سے بھی زیادہ عزیز تھا جو میرے دونوں
آنکھوں کے بیچ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ اونٹ
اونٹ ایک اونٹنی پر دم نہیں ہلا سکتے (اُس
سے جماع کرنے کے لئے بلکہ جو زبردست ہوگا
وہ دوسرے کو مار کر ہٹا دیگا)۔

فَخَوَّبَ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ - مرحب یہودی اپنی
تلوار ہلاتا ہوا بڑے ناز اور تکبر سے نکلا (اُس
کو دعویٰ تھا کہ مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا
آخر شیر بیشہ شجاعت حضرت علی مرتضیٰ رضی
اُس مردود کو ایک ہی ضرب میں واصل جہنم
کیا)۔

تھے اتنے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا سنا تھا
کیا کہنے لگے آپ کے روبرو میں رات تھانے
نے قرآن میں ان کی تکذیب کی۔

أَلَا هَلْ مُشْتَرِكٌ لِّلْجَنَّةِ فَمَنْ لَّا خَطَرًا
لَهَا - دیکھو بہشت حاصل کرنے کے لئے کون
مستعد ہوتا ہے (مگر باندھتا ہے اپنا کپڑا اٹھا
کر) اس لئے کہ بہشت کی ہم پلہ کوئی چیز نہیں
ہے (کوئی نعمت یا کوئی دولت بہشت کا بدلہ
نہیں ہو سکتی اگر ساری دنیا کا مال و اسباب
جمع کریں تو بہشت کے ایک کوزے کی
قیمت نہ ہوگا کیونکہ دنیا فانی ہے اور بہشت
ہمیشہ باقی ہے)

فَمَنْ لَّا خَطَرًا
فَمَنْ لَّا خَطَرًا - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اُس میں حصہ
ملا اور عبدالرحمن بن عوف کو بھی (دروہوں کو
فائدہ ہوا)۔

إِنَّ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمَجُوسَ قَدْ أَخْطَرُوا
لَكُمْ دِينَكُمْ وَمَتَاعًا وَخَطَرًا تَوَّابًا
فَمَنْ لَّا خَطَرًا عَنْ دِينِكُمْ - ان پارسوں نے
تمہارے پاس سے دین، مال و اسباب (دنیا کا)
گروہ لکھا اور تم نے اپنا دین اسلام ان کے
پاس گروہ کر دیا تو اپنے دین کی حمایت کرو (اُس
کو بچاؤ مال و اسباب پر لات مارو)۔

جَزَاءُ اللَّهِ الْخَطِيرُ مَا تَجَرَّ عَمَّا كُنْتُمْ
رَسِي كَعِينِي جِهًا تَكْ كَعِينِي كَعِينِي
ممكن ہوا ان کی پیروی کرو)۔

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ قَدْرًا الَّذِي لَا يَرَى
لِلدُّنْيَا خَطَرًا - سب لوگوں میں بڑی قدر والا
وہ ہے جو دنیا کی کوئی قدر نہ سمجھے (بلکہ دنیا کو

خَطَرًا كَالْجَبَلِ الْغَيْنِيِّ - یہ حجاج مردود
نے اُس منجین کی تعریف میں کہا جو اُس نے
کس پر لگائی تھی) ایسی جلد داسہنے ہائیں مارتی ہوں
جیسے زبردست ذات والا اونٹ اپنی دم جلد کا
جلدی ہلاتا ہے۔

(میں)۔ کہتا ہوں اگر حجاج مردود کو ایک
فائر لگ مشن گنس کو دیکھتا جو اس زمانہ میں
ایجاد ہوئی ہیں تو اپنی منجین کو باز پھر اطفال
خیال کرتا)۔

حَتَّى يَخْطِبَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ السَّمْعِ وَ
قَلْبِهِ - یہاں تک کہ شیطان اُس کے دل میں
دوسرے ڈالتا ہے ایک روایت میں یہ ہے
إِخْطَارًا مَعْنَى أَدْمَى أَوْ أَسْكَ دَلَّ كَيْفَ
مِنْ أَمْرٍ أَسْكَو دُورًا خِيَالًا مِثْلَ
دیتا ہے۔

فِي خَاطِرٍ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَكَمْ يَرْجِعُ بَشِيرًا
بِحِرَابِ جَانِ أَوْ مَالِ دَرَوْنِ كَوَ خَطَرٍ مِثْلَ
أَوْ كَوْنِ حَيْرِي كَمَنْ لَوْ (بعضی جان اور مال درونوں
اللہ کی راہ میں تصدق ہوں)۔
أَلَا رَجُلٌ يَخْطِبُ بِنَفْسِهِ - کیا کوئی شخص
ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈالے (یعنی جہاد
کے لئے نکلے)۔

لِمَا فِيهِ مِنَ الْخَطَرِ - کیونکہ اُس میں
خطرہ ہے (سید اور ہوا نہ ہو)۔
دُرَّةٌ خَطِيرَةٌ - قدر والا موتی، یہ خطرے
نکلا ہے یہ معنی قدر و منزلت۔

قَامَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا يَصْبِي
وَخَطَرَ خَطْرًا فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ لَهُ
قَلْبَيْنِ - ایک دن آنحضرت ص نماز پڑھتے کھڑے

یہ میں

نادا ہنر

قت

ہے چھ

کر

دلے

کوئی

فت قحط

بر لک

آج من

یخاطر

مردان

بنے لک

کو اُس

دروہوں

ہے کہ درہ

اُس

ست ہوگا

ہر دی اپنی

نکلا (اُس

کر سکتا

نہی منے

سل جنم

حقیر اور بے حقیقت سمجھے دنیا داروں کی وقعت
 اُس کی آنکھ میں بالکل نہ ہو چکے فقیر کی بھی پہچان
 یہی لکھی ہے کہ وہ دیندار عالموں اور درویشوں
 کی تو تعظیم و تکریم اُن کے مرتبہ کے موافق کرے
 پر دنیا دار امیروں اور نوابوں کی طرف ذرا
 بھی اُس سے زیادہ مخاطب نہ ہو جتنا عام
 محتاج لوگوں کی طرف ہوتا ہے نہ دنیا کی وجہ
 اُن کی کچھ بھی تعظیم اور تکریم اور خاطر داری کری
 مَا أَجَلَ خَطْمِ كُرٍّ - تمہارا درجہ کتنا بڑا ہے۔
 مَا أَنَا وَمَا خَطْمِي - میں کیا اور میرا مرتبہ کیا۔
 یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے میں کیا چیز
 ہوں۔

لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ خَطْمٌ وَلَا لِحْصَانٌ خَيْرَتَيْنِ - عورت
 کی قدر و منزلت نہیں ہے نہ اُس کی جو اُن میں
 نیک بخت ہے اُس کی قدر یہی سونا اور چاندی
 ہے۔

أَحَبُّ الْخَطْمِ فِيهَا بَيْنَ الضَّعِيفِينَ وَأَبْغَضُ
 الْخَطْمِ فِي الصَّرَاتِ - اگر کرناز کے ساتھ چلنا
 جنگ کے صفوں میں عمدہ ہے اور رستوں میں
 اس طرح چلنا برا ہے۔

مَنْ زَارَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ وَرَبِّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 يَخْطُمُ بَيْنَ قَبَائِلِي مِنْ نَوْدٍ - جو شخص اپنے
 بھائی مسلمان کی ملاقات اللہ کی راہ میں اور
 اللہ کے واسطے کریگا (نہ دنیا کی غرض سے) وہ
 قیامت کے دن نور کے سفید کپڑوں میں اترنا
 ہوا اور ملکتا ہوا آئے گا۔

أَلْخَطْمُ إِذَا تَحَدَّثَا - اللہ تعالیٰ کو خطرو
 اور خیالات نہیں گھیر سکتے وہم بھی نہیں گھیر سکتا
 دہلہ اُس کی شان یہ ہے اسے ہر تر از خیال قیاس

کمان زد ہم پہ وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
 أَوْ خَطْمًا بِنَهَائِي خَطْمًا آتٍ - یا جو میرے دل
 میں اُس کے سبب سے دوسرے گذرے۔
 خَطْمٌ يَنْفَسُهُ - اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا
 یا اپنی رُلے پر نازاں ہوا جیسے اسْتَسْبَدَّ
 بِرَأْيِهِ بس اپنی عقل پر چلا۔

بِئْسَ الْخَطْمُ لِمَنْ خَاطَمَهُ اللَّهُ - اُس شخص
 کے لئے بڑا خطرہ ہے جس نے اللہ کے مقابلہ
 میں اپنی تئیں خطرے میں ڈالا (شرک اور کفر
 میں مبتلا ہوا اُس کی عبادت سے غافل رہا)
 وَجُلُّ خَطْمِيَّوْ - شریف اور مرتبہ والا آدمی۔
 خَطْمٌ - قدر اور منزلت۔

خَطْمِيَّةٌ - جلدی چلنا، یا قدم بڑھا کر رکھنا مارنا
 لٹک جانا۔

وَأَنَّ الْأَنْدِلَانَ وَالتَّخَطُّوفَ مِنْ
 الْأَنْدِخَامِ وَالتَّكْلِفِ - سیدھے چلے
 جانا بڑے بڑے قدم رکھ کر یا حد سے گذر کر
 اپنے تئیں..... آفت میں جھونکنا اور
 تکلیف میں ڈالنا اور عرب لوگ کہتے ہیں
 وَخَطْمَانَ الشَّيْءِ - جب کوئی اُس سے
 بڑھ جائے گذر جائے۔ جو ہری نے کہا
 خَطْمَانَ الْأَبْعِيَّوْ - ظالے سمجھ سے ایک
 خَذَرَتْ فِي أَسْكَاسِنِي جلدی جلدی چلنا
 بڑے بڑے قدم رکھ کر۔

خَطْمٌ - کہنا، جماع کرنا، تمغور ا کھانا نشان کرنا
 سبزہ رخسار سے پر آنا کھودنا۔

تَخَطُّطٌ - لکیریں کرنا، تمغور ا کھانا۔
 اخْتِطَاطٌ - سبزہ گالوں پر آنا، لکیریں پڑنا
 خَاظٌ - جادو گر، رمال کیونکہ وہ لکیریں پڑاتا

میں اور ہیں خط چاہو کوئی سا۔ وہ کہ ایک گنتی ہر روز والا۔

كَانَ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يُعْطَى فَمَنْ وَافَقَ
 خَطَّهُ عَلَيْهِ مِثْلَ عَلَيْهِ - دوسری روایت
 میں یوں ہے فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ -
 پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت ادریس
 یا حضرت دانیال علیہما السلام) لکیریں کیا کرتے
 (یعنی دیتی میں اس لئے اس علم کو علم رمل کہتے
 ہیں) اب جو کوئی اُن کی طرح لکیریں کرے تو
 وہ اُن کی طرح (آئندہ ہونے والی بات) جان
 لے گا یا اُس کی لکیریں صحیح ہوں گی (لیکن اُنھی
 طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں رہا اور علم
 دنیا سے اُٹھ گیا اس لئے ہم کو ایسا کرنا جائز
 نہیں۔ حربی نے کہا یہ علم بھی کہانت کی ایک
 قسم ہے جو ہماری شریعت میں حرام ہو گئی۔
 ابن اثیر نے کہا علم رمل تو ایک مشہور علم ہے
 (جیسے علم تکمیر اور جفر) اور لوگوں نے اس علم
 میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جو اب تک موجود ہیں
 اور اکثر اس علم سے دل کی بات پہچان لیتے
 ہیں اور دوسری ہونے والی باتیں اور اُنکا
 پہچاننا ٹھیک ہوتا ہے، ابن عباسؓ نے کہا
 خط سے حدیث میں مراد یہ ہے جو عربوں میں
 جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے وہ یہ تھا کہ
 کوئی بھی حاجت والا آتا اور اس علم والے کے
 سامنے شریعتی کے طور پر کچھ رکھتا (نقد یا جنس)
 وہ کہتا بیٹھ میں تیرے لئے لکیریں کرتا ہوں پھر
 ایک لڑکا سلائی لے کر آتا اور نرم زمین میں بے
 گنتی جلدی جلدی لکیریں کرتا پھر اُن کو ایک
 سرے سے مٹنا شروع کرتا اگر اخیر میں دو لکیریں
 رہ جاتیں تو یہ علامت اُس کی ہوتی تھی کہ حاجت
 والا اپنے مطلب میں کامیاب ہو گا، اگر ایک لکیر

رہ جاتی تو یہ ناکامی کی علامت ہوتی۔
 میں، کہتا ہوں فال کھولنا بھی اسی قسم میں
 سے جیسے ہمارے زمانہ کے ملا اور درویش
 جاہلوں کو ٹھگ کر اُن کے لئے فال کھولتے ہیں
 کہیں خانوں پر اُن سے اُنگلیاں رکھواتے ہیں
 کہیں لکیریں کر داتے ہیں کہیں قرآن میں کہیں
 دیوان حافظ میں فال دیکھتے ہیں اور شیعوں نے
 جو استخارہ تسبیح پر نکالا ہے وہ بھی اسی قبیل سے
 ہے اس لئے کہ اخیر میں دو دو دانے اسقاط کرتے
 جاتے ہیں اگر ایک دانہ رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں
 استخارہ اچھا آیا اور اگر دو رہ جاتے ہیں تو کہتے
 ہیں اسکا انجام اچھا نہ ہو گا، اسی طرح بعض شیعی
 ذات الرقاع کا استخارہ کرتے ہیں پرچوں پر
 افضل لا تفعل کہتے ہیں یہ اس کے مشابہ ہے جو
 جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ تیروں ہد
 فال کھولا کرتے، بہر حال ہماری شریعت میں
 یہ سب فعل لغو کر دیئے گئے اور جفر اور نجوم اور
 رمل اور فال ان سب علموں کا سیکھنا اور ان
 پر عمل کرنا حرام کر دیا گیا اور اصل یہ ہے کہ یہ سب
 علم بے کار ہیں کیونکہ ان سے جو بات معلوم ہوتی
 ہے وہ یقینی نہیں ہوتی اور اکثر غلط نکلتی ہے اور
 صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ اکثر ٹھیک نکلتی ہے
 بالکل ٹھیک نہیں ہے میں نے جفر اور نجوم اور
 رمل والوں کا اکثر امتحان لیا ہے اور اُن کی باتوں
 کو بالکل جھوٹ پایا ہے ایک بڑے رمال صاحب
 لوگ بے نظیر جانتے تھے اور دل کی بات بتلا دیتی
 کا دعویٰ کرتے تھے جلسہ عام میں بڑے ذلیل اور
 خوار ہونے اور میرے دل کی بات نہ بتلا سکے
 ہمارے زمانہ میں تو کوئی شخص ابن صیاد کے

اندہ
 دل
 سے
 بن
 ڈالا
 بند
 شخص
 ہر
 مقابلہ
 در
 کفر
 رہا
 آدمی
 ناما
 رنا
 میں
 ہے
 چلے
 لڑکر
 کنا
 اور
 ہ
 ہیں
 سے
 کیا
 ایک
 نکتہ
 ہی
 چلا
 مان
 کرنا
 ہر
 پڑنا
 ہر
 پڑنا

رتبہ کا بھی نظر نہیں آیا جس نے آنحضرتؐ کے دل کی بات کچھ لگتی لگاتی تو بتلا دی تھی اور کہہ دیا تھا جو اللہ نے اور یہی وجہ ہے کہ حکمانے ان علوم کو یعنی جغرافیہ اور نجوم اور رمل وغیرہ کو حکمت سے خارج کر دیا ہے کیونکہ یہ علم درحقیقت علم نہیں ہیں بلکہ نرے ڈبوں تک ہیں اور ہماری شریعت میں جس استخارے کی اصل ہے وہ یہی ہے جو حسن حصین میں منقول ہے کہ دعا پڑھ کر سو رہے اللہ تعالیٰ اُس کو کسی نہ کسی طرح بتلا دیگا اگر وہ کام اُس کے حق میں اچھا ہے تو اُس کی توفیق دیگا ورنہ روکتا اِس مقام پر بھی جان لینا چاہئے کہ علم نجوم جس سے کھنا حرام ہے وہ علم ہے جس سے آئندہ ہونے والی باتیں معلوم ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے باقی رہا ستاروں کا علم جس سے جہاز رانی کی جاتی ہے اور راستہ پہچانا جاتا ہے اُس کا سیکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

ذَهَبَ فِي صَلَاتِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ مَنْزِلِهَا
فَدَعَا بِطَلْعِهَا فَلِيلٌ فُجِعْتُ أُحْطِطُ لِيَشْبَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَّ اللَّهُ
ابن انیس کہتے ہیں) آنحضرتؐ مجھ کو اپنے گھر پر
لے گئے اور تم کو اِس کا کھانا سنوا یا اِس وقت
وہی موجود ہو گا) میں کھانے میں لکیریں کرتا رہا
میرا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ میرے برابر جائیں (اِس
لئے ظاہر میں لکیریں کر کے آنحضرتؐ کو یہ دکھاتا
کہ میں کھا رہا ہوں)۔

أَيُّهَا مَنْ هَذَا أَنْ يَقْضِيَهُ الْخُطْبَةُ - کیا
اُس کا بیٹا اِس کام پر ملامت کیا جائیگا کہ جب
اُس کو کوئی حادثہ پیش آئے (کوئی مشکل مقصد)
تو وہ اُس کو یہ خط لکھ کر خدایا مال زر کام اور مقدمہ اور

لَا يَسْأَلُ كَرْنِي خُطْبَةً يَعْظُمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ
اللَّهِ إِلَّا أَعْطَيْنَاهُمْهَا أَيُّهَا - یہ قریش کا نفر
مجھ سے جب کسی ایسے امر کی درخواست کرینگے
جس میں اللہ تعالیٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں
کی تعظیم ہو (مثلاً فانا کعبہ کی یا حرم کی تو میں اُن
کی درخواست منظور کر لوں گا۔

إِنَّهُ قَدْ عَرَّضَ عَلَيْكُمْ خُطْبَةً رُشِدًا فَاقْبَلُوا
وَيَكْفُرُوا نَحْيُوا نَعْمَ بِمَا يَكْفُرُوا بِهَا لِيَكْفُرُوا
کی ہے تو اُس کو مان لو۔

إِنَّهُ وَرَثَتِ النِّسَاءِ يَخْطَطْنَ دُونَ
الْيَوْمِ جَالٍ - آنحضرتؐ نے عورتوں کو جداگانہ
اور خاص مقلعے دے (زمین کے ٹکڑے جن پر
نشان کر دئے گئے تھے) اُن میں مردوں کی
مداخلت نہیں رکھی یہ جمع ہے خطہ بکسرہ خاکی
یعنی مقلعہ جس کے حدود پر خط کر دیا جاتا ہے
خَطُّ الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ - بصرے اور کوفہ
کے حدود۔

فَأَخَذَ خُطْبَتًا - پھر اُس نے ایک خط کا برچھ
لیا۔

خَطُّ - وہ کنا را سمندر کا جو عمان اور بحرین کے
پاس ہے وہاں برچھے اچھے بنتے ہیں شرح السنہ
میں ہے کہ اصل میں برچھے ہند کے ملک اچھے
ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کو اُن کو سوداگر
لے گئے خط پر لاتے جو عرب کا بندر ہواں عرب کے
سارے ملکوں میں جاتے۔

حَتَّىٰ سَمِعَ عَطِيَّةً أَوْ خُطْبَةً - یہاں تک
کہ آپ کے خراسے کی آواز سنی گئی۔ خطیط اور
عطیط دونوں کے معنی قریب قریب ہیں سونے
میں جو آواز نکلتی ہے۔

تا کہ میں ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے۔

يَخْطُ بِرَجُلَيْهِ فِي الْأَمْصَى - آپ اپنی پاؤں سے زمین پر لکیر کر رہے تھے۔ (ناطائقی کبیرہ سے) اُن کو اٹھانا نہیں سکتے تھے نہ اُن پر زور دے سکتے تھے بلکہ در صاحبوں پر آپ ٹیکہ مار دینا جو مشکل سے چلے تو پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ رہے تھے وہ روزوں صاحب حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہما تھے یہ مرض موت کا ذکر ہے۔

لَا ضَمِيرًا وَلَا تَحْطِيطًا وَلَا تَحْكَدِيدًا - اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت نہیں (یعنی مخلوقات کی طرح کوئی معین صورت نہیں بلکہ جس صورت میں چاہے وہ جلوہ کر سکتا ہے) نہ اُس میں خط نہیں (یعنی اضلاع جیسے جسم میں ہوتے ہیں) نہ اُس میں حدیں ہیں (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں ہے اہل سنت کی کتابوں میں کوئی ایسی حد نہیں ہے جس سے صورت یا خط یا حد کی نفی نکلتی ہو بلکہ کئی حدیثوں میں صورت کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت کیا گیا ہے۔

إِنَّ قَوْمًا يَصِفُونَ اللَّهَ بِالضَّمِيرِ وَالنَّحْيِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ يَصِفُونَ اللَّهَ تَعَالَى كَلَيْفَ يَصِفُونَ - بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صیرت اور خطوط ثابت کرتے ہیں۔

مَسْجِدُ الْكُوفَةِ يَخْطُ آدَمَ - کوفہ کی مسجد آدمؑ کی نشان کی ہوئی ہے۔ یا خَطُّ آدَمَ، یعنی آدمؑ نے اسکا نشان کیا تھا۔

خَطٌّ - ارجک لیجانا۔

خَطْفَانٌ - جلدی چلانا

خَطُّ اللَّهِ نَوْءٌ هَا - اللہ اُس کی کارتی سولھی کر دے اصل میں یہ خطیہ سے ماخوذ ہے، خطیہ اُس زمین کو کہتے ہیں جو ایسے روزیوں کے درمیان واقع ہو جن پر بارش ہو اور اُس پر بارش نہ ہو۔

نَدْعَى الْخَطَائِطَ وَنَرُدُّ الْمَطَائِطَ - ہم خالی زمینوں پر جن پر بارش نہیں ہوئی تھی چہرہ ہے تھے یا راستوں میں چہرہ ہے تھے اور پانی کے کنڈوں پر چہرہ ہے تھے (یعنی پلا رہے تھے)۔

فِي الْأَمْصَى الْأَخَامِسَةُ حَيَاتٌ كَسَلَا سِيلِ الزَّمِيلِ وَكَالْخَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ - پانچویں زمین میں اتنے اتنے لے سانپ ہیں جیسے ریتی کے زنجیریں ہوتی ہیں اور جیسے پہاڑوں کشتگان میں بستے ہوتے ہیں۔

فَخَطَّطْتُ بِرُجُلَيْهِ الْأَمْصَى - میں نے برچھے کے نیچے کی طرف جو لوہا لگا رہتا ہے اُس کو زمین پر لکیر کی یعنی اُس کو زمین پر لگا دیا اور اوپر کی انی ہاتھ میں چھپالی تاکہ کسی کو برچھے کی چمک نہ دکھلائی دے، دوسری روایت میں فخططت ہے جانے حطی سے تو ترجمہ یوں ہو گا میں نے اُس کے نیچے کا لوہا زمین سے لگا دیا (تاکہ برچھے نیچا رہے اور کسی کو دور سے نظر نہ آئے)۔

خَطُّ خَطُّ - آنحضرتؐ نے کئی لکیریں کیں۔ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي فِيهِمْ خَطَّةً - جب قاضی اُن میں سے کوئی خصلت چھوڑ دے۔

خَطُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے زمین پر لکیریں کیں (یعنی ہمارے سبھانے کے لئے)۔

فَخَطَّ بِيْ سَجْدًا - آپ میرے لئے مسجد کا مقام معین کر دیجئے (اُس پر نشان کر دیجئے)

بات از چک لیتا ہے۔ بعضوں نے خطان بضم
خا روایت کیا ہے تو یہ غلطی کی وجہ ہو گا اور
خطات کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اَنْ اَكُوْنَ نَقَضَتْ يَدِي مِنْ قُبُوْرِ بَنِي
اَحَبِّ اِلَيَّ مَنْ اَنْ يَفْعَمَ مِنْ بَيْنِ الْخَطَايَا
فَيَنْكَسِرَ۔ اگر میں اپنے بیٹوں کو قبروں میں گاڑ
کر ہاتھ جھٹکوں تو یہ مجھ کو اس سے اچھا معلوم
ہوتا ہے کہ خطات کے انٹے اور پر سے گر کر
ٹوٹ جائیں وہ خطات ایک چڑیا ہے کالے
رنگ کی یہ عبداللہ بن مسعود نے رحم اور
شفقت کی راہ سے کہا۔

فِيهِ خَطَا طَيِّبَةٌ وَكَلَامٌ لَيْبٌ۔ وہاں آنکھوں
اور اکوڑے ہونگے ریڑھے منہ کے جو گنہگار
اور کافروں کو گھسیٹ لیں گے۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْخَطَايَا۔ آپ نے خطات
کے مارنے سے منع فرمایا مجمع البحرین میں ہے
کہ خطات بہ ضمہ خاد تشدید طا ایک مشہور
چڑیا ہے جس کو زور الہند کہتے ہیں اور عصفور
الجنت بھی یہ چڑیا دور دراز سفر کرتی ہے اس
لئے کہ آدمیوں کے پاس رہنا چاہتی ہے۔
حیوۃ النحیوان میں ہے کہ حضرت آدم جب جنت
سے نکالے گئے تو ان کو وحشت ہوئی اللہ نے
خطات کو بھیجا وہ ان کے پاس رہنے لگی ان
کی وحشت دور کرنے کے لئے۔

تَسْبِيْحُ الْخَطَايَا قِرَاءَةُ الْحَمْدِ۔ خطا
سورہ فاتحہ پڑھتی ہے یہی اس کی تسبیح ہے۔
خَطْلٌ۔ بڑبڑ کرنا، بیہودہ بہت باتیں کرنا۔

اَخْطَلٌ۔ بیہودہ بکا۔

تَخَطَّلَ۔ اڑا کر چلا۔

خَا طِلٌ۔ ہر معنی پائل ہے۔

قَرِيبٌ يَوْمَ الزَّلَّةِ وَزَيْنٌ لَهْوُ الْخَطَلِ۔

ان کے ساتھ غلطی پر وہم اور بیہودہ بات کو ان کو
لئے اچھا بتلایا۔

خَطْلًا۔ لمبی چھاتیوں والی عورت۔

اَذُنٌ خَطْلَاءٌ۔ لٹکا ہوا کان۔

خَطْلٌ۔ احمق بے وقوف۔ ایسے ہی زوال الخلل۔

خَطْمٌ۔ ناک پر مارنا۔

خَطَامٌ۔ مہاجر ناک میں ڈالی جاتی ہے۔

فَخَوَّبَ الدَّابَّةَ مَعَهَا عَصَا مَوْسَى وَخَاتَمَ

سَلِيمَانَ فَتَجَلَّى وَجْهَ الْمَوْمِنِ بِالْعَصَا

وَتَخْتَمُوا نَفْسَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ۔ (قیامت

کے قریب) ایک جانور زمین میں سے نکلیگا اور

ایک فرشتہ ہو گا ہر صورت جانور کے اُسکے

ساتھ حضرت موسیٰ کی لاثمی ہوگی اور حضرت

سلیمان کی مہرہ کیا کریگا مومن کا منہ تو لاثمی سے

روشن کر دے گا اور کافر کی ناک پر لکیر کر دیگا

(یعنی نشان کر دیگا یہ خَطْمٌ التَّيْمُرِ سے ہے یعنی

میں نے ادنٹ پر نشان کیا ناک سے لیکر ایک

رخسارے تک خطا کر دیا۔

ثَاتِي الدَّابَّةِ الْمُوْمِنِ فَسَلِيَ عَلَيْهِ وَ

ثَاتِي الْكَافِرِ فَتَخَطَّمَهُ۔ وہ جانور (دَابَّةُ الزَّمَانِ)

مسلمان کے پاس آئے گا تو اس کو سلام کر دیگا،

اور کافر کے پاس آن کر اس کے منہ پر نشان

کر دیگا۔

وَأَمَّا الْكَافِرُ فَتَخَطَّمَهُ بِسَيْلِ الْحَمِيمِ

الْأَسْوَدِ۔ لیکن کافر اس کی ناک پر کالے

گوٹھ کی طرح نشان کر دیگا۔

فَخَطَمَ لَهُ أُخْرَى دُونَهَا۔ پھر ایک اور

اور ڈالیتے

حضرت

س کو نشان

نکا یا ہو

یائیں اسکی

دہ جانور

وگھالیت

لی چکتی گا

یہ مراد ہے

لیا ہو پھر

رایا۔

جیسے لاکر

بسنے سے

رہمت۔

صَلَّى اللهُ

لو کرنا اور اسکا

خطیفہ درود

میں اسکو

اَخْطَلَتْ

الروکھا

ناب۔ جو

کو اپنی ناک

یہ شیطان

ہو گا شیطان

فرشتوں کی

وہ خطا ہے جس سے جانور نکلتا ہے۔

خط
ت ہے
ری ناگون
میں ہیں۔
تو کہ ہم ہر
ظہر نامہ میں
کے ساتھ
لمحی پہچانوں
تمہارے
ہے اصل
پر جانور
اہم کام نے
ہے پاس نہ
سنا یعنی ایک
آنحضرت
یک مشہور
ہے اور کسی
لا یصوت
برے آسمان
سے خطی
نیت کر
سراپانی
عادت
لی نیت
بتامی یا باک

(راوی کو خشک ہے)

إِحْسَى أَبَا سَفْيَانَ عِنْدَ خَطِّ الْجَبَلِ - الإسفیان
کو وہاں کھڑا کر وہاں پہاڑ کی مین ختم ہوئی ہے
(یعنی کنارے پر، ایک روایت میں خط الجبل
عائے حطی سے جیسے اوپر گزر چکا ہے، ایک
روایت میں عِنْدَ خَطِّ الْخَيْلِ - یعنی جہاں
سواروں کی مدبھیڑ ہوتی ہے)۔

قَدْ خَطَّ أَنْفَهُ أَسْ كِ نَاكٍ پَرْتَارِ ہو گیا
ایک روایت میں خَطَّ أَنْفَهُ سے عائے حطی
سے تو معنی یہ ہوگا اُس کی ناک ٹوٹ گئی۔
غَسَلَ الرَّأْسَ بِالْخَطِّ يَنْفِي الْفَقْرَ -
خطی سے سرد ہونا محتاجی کو دور کرتا ہے۔
كَانَ خَطًّا جَدَلَهُ لِيَنْفَا - آنحضرت م کے اذ
کی نکیل گھور کے چھال کی تھی

تَوَفَّى عَقِبَ سَاعَةٍ قُبُضَ رَسُولِ اللَّهِ قَطْعَ
خَطِّ مَرَّةٍ ثُمَّ مَرَّ بِرُكُضِ حَتَّى آتَى بِبَيْتِ خَطَّةٍ
بِقُبَا قَرْمِي بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرًا - جس وقت
آنحضرت م کی وفات ہوئی تو آپ کی سوازی کا گدھا
جس کو عقیقہ کہتے تھے اپنی خطام تڑا کر دوڑتا ہوا بھاگا
اور پیر خطمہ پر چڑھا میں ہے اپنے تئیں ڈال دیا وہیں
اُس کی قبر ہو گئی، خطمہ انصار کا ایک خاندان ہے
عبداللہ بن مالک بن ادس کی اولاد۔

مُخَطِّطٌ بِأَمْرِ خَطِّطٍ - آدمی کی ناک۔
خطوط پاؤں کھول کر چلنا۔ دور کرنا۔
تَخَطَّيْتُ - کسی کو خطا دار بنانا، دور کرنا۔
رُخَطِّطٌ - پھاندنا، تجا دز کرنا۔
خَطْوَةٌ - در قدم کا درمیانی ناصلہ۔ خَطْوَاتٌ اور
خَطْوَاتٌ اور خَطْوَاتٌ جمع۔
خَطْوَةٌ - یعنی خطو کا اور ایک بار قدم اٹھانا۔

اور پائش کے حساب میں خطو چھ قدم کا ہوتا ہے
رَأَى رَجُلًا يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ - ایک شخص
کو دیکھا جو لوگوں کی گردنیں پھاند رہا تھا یعنی اونکی
گردنیں دو قدم کے بیچ میں کرتا پھاند جاتا۔
وَكثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ - اور مسجدوں
کی طرف بہت قدم اٹھانا۔

خَطْوَاتُ الشَّيْطَانِ - شیطان کی راہیں اُس
کے مذہب اور طریقے، کرمانی نے کہا ارام کو جمعہ
دن گردنیں پھاندنا درست ہے اسی طرح اُس
شخص کو جس کو کوئی جگہ بندوں گردنیں پھاندے
خالی نہ ملے کیونکہ یہ لوگوں کا قصیدہ ہے کہ انہوں نے
اپنے اگے خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی جگہ بھریں اور
سنت یہ ہے کہ شروع سے صفیں پوری بھرتے
ہوئے آئے اور کوئی جگہ خالی نہ چھوڑے تاکہ بندیں
آئیں اے کو پھاندنے کی ضرورت ہی نہ پڑے
کرمانی نے کہا یہ فعل یعنی گردنیں پھاندنا سکر وہ
تحریمی ہے، بعضوں نے کہا تزیینی ہے۔

لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً - کوئی قدم نہ اٹھایا۔
بَادِرُوا يَا لَصَدِّقَاتِ قِيَامِ النَّبِيِّ كَمَا
يَتَخَطَّاهَا - خیرات میں جلدی کرنا اس لئے
کہ بلا خیرات سے آگے نہیں بڑھ سکتی (اُس کو
لانگہ نہیں سکتی)۔

قَصَرَ اللَّهُ خَطْوَةَ - اللہ تیری چال کم کر دے
بَخَطْوِي مَشِيهًا - اپنی چال میں اترارہا تھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الظَّاءِ

خَطْوَةٌ - ٹھونس ہونا۔

لَحْمُهُ خَطْوٌ بَطٌّ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)
اُس کا گوشت ٹھونس ہے (یعنی لکٹ ہوا تھل تھل)

ت کی نیند
 بنی چو پڑ پڑ
 چنڈا کرے۔
 - مسلمان
 ہے (ہر ایک
 -)
 پڑھو دینہ
 ت م کھی تو
 -
 فق لا
 ت کر سلتو
 ب میں اتری
 کل آہستہ
 نے کہا مراد
 -
 فحائتہ
 نہ آہستہ
 -
 انا افتاب
 کے ساتھ
 میں خاموش
 -
 ناتوان ہون
 -
 ضا کا سکون
 ہول کر مارے
 -
 کا پیر ہو جانے

خفیہ۔ اونٹ کی ایک بیماری ہے

فَاذْ اَهُوَ يَزِي التَّيْمُنِ مِنْ تَنْبُ عَلَى الْغَلْمِ
 خافجہ۔ وہ کیا دیکھتا ہے بکرے بکریوں پر چڑھ
 رہے ہیں آواز کر رہے ہیں، ابن اشیر نے کہا جاننے
 بھی ہو سکتا ہے۔

میں۔ کہتا ہوں خفج کے معنی فخر اور تکبر کے آؤ
 ہیں اسی سے ہے جفاح بہ سنی متکبر اور مغرور۔
 خفج۔ پناہ دینا، حفاظت کرنا، حمایت کرنا، بچانا، عہد
 شکنی کرنا، دغا کرنا، عہد پورا کرنا۔

شخرا اور خفازہ۔ شرم کرنا۔
 خفیہ۔ حامی اور بچانے والا، راستہ میں نگہبانی
 کرنے والا، اب تک عرب میں قاعدہ پر کہ مسافر
 اجرت دیکر حفاظت کے لئے ایک شخص کو اپنے
 ساتھ لیتا ہے جو اپنی سرحد سے یہ حفاظت اسکو
 پار کر دیتا ہے اسکو خفیر کہتے ہیں۔

خفازہ اور خفراہ اور خفازہ۔ ذمہ لینا نگہبانی
 کا اقرار کرنا۔
 اشغار۔ عہد شکنی کرنا، ذمہ توڑ ڈالنا۔

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَإِنَّهُ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ وَلَا
 تُخْفِنَنَّ اللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ۔ جس شخص نے صبح
 کی نماز پڑھی وہ (دن بھر) اللہ کی حمایت میں ہے
 تو اللہ کی حمایت مت توڑو (اسکو مت ستاؤ
 ورنہ اللہ تعالیٰ تم کو سزا دیگا کیونکہ اُس نے
 جس شخص کی حمایت کا ذمہ لیا تھا تم نے اُس کو
 چھوڑا)۔

مَنْ ظَلَمَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَدْ
 أَخْفَنَ اللَّهُ۔ جس شخص نے کسی مسلمان پر ظلم
 کیا یا اسکا حق مارا اسکو ناحق ستایا تو اسنے
 اللہ کا ذمہ توڑا (اللہ نے جس کو اپنی حفاظت

میں لیا تھا، اُس کو چھوڑا اب اللہ اُس سے ضرور
 بدلے لے گا۔

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ۔ جس
 نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (اللہ
 اُسکا نگہبان ہے)۔

اللَّهُ مَوْعُ خُفْرٍ الْعَيْونِ۔ آنسو آنکھوں کی
 پناہ میں (یعنی جب اللہ کے ذمہ سے آنکھوں سے
 آنسو نکلیں تو آنکھیں روزِ خم کی رہیں گے)۔

سُخْرٍ خُفْرٍ۔ حیا دار اور بہت شرم والا ہے۔
 عَضُّ الْأَضْرَافِ وَالْأَعْرَافِ۔ نیچی نگاہ
 دالیاں اپنی عزت میں بچانے کیلئے شرم کرنا یا لیاں

ایک روایت میں اعراض بہ کسر و حمزہ ہر۔
 فَلَا تُخْفِنَنَّ وَاللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ۔ اللہ کی امان
 اور ذمہ کو نہ توڑو (اُس میں خیانت نہ کرو)۔

يَخْرُجُ الْبَعِيرُ بِغَيْرِ خَفِيرٍ۔ اونٹ بغیر خفیر کے
 نکلیگا (راہ میں ایسا امن داناں ہوگا کہ خفیر کی ضرورت
 نہ رہے گی) خفیر وہ شخص جو راستہ میں حفاظت
 کا ذمہ لے کر قافلہ یا مسافر کے ساتھ نکلتا ہے جیسے

از پر بیان ہو چکا۔
 كَيْفَ هُنَا أَنْ تُخْفِنَنَّ۔ ہم کو بُرا معلوم ہوا کہ
 تمہارا ذمہ توڑیں تم نے جس کو پناہ دی ہے اسکو
 ستائیں۔

فَمَنْ أَخْفَنَ مُسْلِمًا۔ جس نے مسلمان کا
 ذمہ توڑا (مثلاً ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ
 دی اور دوسرے مسلمان نے اُسکو چھوڑا ناچاہا)

فِي أَنْتُمْ وَإِنْ تُخْفِنَنَّ وَإِذْ فَيَكْفُرُ۔ کیونکہ اگر تم اپنے
 ذمہوں کو توڑو (تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ اللہ کا
 ذمہ توڑو۔ اس لئے جب کسی کافر کو امان دو تو
 یوں کہو میں نے تیرا ذمہ لیا۔ اور یوں نہ کہو تو اللہ

عبدالملک
نباہ کہے
ش کی
امت کرنا
یعنی بزرگ
پادکھانیرالا
۱۔ اللہ تعالیٰ
س کو پابنا
اہتا ہے
بعض
لم کرتا ہے
ن کو ادباں
حال کو کسی
ایمان کیا اور
کے سامنے
نوں نے کہا
حال بیان
اہتے کیا ہیں
لے آہستہ
اللہم اللہ
ہم نے خف
میں داخل
ساتھ رہتے
اور میری

بہا سچ فاعظمت ہے یعنی ان کو اس پر غصہ آیا۔
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنْخَفِضُهُمْ۔ اور آنحضرت ان کو دھبا کر رہے
تھے (ان کا غصہ فرد کر رہے تھے)۔

إِذَا اخْفَضْتِ فَأَشْبِهِي۔ جب تو عورتوں کا خفتہ
کرے تو تھوڑا سا کاٹ (کاٹنے میں مبالغہ مت
کر)۔ خفص عورتوں کیلئے جیسے خندان مردوں
کے لئے اور خنتہ کرنے والے کو خافض بھی کہتے
ہیں۔

خَفِضِي، عَلَيْكَ۔ ذرا اپنے تئیں سنبھال لانا
رنج مت کر۔

بَيِّنَا الْبَيِّنَاتِ يُخْفِضُ وَيَسْرِقُ۔ اُس کے
ہاتھ میں ترازو ہے وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے
رکسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم، جیسے نونے والا
ترازو کے پلٹے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔

خَفْتُ۔ يَخْفَعُ بِأَخْفَةٍ۔ ہلکا ہونا۔

إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا عَقَبَةٌ كَتُوبٌ ذَالِ الْجُبُونِ هَا
أَلَا الدُّخْفُ۔ ہمارے سامنے ایک سخت اور
دشوار گزار گھاٹی ہے اُسکو وہی لالچھیگا جو ہلکا ہوگا
(گناہوں کا بوجھ اُس کے سر پر نہ ہوگا یا دنیا کا زیادہ
سازد سامان نہ رکھتا ہوگا)۔

بِنَا الدُّخْفُونَ۔ جو لوگ ہلکے ہیں (دنیا کا زیادہ
بکھیرا نہیں رکھتے) انہوں ہی نے چمنکار پایا۔
(کہہ لو ان کو حساب و کتاب دقت نہ ہوگی)۔

لَمَّا اسْتَخْلَفَةُ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَزُجُّمُ
الْمَنَا فِقُونَ أَتَاكَ اسْتَخْلَفْتَنِي وَتَخَفْتَنِي
یہی۔ جب آنحضرت نے غزوہ تبوک میں حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا

تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ منافق لوگ
کہتے ہیں آپ نے مجھ کو گراں سمجھا اپنے ساتھ رکھنا
آپ پر بار ہوا آپ کو بڑا معلوم ہوا اس لئے آپ
مجھ کو مدینہ میں چھوڑ کر (مٹے اور سبکدوش ہو گئے

(دوسری روایت میں یوں ہے حضرت علی رضی اللہ
عنه نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے
جاتے ہیں، آپ نے فرمایا علی تم اس سے خوش
ہمیں ہو تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو بارز بن کو
حضرت موسیٰ سے تھی، جیسے حضرت موسیٰ اپنے
بھائی ہارون کو کوہ طور کو جانے دقت بنی اسرائیل کو
خلیفہ کر گئے تھے ویسے ہی تم بھی میرے بھائی ہو
اور میں تم کو مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے جاتا ہوں)۔
إِنَّهُ كَانَ خَفِيفٌ ذَاتَ الْيَدِ۔ عبداللہ بن
مسعود بالکل ہلکے تھے یعنی دنیا کا مال و اسباب
زیادہ نہیں رکھتے تھے)۔

خَوْرَجَ شَبَابٌ أَصْحَابُ يَهُ وَيَخْفَانُ هُمْ حَسْرَةً
آپ کے اصحاب میں سے جوان اور ہلکے پھلکے لوگ
(جن کے پاس دنیا کا سازد سامان نہ تھا) یوں ہی
بے ہمتیار نکل کھڑے ہوئے ایک روایت میں
خفا فہم ہے، ایک میں اخفا فہم ہے سنی رہی ہے
یہ سب خفیف کی جمعیں ہیں۔

خَفْتُ۔ بمعنی خفیف۔
خَفْتُ۔ موزہ ادنٹ کا پاؤں، اُس کی جمع اخفان
اور خفان ہے۔

خَفِيفُ الْيَدِ۔ چور۔
قَدْ ذُنَابِي خَفُوفٌ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ۔ تم
لوگوں میں سے میرے ہلکے ہونے کا دقت نزدیک
آن پہنچا (یعنی میری وفات قریب آگئی)۔
قَدْ كَانَ مَعِي خَفُوفٌ۔ میں جلدی چلا۔

بعضوں کے لئے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور ہم اس کو بغیر فیض الہی کے سمجھ نہیں سکتے۔

میں :- کہتا ہوں ہم میں سے کسی کو یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کو جلد جلد پڑھ ڈالے، دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بہتر نہیں ہے)

وَضُؤٌ حَفِيفًا۔ بگاڑ ضعیف کیا ایک ایک اعضاء کو دھریلا پانی عادت سے کم بہایا ہے)

يُخَفِّفُهُ عَمْرُو۔ عمر اس کو ہلکا بیان کرتے تھے۔
رَبِيعٌ خَفِيفٌ دھویا یا ایک ہی بار دھویا، مگر پورے عضو کو دھویا۔

اِذَا اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلٍ اُمْرِيٌّ فَقَلِّ اَعْمَلْنَا فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَلَا يَسْتَعْتِبُكَ اَحَدٌ جب تو کسی اچھے کام کرتے دیکھے تو یوں کہہ عمل کے جاؤ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھے لگا، اور جلدی کر کے ہلکا بن (جلد یہ قیاس قائم نہ کرنا کہ وہ دلی اور خدا کا مقبول بندہ ہے ممکن ہے کہ اُسکا خاتمہ ہر یا وہ زیادہ ریا کی نیت رکھتا ہو۔

دوسری روایت میں ہے فَلَا تَزُكُّوا عَلٰى اللّٰهِ اَحَدًا اور اللہ کے نزدیک کسی کو مقبول اور پاک بندہ نہ سمجھو اور حضرت عثمان بن مظعون کو ایک عورت نے بہشتی قرار دیا تھا تو آنحضرت ص نے اُس پر انکار کیا اور فرمایا تجھ کو کیا معلوم کہم خدا کی میں اللہ کا رسول ہوں تجھ کو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا قرآن میں ہے رَمَادِرِي مَا يَفْعَلُ فِي ذَلِكُمْ اِنَّ حَدِيثُوْنَ سِيَرَةَ نَبِيِّكَ مِنْ غَيْرِ طَوْرٍ سے بہشتی یا اللہ کا مقبول بندہ یا اُسکا ولی یا محبوب نہیں کہہ سکتے البتہ جن لوگوں کو اللہ اُس کے رسول

نے قطعی بشارت بہشت کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ امام حسن اور امام حسین اور حضرت زائدہ حضرت خدیجہ بلال وغیرہ اُن کو بہشتی کہہ سکتے ہیں زائدہ کشی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف کسی کے اچھے اعمال دیکھ کر اُن کی نسبت عمدہ قیاس قائم نہ کر لے جیتک اُسکو اچھی طرح نہ آزمائے کہ وہ شریعت کا پورا پورا پیرو ہے یا نہیں معلوم ہوا کہ کثرت ریاضت اور عبادت اور اعمال خیر اسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب آدمی اعتقاد اور عمل دونوں میں شریعت محمدی یعنی کتاب و سنت کا پیرو ہو ورنہ ہندو اور نصرانی و زرتشتی بے حد ریاضتیں اور محنتیں کرتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے، قرآن اور حدیث کی پیروی کیے ساتھ تھوڑی سی عبادت میں آدمی وہ درجہ پاسکتا ہے جو فضلات شرع چلنے والوں کو عمر بھر کی ریاضت اور محنت میں بھی میسر نہیں آتا۔

وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنكُمْ۔ آپ کو وہ بہت پسند تھا جو لوگوں پر ہلکا ہو یعنی آسان عمل معلوم ہوا کہ رخصت پر چلنا کوئی برا امر نہیں ہے، اور جن لوگوں نے تعلقاً رخصت سے منع کیا ہے اُنکا کلام بے دلیل ہے۔

اَخَفَّتْ اَلْحُدُوْدُ۔ سب سزاؤں میں ہلکی۔
فِي خِفَةِ الظُّلْمِ وَاخْلَامِ السَّبَاحِ۔ پرندوں کی طرح ہلکا پن (جد ہرجی میں آیا اور ہراڑ گئے۔ سوچتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں) اور درندوں کے اخلاق (ہر ایک کو بچاؤ کھانا پاستہ میں مطلب یہ ہے کہ خفیت العقل اور کثیر الغضب ہر دو)۔
يَسْمَعُ نَجَاءَ الصَّيْبِيِّ فَيُجِيفُ۔ آپ نماز میں بچے کا رونا سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے۔ (چھوٹی

تین
ہے
ہے
کہ
در پر
فغان
مخوف
ہے
جہاں
نظر
خلان
کلایا
دینا
سینر
تہوں
در سرد
صل
منع
یعنی
قدم کو
در پر
ترین
تجزہ
ن۔

سورت پڑھ کر ختم کر دیتے۔ سبحان اللہ آنحضرت
 کو اپنی امت سے کیسی الفت اور محبت تھی۔
 كَلِمَتَانِ خَفِيضَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ - دو کلمے زبا
 پر ہلکے ہیں (یعنی مختصر ہیں) آدمی جلدی سے اسکو
 پڑھ لیتا ہے لیکن اعمال کے ترازی میں بیماری
 ہوں گے ان کا ثواب بہت یلگا اللہ کو بہت
 پسند ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔
 كَانَ يَا مَعْزُتَابَ التَّخْفِيفِ - آنحضرت پر ہم کو بھی
 نماز پڑھنے کا حکم دیتے، بلی سے یہ غرض نہیں ہے
 کہ رکوع اور سجدہ وغیرہ برابر نہ کرے بلکہ مطلب یہ
 ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھے بہت لمبی قرأت بخیر
 کہ لوگوں کو تکلیف ہو جیسے دوسری روایت میں ہے
 مَا زَايَتْ أَخْفَ صَلَوةً مِّنْهُمُ حَقِّي إِنَّهُ عَنِّي
 وَسَلَّمَ وَلَا أَمْتَانَا - میں نے آنحضرت سے
 زیادہ ہلکی اور اس پر پوری نماز پڑھتے کسی کو نہیں
 دیکھا، بلی سے یہ مطلب ہے کہ مفصل کی چھوٹی
 سورتیں پڑھتے اور لمبی دعائیں نماز میں نکر تے
 اور پوری سے یہ مطلب ہے کہ تمام ارکان اور سنن
 اور آداب نماز کو اچھی طرح اطمینان بکرا کر تے اور
 رکوع اور سجدے میں اور دونوں سجدوں کے
 درمیان اور رکوع سے سر اٹھا کر بقدر تین تسبیح
 کے توقف کرتے، ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں
 نے اللہ ان کو نیک توفیق دے یہ عادت کوئی
 ہے کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں اسی طرح رکوع
 سے سر اٹھا کر بالکل توقف نہیں کرتے اور بعض تو
 غضب ہی کرتے ہیں کہ ایک سجدے سے سر اٹھا
 کر پورا بیٹھے بھی نہیں بلکہ پرندے کی طرح ٹھٹھکیں
 لگاتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نماز پڑھنے
 سے کیا فائدہ ہے نماز تو ثواب کے لئے ہر ایسی

نماز سے تو اور عذاب کا خوف ہے، بعض بڑوں
 یہ سمجھتے ہیں کہ نفل رکعتیں جتنی زیادہ پڑھو اتنی
 ہی ثواب زیادہ ہوگا اور بے تیزی سے جلدی
 جلدی بہت سی رکعتیں پڑھ لیتے ہیں کہیں اس
 سے فائدہ ہوگا مگر تم دو رکعتیں آداب اور شرائط اور
 اطمینان کے ساتھ حضور اور خشوع سے پڑھو
 تو وہ ایسی سورتوں سے بہتر ہیں جن کو ذرا احتیاجی
 کے ساتھ خلاف سنت ادا کرو تا کہ کوئی کھیل توڑ
 ہے کہ جس نے جلدی سے ادا کر لیا یا بہت سا
 ادا کر لیا وہ تعریف کے قابل ہوں۔

أَسْتَمِعُ بَكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُخَفِّفُ - میں نماز میں ہم
 کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں (تا کہ
 اُس کی ماں پریشان نہ ہو) سید نے کہا اس
 حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ اگر امام کسی شخص کی آہٹ
 پائے جو نماز میں شریک ہو نا چاہتا ہو تو رکوع کو
 ہلکا کر سکتا ہے تا کہ وہ رکعت پالے اس لئے کہ
 جب دنیاوی اعراض سے نماز کو ہلکا اور چھوٹا
 کرنا جائز ہو تو دینی غرض کے لئے بطریق ادنیٰ
 جائز ہوگا مگر امام مالک نے اسکو مکروہ جانا ہے۔
 مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلَوَاتِهِ لَا يَدْرُ عَلَى الْخَوَافِ
 لَا وَاللَّهِ - جو شخص نماز کو خراب کرے اس کو
 آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کرے یا رقت
 پر نہ پڑھے اُس کو بے حقیقت اور ہلکا سمجھے (وہ
 کبھی قسم خدا کی حوض کوثر پر نہ آسکے گا) فرشتے
 اُس کو آنے نہیں دینگے پیاس سے تڑپتا رہے گا
 إِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخَفِّبَا الصَّلَاةِ
 ہم اہلبیت کی سفارش اُس شخص کے لئے نہیں
 جو نماز کو ذلیل اور ہلکا سمجھے (اسکا خیال نہ رکھے)
 امام جعفر صادق نے فرمایا۔

کتاب الایمان ص ۱۰۹

تَخَفُّوا لَتَلْحَقُوا - گناہوں سے بچنے رہو تم بھی
انگے بندوں سے مل جاؤ گے۔

اسْتَحْفَفْتُمْهَا - میں نے اسکو ہلکا پایا، ایک
روایت میں استحففتہا کے دو قافوں سے یعنی
میں نے اس میں خوب تامل کیا خوب غور کیا،
اس کو لائق پایا۔

الذَّهَانُ فِي الْخَفِيتِ - اونٹ دوڑانے میں شرط
کر سکتے ہیں۔

لَوْ تَرَوْهُمْ مَا اجللتك خفًا اَلَا كَيْتَبَ لَكَ كَذَا -
تیری ساڈنی جب کوئی قدم اٹھائے گی تو تیرے
لئے اتنا ثواب لکھا جائیگا۔

صَدَقَ الْخَفِيتُ - اونٹ کی زکوٰۃ۔

سَبَقَ الْكِتَابُ الْخَفِيتِ - اللہ کی کتاب موزوں
پر سب سے آگے کی ہے (یعنی موزوں پر
سب سے آخضر م نے سورہ مائدہ اترنے کے بعد
کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن میں جو پاؤں دہونے یا اس
پر سب سے آگے کی ہے یہ اس حالت میں ہو جب
پاؤں میں موزے نہ ہوں، امامیہ نے اس کے
معنی یہ کہے ہیں کہ قرآن کا حکم موزوں پر سب سے
آگے کی ہے یعنی زیادہ واجب الاتباع ہے
چونکہ ان کے نزدیک موزوں پر سب سے آگے کی ہے
نہیں ہے حالانکہ یہ ان کا ظلم ہے متواتر روایتوں
سے موزوں پر سب سے آخضر م سے منقول ہے۔

لَوْ يُعْرَفُ لَسَبِي خَفًا اَلَا خَفًا اَهْدَاةُ لِي
النتجاشی - آنحضرت کے پاس کوئی موزہ ہو یہ
معلوم نہیں ہوا سو اس موزے کے جو نجاشی نے
آپ کو تحفہ بھیجا تھا۔

لَوْ اَلَا اِنْ خِفَاتُ اِلَى التَّجَشُّبِ - اگر اونٹ کھریا
نارنے کے لئے نہ جاتے۔

خَفِيتٌ - حرکت کرنا، ہلنا، غائب کرنا، چوڑی چیز سے مارنا
آواز دینا، غائب ہونا۔

اَيْتَانِ سَرِيَّةٍ عَزَّتْ فَانْخَفَتْ كَمَا كَيْتَبُ
اَجْرُهُمَا مَرَّتَيْنِ - فوج کے جو ٹکڑے جہاد کریں
لیکن خالی لوٹ کر آئے (اسکو لوٹ کا مال نہ ملے)
تو اسکو دو ہر ا ثواب ملے گا۔

اِنْخَفَاتِي - کاسنی لڑائی میں سے خالی لوٹ کر آنا
کچھ لوٹ میں نہ ملنا، ادنیٰ کے وقت سے بلانا، پرندہ
کا پتکھ مارنا۔

يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي خَفِيتٍ مِنَ الدِّيَارِ
رَاذِبًا مِنَ الْعِلْبِ - دجال اس وقت نکلیگا
دین مضطرب اور ضعیف ہو جائیگا (بیدینی اور
الحاد اور نجریت کا غلبہ ہوگا) دین کا علم بیٹھ موزوں
(لوگ قرآن اور حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے
دنیا کمانے کی فکر میں غرق ہوں گے)۔

كَانُوا اِيْدُنَا حَتَّى تَخْفُو
مَوْزُو مَرِيْمَ - صعاہ عشا کی نماز کا انتظار رہا تک
کہتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے ان کی ٹھڈیاں سب
پر گر پڑتی تھیں یا ان کے سر ادنگھ سے ہلنے لگتے
تھے۔

رَاةٌ لَيْسَمَهُمْ خَفٌ بَعَالِهِمْ جِيْنُ يَوْمَ تَوْتِ
عَنَّةٍ - جب مردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے
ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔
کرمانی نے کہا اس حدیث سے جوتوں سمیت قبروں
کے درمیان جانا درست نکلتا ہے اور دوسری روایت
میں جو ہے اسے دو جوتوں والے اپنی جوتیاں
انار تو یہ کراہت پر محمول ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع
موتی کا ثبوت ہوتا ہے محققین اہل حدیث سب اسکو

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع
موتی کا ثبوت ہوتا ہے محققین اہل حدیث سب اسکو

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع
موتی کا ثبوت ہوتا ہے محققین اہل حدیث سب اسکو

ہرگز
آسن
بلدی
اس
سط اور
پڑھو
احتیاجی
میل توڑ
ن سا
زمین پر
ازنا کر
اس
لی ہٹ
ع کو
لے کر
برجور
ادنی
ماہر
تجو
س کر
وقت
ہے
شے
نار
موزوں
نہیں
کے

قابل ہیں لیکن معتزلہ اور چند حسنی نفسیوں نے اسکا انکار کیا ہے جن کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف لائق تسلیم نہیں ہے
 فَضَرَبَ بِيضًا يَا لَيْلِ خَفَقَةً - حضرت عمر رض نے کوڑے سے (دڑے سے) اُن کو مارا۔
 سُئِلَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ اِنْ خَفِقَ وَ الْخِلَاطُ - اُن سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے کہا ذکر کو فرج میں غائب کر دینے سے یعنی دخول سے اور عورت مرد کے مل جانے سے یعنی جماع سے۔
 مَن يَكْبِتُ اسْرَافِيلَ يَحْكُمُ الْخَافِيَيْنِ - اسرافیل علیہ السلام کے دونوں موندھے آسمان زمین سے لڑکھڑاتے ہیں رگڑا کھاتے ہیں یا مشرق اور مغرب سے لڑکھڑاتے ہیں۔
 خَوَافِي السَّمَاوَاتِ - چاروں سمتیں جدہر سے چاروں ہوا میں نکلتی ہیں۔
 كَانَتْ رُؤُوسُهُمْ رُخْفَيْنِ خَفَقَةً اَوْ خَفَقَاتَيْنِ اُن کے سر ایک باریاد باریاد سے ہل جاتے تھے۔
 مَنْ لَّمَّ يَدَ مِنَ النَّعْسَةِ اِدَا الْخَفَقَةَ اَلْوَسْوَةَ جس شخص نے سر ہلانے یا اڑانے سے دھوکا کرنا لازم نہیں سمجھا۔
 مَا مِنْ شَاذِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ - مجاہدین کی کبوتری یا فوج کی کبوتری جو خالی لوٹ لڑائی اُسکو لوٹ کا مال دے۔
 مَا بَيْنَ خَوَافِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ - آسمان اور زمین کے کناروں میں۔
 اِذَا ظَلِيَّ خَافِيٌّ - ایک ہرن دیکھی جو نیند میں جھک گئی تھی (اڑنگھ رہی تھی)۔

رَايَاتِ سُودٍ تَخْفِقُ - کالے جھنڈے جو ہل رہے ہونگے۔
 وَ لَوْ يَكُنُ اِلَّا كَلْمَةً مِّنْ خَفَقَةٍ اَوْ مِمَّنْ مِّنْ بَرَقَةٍ - اور ننگا کالے ایک جھونکایا بجلی کی ایک جھک اتنا زمانہ نہیں گزرا۔
 اِمَامُهُ الْبِطْغَاغَتِ اَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِهٖ - امام نے اپنے جوتیوں کی آواز سنائی
 خَفَقَ قَلْبُ الرَّجُلِ نَحْفًا نًّا - آدمی کا دل بھرا رہا ہے مضطرب ہو رہا ہے
 مَا اَطْرَقَ دَا الْخَافِقَانَ - جب تک زمین کر رہا کتا رہے مشرق اور مغرب باقی رہیں۔
 سَقِيًا مَّتَنَّا بِعَا خَفَقَةٌ - ایسا پانی کہ اُس کی حرکت پے در پے رہے (یعنی برابر برستا رہی)
 رَايَتْ اَبَا جَعْفَرَ وَعَلَيْهِ بَرْدٌ مِّنْ خَفِقٍ وَ هُوَ مُخْرَمٌ - میں نے امام محمد باقر کو دیکھا وہ احرام کی حالت میں ایک چمکتی چادر پہنے تھے یہ خفق الرطل بتوریہ سے ماخوذ ہے۔
 خَفَقَ الطَّائِرُ بِرُؤُوسِهِ اِذَا لَمَّ اِرْتَعَتِ تَبَاغِيٌّ - تیز ساندنی۔
 خَفِقَتِ الرَّيْحُ - ہوا کی آواز۔
 خَفَقَتِ الْبُلْبُلُ جَمَلًا كِي - جھپکی جھپکی کی۔
 خَفَاءٌ - یا خَفِيَّةٌ یا خَفِيَّةٌ - چھپ جانا۔
 خَفِيَ اَوْ خَفِي - ظاہر کرنا، باہر نکالنا۔
 اِخْفَاؤٌ - چھپانا، چھپ جانا، ظاہر کرنا۔
 تَخْفِيَةٌ - چھپانا۔
 خَفِيَّ عَلَيْهِ - یہ بات اُس پر پوشیدہ رہی۔
 خَفِيَّ لَهَا - یہ بات اُس پر کھلی گئی۔
 اِخْتَفَاؤٌ - ظاہر کرنا، کھولنا۔
 اِسْتِخْفَاؤٌ - چھپ جانا۔

سَأَلَ عَنِ الْبَرِّ أَخْفُوا أَمْ وَمِنْضًا بَعْلَى كُو
پوچھا اہل چمک تھی یا زور کی۔

مَا لَمْ تَضْطَبِحُوا أَوْ تَغْتَبِقُوا أَوْ تَخْتَفُوا
بَعْلًا۔ جب تک صبح یا شام کو تم کو پینے کو درد
بھی نہ لے یا ترکاری نہ نکال سکو، یہ اختفا سے
ہے یعنی تمہارے جو ضد ہے اخفا کی، ایک لایت
میں تَخْتَفُوا، ایک میں تَخْتَفُوا ہے جیسے
اور پر گندرجکا۔

كَانَ يَخْفَى صَوْتَهُ بِأَمِينٍ۔ آمین آہستہ
سے کہتے تھے، ایک روایت میں يَخْفَى بِفَتْمَةٍ
يَا خَفَى يَخْفَى سے معنی وہی ہے۔

أَكَادُ أَخْفِيئَا۔ میں بھی ایک قرأت اَكَادُ
أَخْفِيئَا ہے

رَأَتْ الْخَرَاءَةَ تَشْتَرِيئَهَا كَالَيْسِ الْمَيْسَاءِ
لِلْخَائِيَةِ وَالْإِقْلَابِ۔ حزات رجا ایک
پوتی ہے، اُس کو چتری عورتیں جنوں کے لئے اور
اولاد کے نہ بینے کے لئے خریدتی ہیں۔

لَا تُخْدِ ثَوَابِي الْعَمَاءِ فَإِنَّهُ مُصَلَّى الْخَائِيَةِ
جو ٹکڑا زمین کا بیج میں صاف ہوتا ہے (اُس کو
گردا گرد گھاس ہوتی ہے) اُس میں پانچا نہ پھرت
وہ جنوں کے نماز کی جا ہے۔

لَعْنُ الْمَخْفِيِّ وَالْمُخْتَفِيَةِ۔ آنحضرت
نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی۔
مِنِ اخْتَفَى مَيْتًا نَكَانَهَا قَتْلَهُ۔ جس نے
مردے کا کفن چرایا تو گویا اُس کو قتل کیا، راتنا
گناہ اُس پر ہوگا جتنا قاتل پر ہوتا ہے۔

السُّتْمَةُ أَنْ تَغْلَسَ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَةَ۔
اسلام کا طریق یہ ہے کہ چور یا کفن چور کا ہاتھ کاٹنا
جائے وَلَا يُعْطَمُ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَةُ اور جو شخص

زور زبردستی سے کوئی چیز چھین لے اُس کا ہاتھ
نہ کاٹا جائے (بلکہ اُس کو دوسری سزا دی جائیگی)۔
سَقَطَتْ كَأَنِّي خِفَادٌ۔ میں اس طرح گر پڑا جیسے
کلی گر جاتی ہے، ایک روایت میں جَفَاؤُ بے
بمعنی عَفَاؤُ بھیہا کا کچرا کوڑا پھین جو ادھر رہتا ہے۔
وَالْوَسْوَءُ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَهَسْبُهُ خُتْفٌ۔
آنحضرت م اُس وقت (کہ میں) چھپے ہوئے تھے
(کا فرد) کہتے کوڑے آپ ایک مکان میں پوشیدہ
رہتے تھے)۔

أَخْفَى عَتَا۔ (سراقت بس تو یہ کہ) ہمارا حال
پوشیدہ رکھ (جو کوئی ادھر سے ہمارے جانے کا
حال پوچھے تو اُس سے بیان نہ کر)۔

خَيْرُ الدِّينِ الْخَفِيُّ۔ بہتر پادا الہی وہ ہے جو
پوشیدہ ہو (پوشیدہ سے مراد یہ ہے کہ زبان
سے اتنا آہستہ ذکر کرے کہ خود ہی سنے دوسری
لوگ نہ سنیں، صورتی نے کہا ہے ذکر خفی یہ ہے

کہ دل سے اللہ کی یاد کرے زبان تک نہ بلائے
مگر علماء کا ظاہر نے اس کو مستہر رکھا، بعضوں نے
اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جہا تک آدمی
پوشیدہ رہے اسکا نام مشہور نہ ہو وہی اُس کیلئے
بہتر ہے ناموری اور شہرت کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔

إِنَّ مَدِينَةَ قَوْزٍ لَوْ طَحَنَتْهَا جَبْرَيْلُ عَلَى
خَوَافِي بَجَنَاحِهِ۔ حضرت لوط کی قوم کے شہر
(سدوم) کو حضرت جبریل نے اپنے پنکھے کے
چھوٹے پردوں پر اٹھا لیا (چھوٹے پردوں کو خوافی
اندھے پردوں کو قوادیم کہتے ہیں)۔

وَمَعَى خَنْدَجَةٌ مِثْلُ خَائِيَةِ النَّسْرِ۔ میرے
ہاں ایک خنجر تھا لڈ کے برابر یعنی جھوٹا سرا۔
إِنَّ اللَّهَ يُجِيبُ الْعَبْدَ الْعَلِيْقَ الْعَلِيْقَ الْخَفِيُّ۔

زہل
بغین
چمک
اما
رگرا
کردار
س کی
ناری
وہو
احرام
پہ خفی

اللہ تعالیٰ اُس بننے کو دست رکھتا ہے جو پرہیزگار
 مالدار پوشیدہ ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو اُس کو کھانڈ
 کو دیا ہو اُس کو آرام سے کھا کر اپنے گھر میں عبادت
 انہی میں مصروف رہے دنیا داروں اور امیروں
 کے ذریعہ اور ملاقات سے بچا رہے، ایک روایت
 میں آنحضرتؐ ہے مائے حلی سے یعنی مہربان اور
 رحم دل ہو، نا طو والوں اور غریبوں سے سلوک
 کرتا ہو، بعضوں نے کہا غنی سے مراد مالدار نہیں ہے
 بلکہ دل کا تو خیر مراد ہے یعنی دنیا کی پردہ اور
 خواہش نہ رکھتا ہو۔

يَا أَيُّهَا خَيْبِيُّ عَنِّي هُوَ مَكَانُ شَجَرَةِ الرِّضْوَانِ
 کا مقام لوگوں پر چھپ گیا ان کو یہ تحقیق معلوم
 نہ ہو سکا کہ وہ کون سا درخت تھا آخر کو یوں ہی
 ایک درخت اپنے گمان سے معین کر لیا جب
 حضرت عمرؓ نے سنا کہ لوگ اُس کی زیارت کو آتے
 جاتے ہیں تو اُس کو کٹوا ڈالا، کٹوا ڈالنے کی ذمہ
 دہیں تھیں، ایک تو یہ کہ شرک کا زمانہ قریب گذرا
 تھا حضرت عمرؓ کو ڈر ہوا کہیں رفتہ رفتہ جاہل لوگ
 اُس کی پرستش نہ کرنے لگیں، جیسے ہندو مشرک
 پہیل تلسی وغیرہ درختوں کی پرستش کرتے ہیں
 دوسرے یہ کہ وہ درخت بالیقین معین نہیں ہوا
 تھا حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ یہ دوسرا
 کوئی درخت ہو اور لگنا حق اُس کو متبرک سمجھیں جو
 متبرک نہیں ہے اور غلطی میں گرفتار رہیں۔
 الْخَائِبِيُّ مَنْ لَا يَخْفَى لَهَا طَمَعٌ خَائِنٌ رَهْطٌ
 ہے جس کی لالچ کھلی ہو (ظاہر میں بڑی قناعت
 اور بے پردہی دکھلائے اندر ہی اندر لوگوں کا مال
 ہضم کرے)۔

كَانَتْهَا خَيْبِيُّ ذَالِكَ۔ انہوں نے یہ کلام آہستہ

کہا کہ صرف اُس عورت نے سنا دوسرے عورتوں
 نے نہیں سنا یعنی یہ کہ خون کے مقام پر وہ خوشبو
 لگا۔

وَهُوَ مُسْتَحْفِي۔ اُس وقت امام حسن بصریؒ
 (حجاج ظالم کے ڈر سے) پوشیدہ رہتے تھے۔
 نَصَدَّقَ إِشْفَاؤُ حَتَّى قَعَلَهُ مِثْلًا لِمَا أَنْفَعُ
 بَيْنَهُنَّ۔ اتنا چھپا کر خیرات کی کہ بائیں ہاتھ کو اُس
 کی خبر نہیں ہوئی جو دابنے ہاتھ نے خرچ کیا رہے بالف
 کے طور پر فرمایا ترجمہ یہ ہے کہ بائیں طرف اُس کے
 جو لوگ بیٹھے ہوں ان تک کو خبر نہ ہو۔

فَمَا خَيْبِيُّ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ يَخْفَى
 عَلَيْكُمْ۔ اگر تمہرے حال کا کوئی حال پوشیدہ
 رہے (تم نہ ہو کے میں آ جاؤ) تو یہ تو تمہرے پوشیدہ
 نہیں رہ سکتا کہ وہ کا نا ہو گا اور تمہارا پروردگار
 معاذ اللہ کا نا نہیں ہے کیونکہ کا نا ہونا ایک عیب
 ہے اور وہ ہر عیب سے پاک ہے۔

مَا تَخْفَى مِنْ شَيْءٍ مَا مِنْ شَيْءٍ يَخْفَى
 اُنکی چال سے تمہیں نہیں ہو سکتی، یعنی دونوں کی
 چال ڈھال بالکل ملتی جلتی تھی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْقَائِنِ

خنی۔ یعنی شیخ زمین کی دڑاڑ، اُس کی جمع اخقائین
 اور خقون، اُس کی جمع اخقائین ہے۔
 خَقِيقٌ۔ آواز، عرب لوگ کہتے ہیں خنی
 القحاج جب جماع کے وقت عورت کی زنج
 آواز دے۔

فَوَقَعَتْ بِهِ نَاقَتَهُ فِي الْخَائِبِيِّ جُوذَائِنِ۔
 اُس کی اونٹنی نے اُس کو پھینک دیا جو ہوں کے
 دڑاڑوں میں، نہایہ میں ہے کہ اخقائین اخقون

خلا

کی جمع ہے جیسے اُخارید اُخْدُور کی، اور خنّ
فی الارض اور یخْدُور فی الارض دونوں کے
ایک معنی ہیں، بعضوں نے کہا یہ لُخَاتین ہوا سکا
مفرد لُخْتُون ہے۔

لَا تَدْعُ خَنّاً مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا لِقَايَا لَا
زَرْعَتَهُ۔ زمین کا کوئی سوراخ اور کوئی ننگان
نہ چھوڑ اُس میں کہتی کر۔
خنّی۔ سو کہا اُلْخَا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ اللَّامِ

خَلَاً يَأْخُلُهُ يَأْخُوهُ بَيْتُهُ جَانَا، اَلْجَانَا۔

إِنَّهُ بَرَكْتَ بِهِ رَأَجَلْتَهُ فَقَالَ الْخَلَايَاتِ
الْقَصُومَاءُ فَقَالَ مَا خَلَايَاتِ الْقَصُومَاءُ
مَاذَا لَكَ لَيْعَابِ خَلْتِي وَ لَكِنْ حَبَسْتَهُمَا خَابِرُ
الْقَيْنِ۔ ایسا ہوا صلح حدیبیہ میں آنحضرت م
کی اڑتھی جس کا نام قصوماء تھارہ نہایت عمدہ
اور تیز رد ساندھی تھی (ایک ہی ایسا بیٹھ گئی،
رچنے سے رک گئی اڑ گئی) لوگ کہنے لگے کہ یہ
قصوماء اڑ گئی آپ نے فرمایا نہیں قصوماء نہیں اڑتی
اور اُس کی عادت اڑنے کی نہیں ہے مگر اُسکو
اُس نے روک دیا جس نے ہاتھی کو روک دیا ہوتا
یعنی ابرہہ کے ہاتھی کو جس کا نام محمود تھا جو کعبہ
ڈھانے کی غرض آ رہا تھا۔

خَلَاً۔ خاص اڑتھی کے اڑنے کو کہتے ہیں جیسے
النَّحاح ادرنٹ کے اڑنے کو اور حران گھوڑے
وغیرہ ہر جانور کے اڑنے کو، صحاح میں ہے کہ
خَلَاً اَلْجَمَلُ نَحْسٌ كَيْسٌ بَنِيهِ اَلْحَبْلُ اَلْجَمَلُ اَلْجَمَلُ اَلْجَمَلُ
حَرْنُ الْعَرَبِ یعنی ادرنٹ اڑ گیا اور گھوڑا اڑ گیا
ایک روایت میں خَلَّتِ الْقَصُومَاءُ مَبِيهٌ

مخفف ہے خَلَاتُ كَا۔

كُنْتُ لَكَ كَأَنِّي سَأَزِعُ فِي الْأَلْفَةِ وَالرِّقَابِ وَلَا
فِي الْفَرْدَةِ وَالْجَلَا۔ (عالم) میں تیرو لے
ایسا ہوں جیسے ابو زرع تمام زرع کے لئے
اور زرع اپنی بیوی ام زرع کو بہت چاہتا تھا
لیکن اخیر میں اُس نے ام زرع کو چھوڑ دیا تھا
یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق
میں۔

مَا خَلَاتُ وَلَا حَرْنَتْ۔ یہ گھوڑی نہ اڑی نہ
رک گئی۔

خَلَا كَوْدَةً۔ تم سے برائی دور ہو گئی (تمہارا
عذر معقول ہے)۔

خَلَا۔ کلمہ استنار ہے جیسے ما خَلَا۔

خَلْبٌ يَأْخُلُ بِي يَأْخُلُ بِي۔ باتیں بنا کر کسی کو دھوکا دینا
اس کا دل ملا لینا جیسے ٹھگ کیا کرتے ہیں۔
عرب لوگوں میں ایک مثل ہے إِذَا الْكَلْبُ
تَغَلَّبَ فَأَخْلَبَ۔ جب تو جنگ کر کے غالب
نہ ہو سکے تو باتیں بنا کر اپنا کام نکال لے (یعنی
مکر و فریب سے کام نکال لے)۔

فَعَدَّ عَلَيَّ كَمَا بِي خَلْبٌ تَوَّابِيَةً مِنْ حَبَابِيَدٍ۔
آنحضرت م خلیبہ سنار ہے تھے اتنے میں ایک
شخص آیا آپ منبر پر سے اترے اور ایک کرسی
پر بیٹھ گئے جو خرما کے چھال سے بنی ہوئی تھی اُس
کے پائے لوہے کے تھے (مخبط میں ہے کہ خَلْبٌ
اور خَلْبٌ کجور کا گاجا اسکا سوز یا پوست یا اُس
کی رسی جو باریک بنی جائے (باند کی طرح) ادا
چھپاتی کجور یا کالی کجور)۔

وَأَمَّا مُوسَى فَبَعَثْنَا أَدَمَ عَلَى جَمَلٍ اَلْحَمَوِ
مَخْطُومٍ بِخَلْبِيَّةٍ۔ موسیٰ علیہ السلام گھوڑے

یہ صورت چھپاتی ہے جیسے اگلے صفحہ پر

جائزہ
خوشیہ
بصری
تھے۔
تغنی
تذکرہ
ربیع
اُسے
حنّی
نیدہ
شیدہ
وردگار
عیب
زچال
زنی
تغنی
تغنی
ان
س کے
تغنی

بال دالے گنم گوں آدمی ہیں ایک لال اونٹ پر
سوار جس کی ٹھیک کھجور کے رسی کی ہے، اس حدیث
سے یہ نکلتا ہے کہ الم ہر زخ میں روح کو ایک سادہ
جسم ملتا ہے جو صورت اور شکل میں اُسکے دینا
جسم کی طرح ہوتا ہے یا یہ روح خود اپنی دنیاوی
جسم کی شکل پر بن جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک
روح کی شناخت دوسرے روح سے ناممکن
ہوتی)۔

پیلین خُلْبِیَّةٌ۔ چھال یعنی اُس کی رسی۔
كَانَ لَهَا وَسَادَةٌ حَشْوُهَا خُلْبٌ۔ آپ کے
پاس ایک نیچے یا گدہ تھا جس میں کھجور کی چھان
بھری ہوئی تھی۔

يَزِدُّ الْإِنَّمَاءَ إِنْ كَانَ خُلْبِنَا۔ اگر مرد نے عورت
کو فریب دیا ہو تو اس کا مہر واپس کر دے۔
لَا يَخْلَابُهَا۔ مگر اور فریب کا معاملہ نہیں ہے۔
یعنی اگر تو مجھ کو اس بیچ میں دہو کا دے تو یہ بیچ
لازم نہ ہوگی میں معاملہ فسخ کر دوں گا یا مجھ کو فسخ
کرنے کا اختیار ہے) ایک روایت میں لَاتِيَابَةُ
بے ایک میں لاجذابہ شاید اُسکے زبان سے لا
کا حرف نہ نکلتا ہوگا، مثلاً ہوگا تو وہ لام کو یہ یا
ذال کہنے لگا۔

نَهَى عَنْ كَلِّ ذِي خُلْبٍ۔ آنحضرت ص نے ہر
پنجرہ والے پرندے سے منع فرمایا یعنی جو پنجرے سے شکا
کرتا ہو مثلاً باز، بحری شکرہ، آلوچیل، گد وغیرہ۔
إِنَّ بَيْعَ الْخُلْبِ يَخْلَابُهَا۔ تمہن دودھ
بھرے ہوئے جانوروں کا بیچنا ایک طرح کا نوب
دینا ہے یعنی جانور کا دودھ نہ دہنا اُس کے
تمہن میں دودھ بھر لے دینا جب خوب بھر جا
تو اُس کو بیچنا یہ فریب دینا ہے کس لئے کہ

مشتری اُس کو بہت دودھ نہ الا جانور سمجھ کر
بیچے گا (اموں میں مول لیگا)۔

إِذَا كُنْتُمْ تَخْلُبُونَ فَاتَّخِذُوا خُلْبًا۔ جب تو اپنے زور سے
غالب نہ ہو سکے تو حیلہ اور فریب کر (یعنی تدبیر
سے کام لے تدبیر تلوار اور تیر سے بڑھ کر ہے)۔
اللَّهُمَّ سَقِيًّا غَيْرَ خُلْبٍ بَرِّقًا يَا اللَّهُ ایسے
ابو سے پانی برسنا جس کی چمک فریب دینا
نہ ہے۔

خُلْبٌ۔ اُس ابر کو کہتے ہیں جو چمکے اور گرجے پانی
برسنے کی امید دے لیکن پھر نہ برسے اور کھل
جائے۔

كَانَ أَسْوَرًا مِنْ بَرِّقِ الْخُلْبِ۔ دہو کر دہو
والے ابر کی چمک سے بھی زیادہ تیز تھا (دہو کر
دینے والا ابر پانی سے خالی ہوتا ہے تو بلکہ پن
کی وجہ سے بہت جلد حرکت کرتا ہے)۔

فَسَخَّطَ الْخَبِيثُ۔ ہم خبیث کو (جو ایک گھانس
ہے) کھرپے سے کھرچ رہے تھے۔

فِي عَيْنِ ذِي خُلْبٍ۔ ایک کالے کچھڑ والے چشم
میں زہر کے شر میں ہے اس سے ابن عباس
نے یہ دلیل لی کہ قرآن شریف میں فِي عَيْنِ
حَبِيثَةٍ صحیح ہے یعنی سیاہ کچھڑ والے چشمہ میں
سورج ڈوبتا ہے حضرت عمر کہتے تھے نہیں
فِي عَيْنِ سَكَّامِيَّةٍ صحیح ہے یعنی گرم چشمہ میں۔
خُلْبٌ۔ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو وعدہ کری
مگر پورے نہ کرے کو یا وہ لوگوں کو دہو کر دیتا
ہے۔

لَيْسَ تَبَاعُدُ كَاتِكُمْ أَوْ لَا عَظْمَةَ فِي كَاتِكُمْ
دُنُوًّا خَدَّيْكُمْ وَلَا خِلَابَةَ۔ مسلمان آدمی
کا دور رہنا تکبر اور بڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتا

ادرنہ اُسکا نزدیک آنا مگر ادھر فریب کی نیت سے
 ہوتا ہے بلکہ مسلمان ان صفات سے یعنی مکر اور
 فریب اور تکبر اور غرور سے پاک ہوتا ہے۔
 خالیج ۳۔ صبح لینا، چھین لینا، اشارہ کرنا، ہلانا، مشغول
 کرنا، مارنا، جمار کرنا۔
 خلیج ۴۔ بدیوں میں درد ہونا، تھکن یا بیماری کی وجہ
 سے۔

إِنَّهُ صَلَّى صَلَاةً وَبَحَثَهَا فِيمَا بَابِ الْقِرَاءَةِ وَجَمْعَهُ
 خَلْفَةُ قَارِي فَقَالَ لَعَلَّ طَلَبْتُ أَنْ تَبْعُدَهُ
 خَالِجٌ بِنْتَانَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز پڑھیں اُس
 میں پکار کر قرأت کی اور آپ کے پیچھے دستگیر ہوں
 میں سے، ایک شخص نے بھی قرأت کی تو آپ نے
 (نماز کے بعد) فرمایا میں یہ سمجھا جیسے کوئی میرا قرآن
 چھین لیتا ہے (مجھ کو پڑھنا مشکل ہو گیا اُس
 روز سے آپ لے یہ حکم دیا کہ جب کوئی امام کے
 پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت گویا اُس کی قرأت
 ہے وہ قرأت نیکے صرف سورہ فاتحہ پڑھ لے
 کیونکہ بغیر سورہ فاتحہ کے نماز درست ہی نہیں ہے
 نبوی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ امام
 کے پیچھے قرأت منع ہے کیونکہ آپ نے پکار کر پڑھا
 پراٹھا فرمایا نہ پڑھے پر بلکہ حدیث سے اُلٹا یہ
 نکلتا ہے کہ صحابہ آنحضرت ص کے پیچھے قرأت کیا
 کرتے تھے۔

لَيُرِيدَنَّ عَلَى الْخَوْضِ أَتَوَّاهُ ثُمَّ لِيَمْتَلِجَنَّ
 دُونِي۔ کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئینگے
 پھر وہاں سے ہٹادے جائیں گے (نرسٹے اُن
 کو پکڑ کر کھینچ لیں گے وہاں سے دور کر دیں گے)
 يَخْتَلِجُونَكَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کو
 دروازے پر اُس کو کھینچ لیں گے

وَالْمَثَلُ جَبَابٌ مِنْ حَجْرِ هَا عَارِضٌ اُس کی بی بی ام
 سلمہ کی گود سے چھین لیا۔
 إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا
 لِشَيْطَانِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو اس کی
 رسیاں کھینچ دانی بنایا۔
 تَنَكَّبَ الدُّخَانُ حَيْثُ وَضِعَ السَّبِيلُ۔
 چھوٹی چھوٹی گھیلوں کو بڑے رستے (شاہراہ
 سے جدا کر دیا) (بٹا دیا)۔

حَتَّى تَرَوْهُ يَخْتَلِجُ فِي قَدْرِهِ۔ یہاں تک کہ
 تم اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کرتا
 ہے، ایک روایت میں يَخْتَلِجُ بِهَرٍّ جِيسَ اذِ
 يَطْرُقُ۔

فَحَثَبَتِ الْخَشَبَةَ جُنَيْنًا اِنْتَاذِرَ الْخُلُوجِ۔
 وہ لکڑی روٹنے کی آواز اس طرح نکالتے تھے جیسے
 در، ادنیٰ جس کا بچہ اُس سے چھین لیا جا کر روٹی
 ہے۔

نَادَتْهُ خُلُوجٌ۔ وہ ادنیٰ جکا بچہ اُس کے پاس سے
 ہٹا دیا جائے اُس کا در وہ کم ہو جائے۔
 اَمْتَلِجُوا۔ وہ میرے پاس سے ہٹا دے گئے۔
 مجھ سے چھین لے گئے۔

إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُخْتَلِجًا فَسَرَّكَ أَنْ لَا
 تَكْتَلِبَ فَالْتَسْبِيحُ إِلَى آيَاتِهِ۔ جب آدمی اپنے
 درد و عیال سے نکال لیا گیا ہو (اُس کا باپ یا بھتیجے
 معلوم ہو کہ وہ ہے) اور تو چاہے کہ جھوٹے زبوں نے
 تو اُس کو اُس کے نصیال کی طرف نسبت دے
 (اُس کی ماں کا بیٹا کہہ کر نہ کہ ماں کا بیٹا ہو یا بھتیجے
 ہے)۔

لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل
 میں کوئی کھانا نہ کھٹکے جب تک اُس کی حرمت کا

رسول
 سے
 معنی تدبیر
 رہی۔
 تیرے
 زبوانی
 بچے پانی
 در کھل
 ہو کر دینے
 (دوہر کر
 بلکہ پن
 گھاس
 اسے چشم
 بن عباس
 علی بن
 میں
 نہیں
 میں۔
 عدہ کری
 کہ دیتا
 ہی کا
 مان آدمی
 بن ہوتا

یقین نہ ہو شک اور شبہ کی وجہ سے اس کے کھانے میں تردد مت کر۔ مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہو کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو کھانا چھوٹ ہو گیا بلکہ مسلمان ہر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اس میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہو یا نجس برتنوں میں پکایا گیا ہے، اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی کافر حرام چیز پکائے مثلاً گلاب گھونٹی مرغی یا مردار یا سوریا کھانے میں شراب ملائے تو اسکو بھی کھائے۔

إِنَّ تَخَلُّجَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعُ الْكُفْرَ
 دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسکو چھوڑ دے (یہ حضرت عائشہ رضہ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا کیا محرم شکاری جانور کا گوشت کھا سکتا ہے، مطلب یہ ہے کہ کچھ کھانا فرض بتوڑی ہے اگر دل میں کوئی کھانا کھٹکے تو نہ کھائے اپنے نہیں شک اور تردد میں پھنسانا کیا ضرور ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے کہ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھٹا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیز نہیں ہیں جو کوئی ان سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا (خیر تک)۔

مَا اخْتَلَجَ عِرْقٌ إِلَّا وَيَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ - كَوْنٌ
 رگ جو پھر کے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے گناہ معاف کرے گا۔

إِنَّ الْحَكْمَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ أَبَا
 مَرْذَانَ كَانَ يَجْلِسُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا تَكَلَّمَ اخْتَلَجَ بِيَدَيْهِمَا
 قِرَاءَةً فَقَالَ لَمَّا كُنْ كَذَا الَّذِي فَلَمَّا يَزُولُ يَخْتَلِجُ
 حَتَّى مَاتَ - حکم بن ابی العاص بن امیہ جو مردان

کا باپ تھا وہ کیا کرتا آنحضرت م کے پیچھے بیٹھتا جب آپ کوئی بات کرتے تو وہ اپنی ٹھڈی اور ہونٹ ہلاتا اور آنحضرت م کی نقل کرتا آپ سے ٹھٹھا کرتا معاذ اللہ! ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت م نے اسی حال میں اس کو دیکھ لیا فرمایا ایسا ہی رہ تو وہ مرتے دم تک! اسی حال میں رہا (اس کے منہ اور ٹھڈی میں رعشہ پیدا ہو گیا اپنی ٹھٹھا سے ہنسی ٹھٹھا کرنے کی سزا ملی، ایک روایت میں یوں ہے دو جیسے تک اسی حال میں رہا پھر ذرا افاقہ ہوا تو مرگی کا عارضہ ہو گیا پھر افاقہ ہوا تو رعشہ پیدا ہو گیا اسکا گوشت گل گیا طاقت سلب ہو گئی غرض اسی حال میں مر اُسکا بیٹا مردان ہو جب الولد سر لایہ باپ سے بڑھ کر نکلا اسی کو کر قوت سے حضرت عثمان شہید ہوئے مسلمانوں میں وہ فتنہ پھیلا کہ آج تک اسکا نتیجہ بد اٹھا رہا ہے طلحہ کو اسی نے شہید کیا اور نجیب سے ان لوگوں سے جو ایسے لوگ ہیں کہ خلیفہ رسول سمجھیں اور آنحضرت م کے محبوب خاص اور بڑے شہزادی امام حسین م کو باغی اور طاعنی قرار دیں اگر یہی اسلام ہے تو ایسے اسلام کو دور ہی سے سلام ہے۔)

لَاتُ نَسْوَةٌ شَرِيحَةً بَعْدَهُ عَلَى صَبِيٍّ وَقَمَّ
 حَيًّا يَتَخَلَّجُ - چند عورتیں شرح قاضی کے پاس
 ایک بچہ پر گواہی دی کہ وہ زندہ گراہاں رہا تھا۔
 تَخَلَّجَ فِي مَشِيَّتِهِ خَلْجَاتُ الْمُجْرِمِينَ -
 اس طرح ہلتا ہوا چلا جیسے دیوانہ ہلتا ہوا چلتا ہے۔
 لَاتُ فُلَانًا سَانَ خَلِيْبًا لَمَّا مِنَ الْعَرِيْبِ -
 اُس نے ایک نہر نکالی عریض سے (عریض ایک
 نالہ ہے مدینہ کے قریب) عیض میں ہے کہ خلیج

خ
 جوف
 نکر
 راج
 کار
 لانا
 فیلہ
 کھا
 رینو
 قوم
 کیونکہ
 رکھتے
 کھا
 بیمار
 ان
 نے کہ
 کھٹکے
 کیونکہ
 کھا
 ہیں
 نولاء
 دَسَلَّة
 المینة
 ہوتا تو
 کام تھا
 اور اس
 علی رضا
 ان ان
 فتخلت
 الی صہ

پیشکش
ی اور
پاسے
ما حضرت
ایسا
رہا
دیکھا
دایت
برہا
ہوا تو
نت سلب
روان
ما اسی
سلا
را
ہے ان
سجھیں
شہزادی
اگر یہی
سلام
تو
کے پاس
امتلا
تو
چلتا
رضی
یعنی
خلیج

جغرافیہ والوں کی اصطلاح میں سمندر کے اُس
ٹکڑے کو کہتے ہیں جو درتک خشکی میں چلا جائے
(جیسے خلیج فارس، اسکندر و نہ خلیج سویس وغیرہ)
كَانَ يَتَمَهُ خَلِيْجٌ - وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔
لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ
فِيْهِ النَّصْرَ اِنِّيَّةً - تیرے دل میں ایسا کوئی
کھانا نہ چبھے جس میں تو نصاریٰ کی مشابہت سمجھو
(یعنی کھانے پینے میں نصاریٰ یا اور کسی دوسری
قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہئے۔
کیونکہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں
رکھتا، مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکا ڈھونڈے
کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا ان کے
یہاں جو اقسام کھانے کے طیار کئے جاتے ہیں
ان سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے بعضوں
نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ
ٹھکے اگر تو ایسا کریگا تو نصاریٰ کی مشابہت کریگا
کیونکہ نصاریٰ کے دیش (راہب) ہر شخص کا کھانا
کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے
ہیں)۔

لَوْلَا عَهْدٌ عَمَدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى لَا وَ مَا دَتُ الْمُخَالِفِينَ خَلِيْجٌ
الْمَدِيْنَةِ - اگر آنحضرت نے مجھ سے ایک عہد نہ کیا
ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اتارتا اور انکا
کام تمام کر دیتا اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں
اور اُس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے یہ حضرت
علی رضی کا قول ہے۔

اِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُوْنُ فِي صَدْرِ الْمُنَافِقِ
فَتَخَلَّجُ فِي صَدْرِهِ حَتَّى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ
اِلَى صَوَاحِبِهَا فِي صَدْرِ الْمُؤْمِنِ - (حضرت

علی رضی نے فرمایا حکمت کی بات یعنی علم جہاں
ہو وہاں سے حاصل کر یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے
میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اُس سے حاصل
کرے مراد دنیوی علوم و فنون ہیں) بات یہ ہے کہ
منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے
یہاں تک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کیساتھ
مل کر مومن کے دل میں آن کر ٹھہر جاتی ہے، دم
لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ
ہے، مومن ہر طرف سے علم حاصل کر کے اپنی سینہ
کو علم کا گنجینہ بناتا ہے اور اُس پر عمل کرتا ہے منافق
کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہو
تو اُس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اُس کے دل میں جمتی ہے
آخر اُس کے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر
قرار پکڑتی ہے)۔

اِخْتِلَاجٌ - ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا۔
خَلَّجَتْهُ اُمُوْرُ الدُّنْيَا - دنیا کے کاموں نے اُسکو
مشغول کر دیا، پھنسا دیا۔
رَخَّالَجَ فِي صَدْرِي مِنْهُ شَيْءٌ - اُسکی طرف سے
مجھے کچھ شہ ہے۔

هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلِيْجِ تَعَشِيْرُهُ اِلِحَاءٌ عَن
اِلِحَاءٍ حَتَّى تَصِلَ اِلَى جَوْهِي ۛ - جو شخص اپنے
باپ داد پر نخر کرتا ہو (خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو) اُس
کی مثال خلیج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) تو
اُس کو پھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا
پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز
تک پہنچتا ہے۔

خَوْلَانٌ - ایک مشہور روا ہے، حریری نے کہا
فِي صَحَابِ الْخَلِيْجِ خَلِجٌ كَيْسٌ مِنْ
خَلِيْلَةٍ - حرکت کرنا پھول ہونا۔

لے جانا۔

وَأَخْلَسْتَ الْتَرْتِمْ اء۔ آپ نے زہرا کو بھی اچک لیا ز یعنی اُن کو بھی اپنے پاس بلا لیا یہ حضرت علی رضی حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد فرمایا آنحضرت کی طرف خطاب کیا۔

خُلْسَةٌ۔ ایک بار اچکنا، مجمع البحرین میں ہے کہ اختلاس پوشیدہ ایسا مال اچک لینا جو محفوظ اور بند نہ ہو اور استلاب علانیہ چھین کر بھاگنا لڑائی نہ کرنا۔

خُلْصٌ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

خُلْصٌ۔ دوست یعنی خُلْصٌ اور صِدْقٌ ہے۔

خَلَاَصٌ۔ رہائی اور چھٹکارا۔

خُلْصٌ اور خَلَاَصَةٌ۔ اڑت تہرا صاف بے آمیزش ہونا۔

إِخْلَاصٌ۔ صاف کرنا بے ریا کام کرنا خالص خدا کی رضا مندی کے لئے جیسے تَخْلِيصٌ ہے، خُلَاَصَةٌ یا إِخْلَاصَةٌ۔ صاف کیا ہو گئی اور مختصر چنا ہوا کلام۔

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ۔ قل ہو اللہ احد، کیونکہ اس میں خالص خدا کی صفات کا ذکر ہے اور کوئی بیان نہیں یلجو کوئی اُس کو پڑھے اُس نے خالص تو کی۔

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَوْمَ الْإِخْلَاصِ قَالَ يَوْمَ يَخْرُجُ إِلَى الدِّجَالِ مِنَ الْمَدِينَةِ كُلِّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ فَيَتَّبِعُهُمُ الْكُفْرُ مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ وَيَخْلُصُ نَعْفُهُمْ مِنْ بَعْضِ لُؤْكَوْنِ

عرض کیا یا رسول اللہ خالص کا دن کیونسا دن ہے فرمایا وہ دن جب مدینہ سے ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کے پاس چلے گا

(جو مدینہ کے باہر ٹھہرا ہو گا) اور سب مسلمان منافقوں سے جدا ہو جائیں گے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے معلوم ہوا کہ منافق اس امت میں ہمیشہ باقی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کا شریک ہو جائے گا جس شخص کو دل سے خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو اُس کو عاقبت کا ڈر نہ ہو لیکن ظاہر میں برادری کے ڈر سے یاد دوسرے مسلمانوں کے شرم سے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرے وہ منافق ہے ہمارے زمانہ میں اس قسم کے نام کے مسلمان کثرت سے ہو گئے ہیں، خصوصاً صاحب سے پنچریت اور الحاد کا بازار علی گڑھی تعلیم کطفیل سے گرم ہوا ہے اللہ رحم کرے اس گروہ کے بعضے افراد تو ایسے ہیں جن میں کچھ شرم و حیا باقی ہے اور وہ اپنے الحاد کو چھپائے رکھتے ہیں اور شرما شرمی سے مسلمانوں کے ساتھ نماز روزے میں شریک ہو جاتے ہیں اور بعضے افراد تو ایسے دیکھنے میں آئے کہ اُن کو علانیہ مسلمانوں سے نفرت ہے وہ جس گاؤں یا بستی میں جاتے ہیں شریعت اور خاندانی اور ذمی علم مسلمانوں سے ملاقات تک نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ٹیٹ پونجیا چڑھا کارہان کا سٹ ہی سہی وہاں ہوتا اُس سے ضرور ملتے ہیں اُس کے ساتھ صحبت گرم رکھتے ہیں، خدا و رسول اور قرآن سے اُن کو کچھ غرض نہیں نماز روزے کا یہ حال ہے کہ پیدائش سے لیکر وفات تک نماز کو جانتے بھی نہیں کیا چیز ہے رمضان کا مہینہ آئے اور چلا جائے اُن کو خبر بھی نہیں ہوتی عید اور جمعہ کی نماز تک کہ وہ مسجد میں آنا عار سمجھتے ہیں یہ لوگ مسلمان کا بے کو ہیں پتے کا لڑ ہیں اور جو کوئی ان کو مسلمان سمجھے یا مسلمانوں کی طرح ان کے

یا جاز
میں
زبردستی
موت
سے
غفلت
ہو جائے
موت
عورتوں
اور
ب (گروہ
ن ہیں یا
نی
کالا
حقیقت
کالی)۔
ت آن
کا
(ن)
ادھر
(وہ آئی
شروع
کا
نیک

جنازے پر نماز پڑھے یا ایصالِ ثواب یا فاتحہ
کرے یا مسلمانوں کے مقبرے میں اُن کو گائے
اُسکے بھی اسلام میں گفتگو ہے، ہائے مسلمانوں
کی کم ترقی وہ ایسے افراد کہ مسلمانوں میں شریک
کرتے ہیں اگر اُن کو کوئی عالی عہدہ مل جائے
تو چند ہونے مسلمان جو حقیقت میں منافق
ہیں صح ہو کر اُن کو مبارکباد دیتے ہیں اُن کے
سامنے اڈرس پیش کرتے ہیں اُن کے ترقی
اور اعزاز کو اسلام کے نیشن کی ترقی اور اعزاز
خیال کرتے ہیں۔

فَلْيَخَلِّصْهُ هُوَ وَوَلَدُهُ لِيَتَمَيِّزَ مِنَ النَّاسِ
وہ اور اُسکا لڑکا الگ ہو جائے۔

خَلَّصُوا نَجِيًّا الْكَلْبُ هُوَ كَرْمَلَانِ كَرْتِي لَيْ.

انکہ قصور فی حکومتہ بلیک لکس۔ حضرت علی رضی
بیک مقدم میں فیصلہ کیا کہ مشتری اپنی من بائع کو بھرتے جب
وہ بیز چوڑھی ٹٹی ٹٹی ایک اور شخص کی ملک نکلی۔

قَضَى فِي ذِي سَنَةِ هَذَا رَجُلًا بِالْخَالِصِ.
شرح قاضی نے ایک کمان میں جس کو ایک
شخص نے توڑ ڈالا اتنا یہ فیصلہ کیا کہ وہ اُس کی
قیمت بھر دے۔

عَلَى أَرْبَعِينَ أَوْ قِيَّتِي خِلَاصِي - چالیس اور تیرہ
کھری پر (جن میں کھوٹ نہ ہو)۔

فَلَمَّا خَلَّصَتْ بِمُسْتَوِي - جب میں ایک
ہموار میدان میں پہنچا۔

فَلَمَّا خَلَّصَتْ - جب میں دوسرے آسمان پر
پہنچا، عرب لوگ کہتے ہیں خَلَّصَ فَلَانَ
إِلَى فَلَانٍ - فلاں شخص فلاں شخص کے پاس پہنچا

گید

خَلَّصَ - کا معنی نجات پایا بھی آیا ہے۔

أَتَى أَخْلَصَ إِلَيْهِ - میں اُس سے خیر تک پہنچ گیا
(یہ ہر فن کا کلام ہے)۔

لَا تَعْرِ مَا السَّاعَةَ حَتَّى تَخْطِرَ بِالْيَاثِ
بِسَاءِ دَرُّ مِثْلِ عَلِيٍّ ذِي الْخَلَصَةِ - قیامت

اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوسرے
قبیلے کی عورتیں ذی الخلیصہ پر اپنی چڑھ رہیں گی۔

(ذی الخلیصہ ایک بت خانہ تھا میں میں مطلب
یہ ہے کہ قیامت کے قریب پھر لوگ اسلام سے

پھر کر مشرک بن جائیں گے اور اُن کی عورتیں اس
بت خانہ کا طواف کر کے اپنی چڑھ رہیں گی۔

کر مانی نے کہا خلیصہ ایک بت خانہ تھا فارس
میں اُس کو کعبہ یانی کہتے تھے گویا اس کعبہ کی

نقل بنائی تھی، نہایت میں ہے کہ آنحضرت صلی
جبریل بن عبد اللہ کو بھیج کر اس بت خانہ کو غارت

کرایا تھا)۔

فَيَتَّخِلُّصُ مِنْ قَوْمِهِ - وہ اپنی قوم سے
الگ ہو جائے گا (اُن میں سے نکل جائے گا)۔

ایسا نہرو اُسرک نام مجاہدین میں شمار کیا جائے
اور جہاد کے لئے اُسکو جانا پڑے)۔

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مَخْلُصًا
دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيَّتِي مَا إِخْلَصَهُ مَا قَالَ أَنْ

تَخُجِرُ ذَاتُ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ - جس نے خلیص
سے لا الہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں جائیگا لوگوں

نے کہا خلوص کا کیا معنی آپ نے فرمایا خلوص
یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اُن

سے رُکاوے (یہ کلمہ تو حید اُس کو حرام کاموں
سے روکے اگر صرف کلمہ زبان سے پڑھتا ہے

لیکن بے خوں و خطر حرام کام کرتا رہتا ہے تو اُس میں
خلوص نہیں ہے)۔

إِلَّا عِبَادًا مَنَّمَا خَلَّصِينَ - مگر تیرے
 اخلاص والے بندوں پر میرا ذر نہیں چلنے کا۔
 امام غزالی نے کہا جو شخص بہشت کے حظوظ حاصل
 کرنے اور دوزخ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عبادت
 کرتا ہے وہ مخلصین میں نہیں ہے بلکہ علیٰ ہے
 لیکن اُس کے یہ نسبت مخلص ہے جو دنیا کی نقد
 اور فانی لذات کا خواہاں ہے۔

میں :- کہتا ہوں کئی صورتوں نے اسی طرح
 امام غزالی کے موافق کہا ہے لیکن مجھ کو اس سے
 اتفاق نہیں ہے ہر کوئی عبادت آخر کسی غرض
 کے لئے کرتا ہے بے غرض عبادت کرنے کا جو
 دعویٰ کرے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا
 ہے یدعون بہم فواد مطئا ابن عباس رضی
 اس کی تفسیر میں منقول ہے دوزخ سے ڈر کر
 اور بہشت کی خواہش سے البتہ یہ صحیح ہے کہ
 اخلاص کے درجات ہیں، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ

آدمی خالص دیدار الہی اور قرب حضرت شاہنشاہ
 کا خواہاں ہو کہ یہ بہشت کی نعمتوں میں سے
 اعلیٰ نعمت ہے جو مومنین کو حاصل ہوگی اور
 یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی دنیا کی فانی لذتوں
 سے منہ موڑ کر آخرت کی باقی اور پائدار لذتیں مثلاً
 حور و قصور و غلمان وغیرہ کا طالب ہو اُس میں کوئی
 قباحت نہیں ہے اس لئے کہ جب آدمی بہشت
 کا خواہاں ہو تو گویا دیدار الہی کا بھی خواہاں ہوا
 کس لئے کہ بہشت کی لذتوں میں بڑی لذت
 یہی ہوگی، یا اللہ تو ہم کو اٹھنے سبب مومن بندوں کو
 اس نعمت سے مشرف فرما۔ آمین۔

مجمع البحرین میں ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ آدمی نیک
 عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور

رضامندی کا خواہاں ہو نہ شہرت چاہے نہ ناموری
 نہ لوگوں کی تعریف اور ثناء یہ سب باتیں اُس کے
 نزدیک محض لغو اور بے حقیقت ہوں ایک بزرگ
 سے سنتا ہوں ہے اُن سے کسی نے کہا تم کو ریا کا ڈر
 نہیں ہے انھوں نے کہا اللہ کے سوا ہے کون جسکو
 میں ریا کروں گا۔ عارفین خدا اللہ تعالیٰ کے
 وہیمان میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ اُنکو سوا
 خدا کے کچھ سوچتا ہی نہیں تو وہ ریا گس گھٹے کرینے
 وحدت شہود کے یہی معنی ہیں کہ جیسے تاریک آفتاب
 نکلنے کے بعد کھلائی نہیں دیتے کہ موجود رہتے ہیں اسی
 طرح اللہ کے سوا اور سب چیزیں نظر سے اور دل
 سے غائب غلہ ہو جاتیں۔

معانی الامبار میں ہے کہ مخلص وہ ہے جو بندوں کو
 کسی بات کا طالب نہ ہو اور جو کچھ اُس کو مل جاؤ
 اُس پر خوش اور مگن رہے اور جب اُس کو پاس
 کوئی چیز بیچ رہے تو اللہ کی راہ میں اُس کو دے
 ڈالے۔

إِنِّي لَا أَخْلُصُ إِلَى الْخَيْرِ إِلَّا سَوْدِي مِنْ
 إِذْ دَخَلْتُ النَّاسِ - میں لوگوں کے ہجوم کو جو جہ
 حرام سود تک نہیں پہنچ سکتا۔

وَلَوْ يَخْلُصُ إِلَى الصَّعْيِيدِ - اور مٹی تک نہیں
 پہنچ سکے۔

خَلَطٌ - ملا دینا، جیسے مزج، بعضوں نے کہا مزج خاص
 ہے اُن چیزوں سے جو رقیق ہوں جیسے پانی شراب
 وغیرہ اور خلط عام ہے۔

لَا خَلَاطَ وَلَا دِرَاطَ - نہ جانوروں کو ملا دینا چاہو
 نہ گدہ میں لیجانا چاہئے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کی
 اُن پر نظر نہ پڑے (ملا دینے سے جانوروں کی
 غرض ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کم دینا پڑے مثلاً اگر چالیس

بڑی
 ست
 کا
 لب
 ام
 اس
 یگی
 رس
 ہ کی
 ہ نے
 غارت
 ہم
 نے
 کا
 بائے
 صفا
 ل ان
 نے
 لوگوں
 خلوص
 ہے ان
 م کا
 بتا ہے
 تو اس
 میں

ملے جیسے ہے کہ وہاں ہے کہ مثلاً اس کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ میں بکریاں کس اپنے دوست کو دیتے ہیں اپنے پاس کے ناک زکوٰۃ ہونے سے
 زکوٰۃ نہ لے سکے کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے ۱۷ منہ

نشد نہ آئے اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے۔
لیکن بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے جب تک
اُس میں نشہ پیدا نہ ہو، اور نہ ہی کوکراہت تنزیہی
پر محمول کیا ہے۔

مَا خَلَطَ الصَّدَقَةَ مَالًا وَلَا أَهْلًا كَتَمَهُ۔
جس مال میں زکوٰۃ مل جائے (یعنی اُس کی زکوٰۃ
ادانہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا مال اُسی میں ملا رہے) تو وہ
مال تباہ ہو جائے گا (بالکل) کو نقصان ہوگا اس
کا تجربہ ہر جگہ ہے، بعضوں نے کہا اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیلدار زکوٰۃ کے مال میں نیا
کمرے اور اسکا کوئی حصہ اپنے مال میں شریک کر لے
بیت المال میں داخل نہ کرنے تو اسکا مال تلف
ہو جائیگا وہ زکوٰۃ کا رد پیر جو اُس نے چوری سے
رکھ لیا ہے اُسکے مال کو بھی تلف کر دیگا۔

اَكْثَرُ رِيَاكِ اَذْوَىٰ مِنَ الْخَلِيْطِ وَالْخَلِيْطُ اَذْوَىٰ
مِنَ الْجَارِ۔ شفعہ میں شریک کا حق خلیط پر مقدم
ہے اور خلیط کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے (مطلب یہ
ہے کہ شریک کے ہوتے ہوئے خلیط کو شفعہ کا حق نہ
ہوگا اور خلیط کے ہوتے ہوئے ہمسایہ کو حق نہ ہوگا
شریک ہو جو جائیداد میں حصہ دار ہو اور خلیط وہ
جو جائیداد کے خارجی حقوق میں مثلاً رستے میں یا
پانی لینے میں شریک ہو۔)

رَجَمَ الشَّيْطَانُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ شَيْطَانُ
لوٹ کر آتا ہے اور نماز کے دل میں دوسرے
لتیمٹرنا چاہتا ہے (ادھر ادھر کے دنیاوی خیالات
اُس کے دل میں ڈالتا ہے، نماز کو خراب
کرتا ہے)۔

مَا يُؤْتِي جِبَّ الْغُسْلِ ذَالِ اَلْخَفَقِ وَالْخِلَاطِ۔
آپ سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے

بکری نہیں ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ کی ایک
بکری واجب ہے اب تین شخص جن کے پاس
چالیس بکریاں ہوں یہ برس کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار
جب آئے تو اپنی بکریاں ملا کر اکٹھا کر دیں تاکہ
ایک ہی بکری زکوٰۃ میں لیجائے اگر الگ الگ
رکھتے تو تین بکریاں لیجائے۔

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَبَّحَانِ
بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔ اگر مال دو آدمیوں کا
ایک جگہ ملا ہوا ہو تو وہ اپنے حصہ رسد کو موافق
زکوٰۃ ایک دوسرے سے بجز الیں (مثلاً ایک
شریک کی چالیس گا ئیں تھیں ایک کی تیس دو
دونوں کے جائز طے جملے تھے، اور زکوٰۃ کے
تحصیلدار نے ایک مسنہ لیا ایک تبیہہ ترتیبہ
ایک سال کی بچھری جو دوسرے سال میں لگی ہو
اور مسنہ اچھی پوری گائے) تو مسنہ والا اُس کی
قیمت کا پتہ اپنے شریک سے پھیر لے اسطرح
تبیہہ والا پتہ اپنے شریک سے، اسی طرح اگر
ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی
پچاس اور زکوٰۃ والا دو بکریاں سو دالے کی لے
لے تو وہ پہلے اُن کی قیمت کی پچاس بکریوں دالے
شریک سے بجز اُسے اور زکوٰۃ والا پچاس دالے
بکریوں میں سے دو بکریاں لے لے تو وہ پہلے اُن کی
قیمت کے سو دالے شریک سے بجز اُسے۔

سَخِي عَنْ الْخَلِيْطَيْنِ اِنَّ يَتَلَبَّسَا۔ آنحضرت نے
دو طرح کے سیورں کو ملا کر نبیہ بنانے سے منع فرمایا
(مثلاً گدڑ اور پختہ کھجور کو ملا کر یا منقہ اور تازہ انگور
کو ملا کر یا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگولے کیونکہ اس میں
نشہ جلدی سے آجاتا ہے اب امام مالک اور
احمد نے ایسے نمیز کو مطلقاً حرام رکھا ہے گواہیں

آپ نے فرمایا ذکر کو فرج میں گھسیٹنے اور غائب کرنے اور خورد برد کے ملنے سے (یعنی جماع سے)۔
 لَيْسَ أَوْانَ بِنَكْوِ الْخِلَاطِ - یہ بہت جماع کرینا وقت نہیں ہے۔
 وَكَانَ الْمُدَّعِي حَوْلًا قَلْبًا مَخْلُطًا مَرِيًّا - (دو شخص معادیر کے پاس آئے ایک نے دوسرے پر مال کا دعویٰ لیکن مدعی بڑا پاپا بیانات پٹنے والا اور دھوکہ دینے والا چترا نکلا۔
 مَخْلُطٌ - اس شخص کو کہتے ہیں جو چیزوں کو ملا کر لوگوں پر طبع کر دے ان کو دھوکہ دے۔
 وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهَا خِلَاطٌ - ہم میں سے ایک اس طرح کا (سوکا) پائخانہ پھرتا جیسے بھری پھرتی ہے (سوکھی سینگیا) اس میں پٹاڑھیک بالکل نہ ہوتی (کیونکہ وہ بجز کی خشک روٹی کھاتے تھے یا درختوں کے پتے اس لئے پائخانہ میں تری اور لٹھراپن نہوتا)۔
 أَمَا أَنَا فَلَا أَخْلُطُ خِلَاطًا بِحَرِّهِ - (ایک شخص نے اپنی جود کو حیض کی حالت میں تین طلاق دیدیے شرح قاضی نے کہا) میں تو حرام اور حلال کو نہیں ملانے کا (یعنی اس حیض کو جس میں اس نے طلاق دیا عدت میں محسوب نہیں کرنے کا کیونکہ اس کے کچھ حصے میں وہ عورت اپنی خادمہ کے لئے حلال تھی کچھ حصہ میں حرام)۔
 وَظَنَّ النَّاسُ أَنْ قَدْ خُوِلُوا وَمَا خُوِلُوا
 وَلَكِنْ خَالَطَ قَلْبَهُمْ هَمٌّ عَظِيمٌ - لوگ یہ سمجھیں کہ ان کی عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ ان کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہے وہ کیا آخرت کی فکر اس لئے دنیا دار لوگ ان کو دیوانہ سمجھتے ہیں)۔

اخْتَلَطَ فِي آخِرِهِ - اخیر میں اس کی عقل میں فتور آ گیا تھا جیسے بڑھاپے میں اکثر آدمیوں کی عقل سٹھیا جاتی ہے)۔
 كَمَا تَضَعُ نَقُ تَمْرُ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلَاطُ مِنْ الشَّيْءِ - ہم کو آنحضرت کے زمانہ میں طوان بجز ملا کرتی (یعنی اچھی بڑی سب ملی جلی مخلوط)۔
 بَيْعُ الْخِلَاطِ - طوان بجز کی بیچ۔
 مُهَيَّلُونَ بِالْحَجِّ لِأَنَّ خِلَاطَهُ شَيْءٌ - حج کا احرام باندھنے والے اس میں اور کچھ (عمرہ) نہیں ملاز دالے، ایک روایت میں مُهَيَّلِينَ ہے۔
 خِلَاطٌ عَلَيْكَ الْأَمْرُ - تیرا کام سب گول مال ہو گیا (یعنی شیطان کہیں تجھ کو ٹھیک بات بتلاتا ہے کبھی غلط)۔
 مِنْ خِلَاطِ الشُّوْبِ - خلاط بصرہ فتور تشدید لام مع ہے خالیط کی اور خلاط بصرہ فتور تخفیف لام مصدر ہے خالیط کا معنی مل جانا جیسے اختلاط اور خلیط اور خلط اور خلطة اور خلطی اور خلطی میں سب کے معنی مل جانا۔
 خِلَاطٌ عَلَيْهَا الْأَمْرُ - اس کا کام سب گول مال ہو گیا۔
 اخْلَاطٌ - سب قسم کے لوگ ملے جلے اچھے بڑے نیک معاش بد معاش یا مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ۔
 إِذَا خَالَطَ وَجِبَ الْغُسْلُ - جب مرد عورت کو مل گیا (درخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا۔
 مِنَ اللَّيَامِ مِجْ تَخْلِيْطٌ وَتَرْوِيْلٌ - چکنے والے ریتوں کا ملا دینا۔ اور ہٹا دینا۔
 الْمُسُوْمِ مِنَ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ

ہے۔
 جب تک
 تازہ نہیں
 کندہ۔
 یا زکوٰۃ
 ہے تو
 اس
 طلب
 میں نیا
 رک کر
 ال تلف
 ی سے
 بیٹا اولی
 طرہ مقدم
 طلب یہ
 نہ کا حق نہ
 تن نہ ہوگا
 در خلیطہ
 قہ میں یا
 یہ شیطان
 سوسے
 ی خیالات
 و خراب
 زخا لڈ
 ب ہر تہ

عَلَىٰ إِذَا هُوَ - مومن وہ ہے جو لوگوں سے خلط کرے
(ملتا جلتا رہے) اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرے،
کسی کو نہ ستائے یہ بہت بڑا درجہ ہے جو انبیاء اور
صدیقین کو حاصل ہوتا ہے عام لوگ جو اس کی
طاقت نہیں رکھتے انکیلئے عزت اور گوشہ گیری
بہتر ہے۔

وَلَا يَخَالِفُهُ الظُّنُونُ - اُس کے علم میں گمان
اور شک کا نام نہیں بلکہ اُس کا علم سارا یقینی ہے
وہ جزئیات اور کلیات سب کو تحقیق جانتا ہے
کیونکہ اُس نے سب کو بنایا ہے اور سب چیزیں
اُس کے سامنے حاضر ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں
کو نہ جانے یہ عجیب بات ہے، صاحب البیت
ادری بمانی البیت۔

مُخَلِّطٌ - امامیہ کی اصطلاح میں اُسکو کہتے ہیں
جو حضرت علی رضی سے محبت رکھو مگر ائمہ دشمنوں
پر تبرانہ کرے اور اُسکو بھی کہتے ہیں جس کا ایک
مذہب نہ ہو کبھی کچھ اعتقاد رکھے کبھی کچھ۔

خَلِّطَ فِي كَلَامِهِ - پریشان تقریر کی گزیر یعنی بیہودہ
بکا۔

خَلِيطٌ مَّيْلٌ - وہ شخص جس کا نسب صاف نہ ہو۔
رَجُلٌ خَلِيطٌ - بیوقوف شخص۔

خَلِيطَةٌ - فساد عقل، بیوقوفی۔

خَلِيطٌ - شریک جمع ہے خلیط کی۔

خَلْعٌ - اُتارنا نکالنا جیسے نَزَعٌ - بعضوں نے کہا نَزَعٌ
جلدی سے نکالنا، اور نَزَعٌ مہلت اور آہستگی کے
ساتھ نکالنا۔

خَلْعٌ - عورت سے کچھ مال ٹھہرا کر اُس کے بدل

اُس کو طلاق دینا۔ ایسے ہی مُخَالَفَةٌ ہے

لَتَاخَلَعْنَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ - جب مدینہ والوں نے

یزید کی بیعت سے نکل جانا چاہا (اُس کی بیعت
توڑنا چاہی) ہوا یہ کہ مدینہ والوں نے یزید کو نسق
دفعہ کا حال سنکر صلاح و مشورے کے لئے ایک
مجلس کی اُس میں عبد اللہ بن عمر مرہ کو بھی بلا بھیجا
اور بعد صلاح و مشورے کے یہ قرار دیا کہ یزید کی
بیعت توڑ دی جائے اُس وقت تو عبد اللہ بن عمر
خاموش رہے لیکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر
آن کر انہوں نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا
کہ میں تو یزید سے بیعت کر چکا ہوں میں تو اُس
کی بیعت نہیں توڑنے کا اور جو کوئی یزید کی بیعت
توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے اُس سے
مجھے کوئی تعلق نہیں ہے یزید کو جب یہ خبر پہنچی تو
اُس نے ہاتھی مسلم بن عقبہ ایک لشکر بھیج کر مدینہ
والوں کو تباہ کیا صد ہا ہزار آدمیوں کو قتل کرایا
حرم محترم کی بے حرمتی کرائی، اس واقعہ کو واقعہ
ترہ کہتے ہیں جس کی آنحضرت ص نے پہلے ہمارے
دید ہی تھی صرت عبد اللہ بن اور ان کے متعلقین
مخوندار رہے چونکہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں
توڑی تھی یزید کے بعد پھر عبد اللہ بن عمر مرہ نے نہ
مردان سے بیعت کی نہ عبد اللہ بن زبیر سے نہ
امام حسین سے، اس لئے کہ کسی پر لوگوں کا اتفاق
نہیں ہوا تھا جب امام حسین رضی اور عبد اللہ بن
زبیر شہید ہو گئے اور عبد الملک بن مردان کی خلافت
جم گئی اور سب کا اتفاق اُس پر ہو گیا اُس وقت
عبد اللہ بن عمر نے اُس سے بیعت کر لی۔

مِنْ خَلْعٍ بَدَأَ مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ لِأَحْتِجَاتِهِ
جو شخص مسلمان بادشاہ یا خلیفہ کی اطاعت سے
(بلا و ہد شریعی) نکل جائے (ناحق بغاوت اور
سرکشی پر کمر باندھے) وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال

میں بیگا کہ اُس کو رعباب سے بچنے کے لئے کوئی دلیل نہ ہوگی۔

وَقَدْ كَانَتْ هَذِهِ خَلْعًا خَلِيعًا كَعُرْفِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو خلیج کر دیا تھا (یعنی اُس کی حفاظت سے دست بردار ہو گئے تھے) عربین کا قاعدہ تھا کہ کسی شخص سے عہد کر کے اُس کی حفاظت کے ذمہ دار بن جاتے تھے اگر وہ کوئی قصور کرتا تو اُس کا تادان بھرتے اُس شخص کو حلیف کہتے پھر جب اُس سے الگ ہو جاتے تو عہد کیا تھا وہ توڑ دیتے تو اُس کو خلیج کہتے، امام اور خلیفہ بھی جب معزول ہو جائے تو اُس کو خلیج کہتے ہیں گویا خلافت کا جامہ اُس پر سے اتار لیا گیا۔

إِنَّ اللَّهَ سَيَقْبِضُ صُكَّ قَبِيضًا وَإِنَّكَ تَلَاصُ عَلَى خَلِيعِهِ۔ اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائیگا اور لوگ تجھ سے یہ چاہیں گے اُس کا اتارنا یہ آنحضرت نے حضرت عثمان رضی سے فرمایا مراد خلافت کا کرتہ ہے۔

إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَائِي۔ میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنی ساری جاننا سے باہر ہو جاؤں (سب خیرات کر دوں) توبہ میں یہ بھی ہے اس کا سنی یہ ہے کہ توبہ کا ایک جز میں نے یہ بھی قرار دیا ہے یا توبہ قبول ہونے کا شکر یہ میں یہ کرتا ہوں کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیتا ہوں۔

تَخَلَعَنِي فِي الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ۔ نہ لائیموالی شراب پینے میں مصروف ہو گیا غرق ہو گیا اُسکی عادت کر لی۔

فَكَانَ رَجُلًا مِّنْهُمْ خَلِيعًا۔ ایک شخص اُن میں آزاد تھا پینے کھانے والا یا شہدہ، خبیث جس سے

اُس کے عزیز و اقربا سب بیزار تھے سب نے اُس کو الگ کر دیا تھا۔

الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُتَأَفِّفَاتُ۔ خلع کرنے والی عورتیں وہی منافق عورتیں ہیں (مراد وہ عورتیں ہیں جو صورت خواہش نفسانی سے بلا ضرورت اور بلا وجہ معقول اپنے خاندان سے الگ ہونا اور دوسرا خاندان کرنا چاہیں)۔

خَالِعٌ۔ اُس عورت کو کہیں گے جو خلع کرے اب اس میں اختلاف ہے کہ خلع نسخ نکاح ہے یا طلاق بان ہے بہر حال خلع کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی البتہ نیا عقد کر سکتا ہے کبھی خلع کو طلاق بھی کہتے ہیں۔

إِنَّ امْرَأَةً مَّشَرَّتْ عَلَى زَوْجِنَا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ لَاحِلُهَا۔ ایک عورت نے اپنے خاندان پر شرارت کی حضرت عمر رضی نے اُس کے خاندان سے فرمایا تو اُس کو طلاق دیدے۔

مِنْ شَرِّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ مَشَرَّةً هَالِكَةً وَجُبْنًا خَالِعًا۔ آدمی کو جو باتیں دی جاتی ہیں (خدا کی طرف سے) اُس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں) اُن میں درد بہت بڑی ہیں ایک تو لالچ ہائے ہائے کوائیموالی درات دن آدمی اُسکی وجہ سے رنج ہی میں رہتا ہے کتنا ہی مال دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی طبع میں گرفتار رہتا ہے دوسرے لوگوں پر حسد کرتا ہے (دوسرے نامردی دل نکال دینے والی) (ذرا سی بات میں اُس کا دل دہل جاتا ہے، سینہ دہڑ دہڑ کرنے لگتا ہے گو ما دل باہر کھلاڑتا ہے۔ حقیقت میں آنحضرت صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیت طبع اور ذہنی توجہ کوئی چیز نہیں ہے یہی طبع اور ذہن ہے جس کی قوم میں ہوجاتی ہے وہ ذلیل ہوجاتی ہے دوسری قومیں اس پر

لی بیعت
بر کسنت
ڈ ایک
بی بلا بیج
بہ زید کی
میں عمر
بنے گھر
با اور کہا
تو اُس
کی بیعت
سے
زہنی تو
ج کر دینے
نسل کر آیا
و واقعہ
بہا و گھر
متعلقین
ت نہیں
ہونے نہ
نہ سے نہ
کا اتفاق
بہ اللہ
ن کی طلاق
دقت
حجہ لایم
ت سے
ت اور
یہ حال

غالب ہو جائیں ہیں طبع ہی کی وجہ سے آدمی اپنے
بھائیوں سے حسد کرنے لگتا ہے اُس کو نا اتفاقی
پھیلتی ہے اور نا اتفاقی قوم کے خرابی کی جڑ ہے
اب اُس پر طرہ بزدلی آجکل ہند کے مسلمانوں
میں یہ دو خصالتیں کوٹ کرٹ کر بھر دی گئی ہیں۔
اس قسم کے مسلمان اگر صدیوں تک تسلیم پاتے
رہیں گے اور ہر ایک اُن میں کا ایک فیلسوف کامل
ہو جائیگا تو بھی جب تک نا اتفاقی اور بزدلی کو ترک
نکریں گے اور عمدہ اخلاق اختیار نہ کریں گے کتابوں
کی درق گردانی اور ایم اے بی اے اے اے اے اے
ڈی بننے سے اُن کو کبھی فلاح قومی نصیب نہ
ہوگی۔

وَخَلْمٌ وَكَذُوبٌ مِّنْ يَّفْعُجُونَ۔ جو تیری نافرمانی
کرے اُس کو ہم نکال دیتے ہیں، اُس سے ہم الگ
ہو جاتے ہیں۔

فَاخْلَمْ نَعْلَيْكَ۔ اپنی جوتیاں اُتار ڈال دیا اللہ
تعالیٰ نے حضرت موسیٰ ؑ سے فرمایا تھا، اہل سنت
کی اکثر روایتوں میں یہ ہے کہ وہ جوتیاں مردار
گدھے کی کھال کی تھیں، امام جعفر صادق ؑ سے
بھی یہی منقول ہے شیعہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ
تقیہ کے طور پر سینوں سے ڈر کر تفسیر کی اور سعد بن
عبید اللہ نے قائم دے اس کی تفسیر لوجھی تو
انہوں نے فرمایا کہ نعلیک سے مراد حضرت موسیٰ
کی بیوی ہے اُن کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی
تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ محبت اپنے دل کو نکال
کیونکہ اگر جوتیاں مراد ہوتیں تو حضرت موسیٰ ؑ کی
ناز اُن میں جائز تھی یا نہیں اگر جائز تھی تو اس
دادی میں اُن کو پہن کر جانا کیوں منع ہوا اگر ناجائز
تھی تو حضرت موسیٰ ؑ پر یہ الزام آتا ہے کہ اُن کو

اتنا سا مسئلہ بھی معلوم نہ تھا اور انہوں نے اپنی
ناز خراب کی۔

میں :- کہتا ہوں قائم دے سے یہ روایت
صحیح نہیں ہے اگر نعل سے بیوی مراد ہوتی تو اللہ
تعالیٰ پر صیغہ مفرد نعلک فرماتا نہ بصیغہ تثنیہ کیونکہ
حضرت موسیٰ ؑ کی دو بیویاں نہ تھیں اور جس
دقت یہ حکم ہوا اس وقت تک حضرت موسیٰ ؑ بیوی
نہیں ہوئے تھے اُسکے علاوہ ناز یہودیوں کے
مذہب میں جوتیاں اُتار کر ادا کی جاتی ہے چنانچہ
ایک حدیث میں ہے کہ یہودی جوتیاں اُتار کر ناز
پڑھتے ہیں تم اسکا خلافت کرو جوتیوں سمیت ناز
پڑھو اور کوئی وجہ نہیں کہ امام جعفر صادق ؑ قرآن
کی تفسیر میں تقیہ کرتے یہ کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا جس
کی وجہ سے اُن کو مخالفین کی ایذا ہی کا ڈر ہوتا اس
لئے یہ ساری تقریر جو صاحب معجم البحر نے کی ہے
محض افتراء پر دازی معلوم ہوتی ہے۔

خَلْمٌ رِبْقَةٌ اِلَّا سَلَامٌ عَنْ عَنُقَيْبٍ۔ اسلام کی
رستی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

خَلَيْبِيٌّ۔ ایک شاعر تھا مشہور۔
خَلَاعَةٌ۔ ہتک اور عزت ریزی۔

خَلْعَةٌ۔ وہ لباس جو عزت کے طور پر آدمی کو پہنایا
جائے۔

خَلْعَةٌ اور خَلْعَةٌ۔ بہتر مال کو بھی کہتے ہیں۔
خَلْبَيْعَةٌ۔ آزاد عورت۔

خَلْفٌ۔ پیچھے اور بعد آنے والا گروہ، غلط بات، نالائق
لڑکا۔

خَلْفَانَةٌ۔ اور خَلْبَيْفِيٌّ۔ قائم مقام ہونا۔
خَلْفٌ۔ قائم مقام، اچھا نیک لڑکا، عوض اور

بدل۔

اپنی
بت
راشہ
نیو کریم
بس
غزیری
کے
چنانچہ
رکنا
نماز
قرآن
الوس
پوتا
ہے
لام
کی
کوپنیا
مالا
ن اور

خُلُوفٌ اور خُلُوفَةٌ۔ بدبودار ہونا، بگڑ جانا، پہاڑ پر چڑھ جانا، بیرون لگانا۔
يَرْجُمُ هَذَا الْعَلَمُ مِنْ مِثْلِ خَلْفٍ عَدُوٍّ لَكُمْ۔
اس علم کو پتھے آئو اے گروہ میں سے اچھے اور نیک لوگ اٹھائیں گے رغلو کرنے والوں کی تحریف کو مٹائیں گے اور غلط کاروں کی غلطیوں کو رخنہ کریں گے اور جاہلوں کی تادیبوں کا رد کریں گے۔
یعنی ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں کو پیدا کریگا جو غلو اور تشدد کرنے والوں کا رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کر دیں گے نہ افراط کریں گے نہ تعزیط۔
نہایہ میں ہے کہ خَلْفٌ اور خُلْفٌ ہر پتھر آئو اے کہتے ہیں مگر ہر تحریک لام کا استعمال اچھے شخص کے لئے کیا جاتا ہے اور ہر تسکین لام ہلاکت اور بُرے شخص کے لئے۔

سَيَكُونُ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً خَلْفٌ أَهْمَانُومَا الصَّلَاةِ۔ ساٹھ برس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو تباہ کریں گے یہ یزید کے حکومت کا زمانہ ہے اُس کے بعد اکثر خلفائے بنی امیہ ایسے ہی گذرے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور کوئی کوئی اُن میں سے تو ایسا بد معاش نکلا کہ نشہ میں نماز پڑھاتا تھا اور حول و لا قُوَّةَ لَهَا بِاللَّهِ

ثُمَّ لَا تَبْقَاتُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ هَ خُلُوفٌ۔ اُس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے۔
اللَّهُمَّ اغْطِ كُلَّ مَنَفِعٍ خَلْفًا۔ یا اللہ خرچ کر دے اُسے کہ اس کا بدلہ عنایت فرما جو بتنا دہ خرچ کر دے اُتتا ہی مال اُس کو اور دے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَلْفَ اللَّهُ لَكَ خَلْفًا بَخِيْرًا اور اَخْلَفَ اللَّهُ

عَلَيْكَ خَيْرًا۔ یعنی اللہ تجھ کو نیک بدل دے۔ بعضوں نے کہا اَخْلَفَ اللَّهُ وہاں کہیں جس سے کہیں ہو سکتا ہے جسے مال راہ اور وغیرہ کلف میں اور اَخْلَفَ اللَّهُ وہاں کہیں جس کا بدلہ نہیں ہو سکتا جیسے ماں باپ کہ جلدے پڑا وہیں اَخْلَفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وہاں کہتے ہیں جب کسی شخص کا کوئی عزیز مر جاتا ہے۔
وَ اَخْلَفَةُ بِنِي حَقِيْبَةٍ۔ اُس کے بعد تو اُسکی جائزین کر رہی میت کی دعائیں آنحضرت ص نے فرمایا یعنی اُسکے مر جانے پر تو اُسکا کام کاج چلا۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ۔ تم میری سنت اور خلفاء راشدین (ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم) کی سنت کو اپنے اوپر لازم کر لو (مالا اکثر خلفائے راشدین کا فعل سنت نہیں ہو سکتا مگر تسکین بھی سنت اس لئے کہا کہ خلفاء راشدین بہت سے ایسے سنتوں کو بجالائیں گے جن کا علم لوگوں کو نہ ہو گا کہ وہ آنحضرت ص کی سنت ہیں تو اُن کو بھی اُزا اُزا خلفاء کی سنت کہہ دیا، بعضوں نے کہا وہ کام جو خلفائے راشدین نے اپنے اجتہاد اور رائے سے نکالے اُن کو بھی آپ ص سنت فرمایا اس خیال سے کہ آئندہ لوگ اُن کی مخالفت نہ کریں اور دین میں خرابی نہ پڑے۔

اَدْخِلَاةً مَشْتُوْنَةً سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْهَا عَضُوْنًا۔ خلافت راشدہ جس میں سراسر دینداری اور حق پرستی ہوتی ہے تیس برس تک رہے گی پھر تو کٹنی بادشاہت ہے (دین اور استحقاق سے کوئی غرض نہ رہے گی جو زبردست ہوا وہ حاکم بن بیٹھا اس حدیث کے رو سے معاویہ اور اُن کے بعد دالے حاکم سب بادشاہ گئے جائیں گے نہ خلیفہ۔

لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ تَزِيئًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ
 خَلِيفَةً - اسلام کا دین بارہ خلیفوں کے زمانہ
 تک عزت کے ساتھ رہیگا (ان خلیفوں کی تعیین
 میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں
 کو مراد لیا ہے اور اہل سنت کے علماء کہتے ہیں کہ
 میں کبھی کبھی اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلیفہ کون
 کون تھے بہر حال پانچ خلیفہ ابو بکر اور عمر بن عثمان
 اور علی اور حسن بن علی تو ان بارہ میں تھے اب
 سات باقی رہے مکن ہے کہ وہ فاصلہ کیسا تو پیدا
 ہوں اور ان میں سے کچھ گزر گئے ہوں کچھ باقی ہیں
 امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری
 ہو جائے، بعضوں نے کہا یہ بارہ خلیفہ وہ ہیں جو
 امام مہدی کی اولاد میں ان کے بعد ہوں گے
 (والشرا علم)۔

الْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ - خلافت ہمیشہ قریش
 میں رہے گی (یہ حدیث متواتر ہے اور اس پر
 صحابہ اور تمام مسلمانوں کا اجماع ہے چکابے کہ غیر
 قریش کی خلافت جائز نہیں ہے البتہ غیر قریش
 قریشی خلیفہ کا نائب اور صوبہ ہو سکتا ہے)۔
 فَإِنَّ اللَّهَ مُمَسِّتٌ خَلِيفَتِكُمْ - اللہ تعالیٰ تم کو حکومت
 دینے والا ہے (دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو)
 فَسَمِعْنِي أَخَالَفَكَ - تو سنا ہے میں تیرا خلاف
 کرتا ہوں: ایک روایت میں أَخَالَفَكَ حَلْتُ
 حَلِي سَعِي یعنی تجھ سے قسم کھاتا ہوں۔
 لَوْ اسْتَخَلَفْتُ - کاش میں خلیفہ کرجاؤں یا اگر میں
 کسی کو خلیفہ کرجاؤں تو بہتر ہو (اس کے بعد ارشاد فرمایا
 کہ حدیث روایت کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ بن مسعود
 جو کہیں اُس کو مان لینا حدیث روایت تو آنحضرت مکی
 خاص راز دار تھے اور عبد اللہ بن مسعود مدین کے

بڑے عالم تھے۔
 تَكَلَّمَ اللَّهُ لِلْعَازِمِ أَنْ يَشْلَعَتْ نَفَقَتَهُ - اللہ
 نے عازم کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ اُس کا سب
 خرچہ واپس دلائیگا۔

اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي خَلِيفَاتِنَا - یا اللہ! اوسلو
 سے بہتر مجھ کو خاندان عنایت فرما۔ (یہ بیوی ام سلمہ
 نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دعا کی تھی۔
 اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہاں سے بہتر خاندان
 عنایت فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی
 بنیں)۔

فَلْيَنْفُضْ قُرَاشَةَ فَإِنَّهَا لَا يَدْرِي مَا خَلَفَتْ
 عَلَيْهَا - وہ اپنے بچھونے کو جو شک لے کیونکہ اُس
 معلوم نہیں اُسکے بعد کیا چیز اُسکے بچھونے پر
 آگئی (شاید کوئی زہر بلا کیرا آن کر بیٹھ گیا ہو اور
 بن جھاڑے اُس پر لیٹ جائے تو وہ کاٹ
 کھائے)۔

فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَةً - اُن کے پیچھے ہی
 عبد اللہ بن زبیر اندر پہنچے۔

وَاخْتَلَفَ فِي عَقِيْبِهِ فِي الْعَازِمِينَ - جو لوگ اس
 کے مرے پیچھے (دنیا میں باقی رہ گئے ہیں انہیں
 تو اُس کا جانشین بن (ان کی حفاظت کر ان کا کام
 چلا جیسے میت اپنی زندگی میں کام چلاتا تھا)۔

وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِيْبِهِ - یا اللہ!
 تو عباس رضی اللہ عنہم کے فرزند کو بخش دے (اور
 خلافت اُن کے پس ماندوں میں قائم رکھ دے)
 دعا آنحضرت مکی قبول ہوئی، عباسیوں نے
 کئی سو برس تک خلافت کی اخیر خلیفہ مستعصم
 بلا کیرخان کے ہاتھ سے مارا گیا، سارا بغداد لوٹا
 گیا جلایا گیا، ہزاروں آدمی مارے گئے اُس دن

سے خلافت کا نام دشان جاتا رہا اور ہر ایک مسلمان حاکم بجائے خود خود مختار بن گیا اور انا ولا غیر کا دعویٰ کرنے لگا۔

قَدْ خَلَقْتُمْ ذُرِّيَّتَنَا لِنَا لَنَلْتَمِثَنَّهُمْ وَلِيُنحَقَّ مِنَّا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُكُمْ أَحَدٌ عَدَدُكُمْ وَلَٰكِن كُنْتُمْ قَوْمًا غَافِلِينَ۔ (جہاں اُن کے پیچھے اُن کے بال بچوں میں اُن پہنچا۔)

أَخْلَقْتُ غَازِيَانِي أَهْلِيًّا بِمِثْلِ هَذَا۔ (تو نے ایک غازی کے پیٹھ پیچھے اُس کے جوڑ بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔)

كَلِمَاتٍ نَقَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلْفَ إِحْمَدَ بْنَ نَبِيٍّ

كَنْدِيبِ النَّبِيِّ۔ (جہاں ہم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے) تو اُن میں سے کوئی پیچھے کر بجرے کی سی آواز نکالتا ہے، بیب کہتے ہیں اُس آواز کو جو بحرِ بگری پر چڑھتے وقت نکالتا ہے۔

فَخَلَقْتَنِي بَيْنَ اِيْمٍ وَحَرْبٍ۔ (میرے پیچھے لڑتی غصہ کرتی رہ گئی۔ اگر خَلَقْتَنِي بہ تشدیدِ لام ہو تو ترجمہ یوں ہو گا مجھ کو لڑتا بھڑتا غصہ کرتا چھوڑ گئی۔)

خَيْرُ الْمَرْغَى الْاَلَمَ الْاَلُ وَالسَّلَامُ اِذَا اَخْلَفَ كَانَ لِحَيْدًا۔ (بہتر چارہ (ادنیوں کا) اراک در سلم ہے جب دوبارہ پتے نکالتا ہے تو اُس کا کوٹ کر آئے میں ملا کر اچھا چارہ بنتا ہے (عرب لوگ اُس کو نجین بہ فتح لام کہتے ہیں، اور نجین بہ ضمہ لام چاندی کو کہتے ہیں)۔)

حَتَّى اَلِ السَّلَامِي وَ اَخْلَفَ الْخُزَامِي۔ (یہاں تک کہ بڑیوں میں مغز آگیا اور خزامی (ایک درخت ہے اُس میں خوشبودار پھول ہوتے ہیں) میں پتے نکل آئے یہ خَلَفَ سے نکلا ہے۔ یعنی وہ پتے یا پھل جو اگلے پتے اور پھل کے بعد

نکلے۔

أَخْلَفْتُ عَنْ هِجْرَتِي۔ (کیا میں اپنی ہجرت کو خراب کر کے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مکہ میں مردگیا چونکہ صحابہ نے آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی تھی اور مکہ کو اللہ کے راستے چھوڑ کر مدینہ میں ہجرت کی تھی اس لئے وہ مکہ میں مرنا برا سمجھے)۔)

أَخْلَفْتُ بَعْدَ اَصْحَابِي۔ (کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی دوسرے صحابہ آپ کے ساتھ مدینہ میں جائیں گے اور میں مکہ میں پڑا رہوں گا (میں مر جاؤں گا)۔)

لَعَلَّكَ اَنْ تَخْلَفَ۔ (تو شاید زندہ رہے) اور اللہ تیری وجہ سے بعضوں کو قائم رہنے والے بعض کو نقصان) ایسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مدت تک زندہ رہے عراق کا ملک انہوں نے فتح کیا بہت سا مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں کو قائم رہنے والے یا کافروں کا خوب نقصان کیا۔

فَخَلَقْنَا فُلْكَتَا اَخِرَ الْاَرْبَعِ۔ (ہم کو پیچھے کر دیا، ہم چاروں کے اخیر میں تھے۔)

حَتَّى اَنَّ الطَّائِفَةَ لَيَمُرُّ بِجَنَابَتِهِمْ فَتَسَا يَخْلِفُهُمْ۔ (پرندہ اُن کے فوج کی ٹکڑیوں پر سے گزرے گا تو اُن سے آگے نہ بڑھ سکیگا (یہ نہ ہوگا کہ پرندہ ساری فوج سے آگے نکل جائے اور فوج اُس کے پیچھے رہ جائے اس قدر بے شمار فوج ہوگی)۔)

سَوَدًا صَفْوًا فَكُمْ وَلَا تَخْلِفُوا فَتَخْلِفَ قُلُوبُكُمْ۔ (نازیں صفیں برابر کرو آگے پیچھے رہو ایسا کرو گے تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ پڑ جائے گی) کیونکہ اختلاف ظاہری اختلافان

نخل

سار

م

تھی

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

م

باطنی کا سبب پڑے گا، دوسری روایت میں ہے
صفتیں برابر رکھو اس لئے کہ صفتوں کا برابر کرنا نماز کے
قائم کرنے کا ایک جز ہے، افسوس ہمارے زمانہ
میں مسلمانوں نے نماز میں صفت برابر کرنا اس کا
خیال بالکل چھوڑ دیا ہے کوئی آگے رہتا ہے کوئی
پیچھے اسنت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کا یا یا پاؤں
دوسرے کے داہنے پاؤں سے اور داہنے پاؤں
دوسرے کے بائیں پاؤں سے اور مونہ سامونڈا
سے ملتا ہے بیچ میں کوئی خالی جگہ نہ چھوٹے اور
جب تک آگے کی صفت پوری نہ بھرے اس وقت
تک پیچھے کی صفت میں کوئی کھرا نہ ہو بعضے اماموں
کے نزدیک اگر آگے کی صفت میں جگہ ہر دو تھپے
کوئی پیچھے کھرا ہو تو اس کی نماز درست ہی نہ ہوگی
اور مکروہ تو سب کے نزدیک ہوگی۔

لَتَسْتَوْنَ مِمَّنْ فَعَلِمُوا ذُوقُوا لِقَاءَ اللَّهِ بَلِ لَنْ
تُجْزَوْا هَكَذَا۔ اپنی صفتیں برابر رکھو نہیں تو اللہ تم
تہارے مومنوں میں اختلافات ڈال دیگا (محبت
کے بدل آپس میں بغض و نفاق پھیلے گا یا قیامت
کے دن تمہارا منہ پیچھے کی طرف کر دیگا یا تمہاری
صور میں دنیا ہی مسخ کر دیگا معاذ اللہ۔ طیبی نے کہا
دلوں کے منہ مراد ہیں یعنی ہر ایک کی رائے اور
ست جداگانہ ہو جائے گی اتفاق کے بدل اختلافات
پڑے گا۔

إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ۔ جب وعدہ کرے تو خلاف
کہی پورا نہ کرے (یہ منافق کی نشانی ہے)۔

خُلْفٌ۔ برصہ لام اسم مصدر ہے بمعنی وعدہ
خلافی۔

خِلْفَةُ نَوْمِ الصَّائِعِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ
الْيَسْتِكِ۔ روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ کے نزدیک

مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور پسندیدہ ہے۔
خِلْفَةُ اور خُلْفٌ۔ منہ کی بو بد لجانا اصل میں
خلفہ اس رویدگی کو کہتے ہیں جو دوسری رویدگی
کے بند پھر اس بو کو کہنے لگے جو دوسری بو کے بعد
پیدا ہو۔

لَخُلْفٌ خَيْرٌ لِّلصَّائِعِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ
مِيَاهِ بِيحِ الْيَسْتِكِ۔ ترجمہ وہی ہے۔

وَمَا آ زَيْتُكَ إِذِي خُلْفَتِي فِيهَا۔ تجھے عورت کے
منہ کی بو سونگھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے (حضرت
علی رضی نے فرمایا جب ایک شخص نے ان سے
پوچھا کیا روزہ دار کو اپنی عورت کا بوسہ لینا درست
ہے)۔

لَعَدَّ عَلَيْنَا أَنْ نُحْتَدَّ الْكَمَرِ تَوَلَّى أَهْلَهُمْ خُلْفًا
ہم جانتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھروالوں

کو بے وارث اور بے وسیلہ نہیں چھوڑا، عرب لوگ
کہتے ہیں حتی خُلْفٌ یہ قبیلہ بن مردوں کا ہے۔

یعنی اس میں نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

لَتَنْزُوكُنَّ خُلْفًا۔ ہم اس قبیلہ کو بن مردوں کے
(اس کے مرد سب مار ڈالیں گے نری عورتیں رہ
جائیں گی)۔

وَنَفَرْنَا خُلْفًا۔ ہمارے مرد کہیں گئے ہوئے
میں (غائب ہیں یہاں موجود نہیں ہیں)۔

فَأَتَيْنَا الْقَوْمَ خُلْفًا۔ ہم ان لوگوں کے پاس
آئے دیکھا تو نری عورتیں ہی عورتیں ہیں۔

إِنَّ عِيَالَنَا خُلْفًا۔ ہمارے بال بچے غائب
ہوں۔

وَنَفَرْنَا خُلْفًا۔ یہ نصب یہ حال ہے جو قائم مقام
خبر کے ہے معنی وہی جو ادھر گزر چکے، کرمانی نے کہا

خُلْفٌ خَالِفٌ كِي جَمْعٌ هُوَ بِمَعْنَى پَانِي كَيْ لِيَا

یہ ہے۔
 مل میں
 اور نیکوں
 کے بعد
 میں
 رت کے
 حضرت
 ن سے
 پیار سے
 نیکوں کو
 نے خود اہل
 عرب لوگ
 کا ہے۔
 رد اگر
 اور تیس
 ہوئے
 کے پاس
 غائب
 قائم مقام
 نے کہا
 نے لے لیا

ما غائب یعنی ہمارے مرد بانی لانے کو گئے ہوئے
 ہیں یا غائب ہیں مگر وہاں چھوڑ گئے ہیں۔

الْبَيَّاتَةُ كَذَّاءُ خِلْفَةٌ - دیت میں اتنی حامل
 اور نینیاں دینا ہونگی۔

خِلْفَةٌ - پیٹ والی ادھنی اُس کی جمع خِلْفَاتٌ
 اور خِلَافٌ ہے۔

خِلْفَةٌ - حاملہ ہوئی۔

اخْلَفْتُ - بدل گئی۔

ثَلَاثٌ آيَاتٌ يَعْرِضُونَ هُنَّ أَحَدٌ ثُمَّ خَيْرٌ لَّهُ
 مِنْ ثَلَاثِ خِلْفَاتٍ بِسَمَاءٍ عِظَاءٍ - تین آیتیں
 ایسی ہیں اگر کوئی اُن کو پڑھے تو وہ اُس کے لئے تین
 گنا بہن ہوئی بڑی ادھنیوں سے بہتر ہیں۔

لَمَّا هَذَا مَوْهًا ظَهَرَ فِيهَا مِثْلُ خِلَافٍ الْإِذْلِي -
 قریش کے لوگوں نے جب کعبہ کو گرایا اور اُس کو دوبارہ
 بنانے کے لئے تو اُس کے نیچے (نیو میں) اتنے
 بڑے بڑے پتھر نکلے جیسے پیٹ والی ادھنیاں۔

فَتَوَكَّأَتْ أَخْلَافًا قَائِمَةً - میں نے اُن کے
 تھکن اٹھے ہوئے چھوڑ دئے۔ یہ خِلْفَتِ کی جمع ہے
 یہ معنی تھکن۔ بعضوں نے کہا تھکن کا وہ مقام جو درد
 دوہنے والا انگلیوں سے تھا متا ہے۔

لَوْلَا حَيْدٌ فَإِنَّ مَعْرِيكَ بِاللَّكْفِ لَبْنَيْتُهُا عَسَلِي
 أَسَابِسُ إِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْتُ لَهَا خِلْفَيْنِ وَإِنَّ
 قَرَيْشًا اسْتَقْصَمَتْ مِنْ بَنَائِقَا - (عائشہ)
 اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا تو
 میں کعبہ کو اُس پایہ پر اٹھاتا جو حضرت ابراہیم م نے
 رکھا تھا اور اُس میں دو پشتیں رکھتا (دو درد اور
 تو ہر درد اور اُس کے مقابل ایک پشت ہوتی) کیونکہ
 قریش نے اُس کو چھوٹا کر دیا۔ ایک روایت میں
 خِلْفَيْنِ پر کسرہ غائب یعنی دو کنگورے چھاتی ہوئی

طرح۔

وَجَعَلْتُ لَهَا خِلْفًا - اُس میں پیچھے کی طرف بھی ایک
 دروازہ رکھنا ایک کنگورہ اُس میں بنانا (کنگورہ)
 ثُمَّ اخْلَعْنَا لِي رِجَالًا فَأَخْرَجْتِي عَلَيْهِمْ بِيَوْمِ نَحْمِمْ
 پھر میں پیچھے کی طرف سے اُن کی طرف جانا جو نماز
 کے لئے مسجد میں نہیں آئے اُن کے گھر جلا دیتا
 بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میں ظاہر میں تو
 نماز قائم کرتا (اگرچہ معلوم ہوتا میں مسجد میں ہوں)
 اور غفلت میں اُن لوگوں کے پاس جا کر اُن کے
 گھروں کو آگ لگا دیتا، بعضوں نے یوں ترجمہ کیا
 میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا اور اُن لوگوں کے
 پاس جا کر اُن کے گھر جلا دیتا، تو دی نے کہا یہ جماعت
 سے پیچھے رہ جانے والے منافق لوگ تھے کیونکہ وہ
 کی یہ شان نہیں کہ ایک ہڈی کی طبع میں آنحضرت م
 کے پاس حاضر ہونا چھوڑ دے اور نماز سے عشا کی
 یا جمعہ کی نماز یا ہر نماز مراد ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے تعزیر یا تکرار
 کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔
 مَا مِنْ رَجُلٍ يُخَالِعُ إِلَى امْرَأَةٍ رَجُلٍ مِمَّنْ
 الْدُّجَاهِ دِينٌ - جو کوئی مجاہد کے پیچھے (جب وہ
 جہاد کے لئے گیا ہے اور) اُس کی جوڑ کے پاس
 جائے۔

وَسَخَالَفَ عَنَّا عِنِّي وَالزُّبَيْرُ - اور (سقیفہ میں جب
 خلافت کا مشورہ ہو رہا تھا) حضرت علی اور زبیر
 ہمارے پیچھے رہ گئے (یعنی سقیفہ میں نہیں آئے)
 اُن کا نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت م کی
 وفات کے رنج دالم میں غرق اور آپ کی تجہیز و
 تکفین کی فکر میں تھے اور جو اس کے حضرت علی
 کو یہ ناگوار ہوا کہ اُن کے بغیر شریک کے لئے لوگوں نے

میں سے اُن سے کہا) میں سمجھتا ہوں تم بالکل بنی
عدی کے خلات ہو یا پیچھے رہ جانے والے بے خبر
شخص ہو تم میں کوئی بھلائی اور عمدہ صفت بنی عدی
کی نہیں ہے۔

أَيُّنَا مُسْلِمٌ خَلَفَ غَازِيًا فِي خَالِفِيهِ - جو مسلمان
کسی غازی کی قائم مقامی کرے اُس کے بعد اُس کے
گھرداروں کی خبر رکھے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا
ہے۔

لَوْ أَطَقْتُ الْأَذَانَ مَعَ الْخَلِيفَةِ لَا ذَنْتُ - اگر
الطائف کو کام اس قدر کثرت کے ساتھ مجھ کو نہ ہوتے
اور میں اذان دے سکتا تو میں خود ہی اذان دیا
کرتا (اذان دینے کی ایسی فضیلت ہے)۔

خَلِيفَتِي - بمعنی فلانت مگر اُس میں کثرت کا معنی ہے
جیسے رشتیا اور درویشا ہے۔

خَلِيفَةٌ - ایک پہاڑ کا بھی نام ہے مکہ میں۔

مَنْ تَخَوَّلَ مِنْ مِخْلَاطٍ إِلَى مِخْلَاطٍ فَعَسَى
ذَمُّهُ قِتْلَةٌ إِلَى مِخْلَاطٍ فِيهِ الْأَوَّلُ إِذَا جَالَ
عَلَيْهِ الْخَوْلُ - جو کوئی ایک ضلع سے دوسرے
ضلع میں چلا جائے تو اُس کا عشر اور صدقہ اُسی پہلے
ضلع میں لیا جائے گا وہیں شریک رہے گا جب اس
پر ایک سال پورا گذر جائے۔

مِنْ مِخْلَاطٍ خَارٍ وَرَبَّيْنَاهُ - خارم اور یام (دردنیل
قبیلے ہیں) کے پرگنوں میں سے۔

ذَبَعَتْ كَلَامَهُنَّهَا إِلَى مِخْلَاطٍ - اُن میں۔
ایک کو ایک ایک پٹی کا حاکم کیا۔

وَخَلَفَ خَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
آنحضرت م ہمارے پیچھے رہ گئے۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَانَةَ فَكُونُوا حَتَّى تَخْلِفَكُمُ -
جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (اگر بیٹھے ہو)

یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے کر دے (یعنی اُس کے نکل جاؤ)
اکثر علماء کے نزدیک یہ حکم ابتدا میں آپ نے دیا تھا
پھر منسوخ کر دیا، بعضوں نے کہا منسوخ نہیں ہے
اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ حکم درجاً ہے یا
استحباباً، اور علت یہ ہے کہ جنازہ دیکھ کر موت یاد
آتی ہے اور موت ایک ہولناک امر ہے، اور
قاعدہ ہے کہ ہول کے وقت آدمی اپنی حالت بدل
دیتا ہے بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے، بعضوں نے کہا
اگر جنازہ مسلمان کا ہے تو یہ کھڑا ہونا اُس کی تعظیم کے
لئے ہے اگر کافر کا ہے تو اُس کے ساتھ جو فرشتے
ہوتے ہیں اُن کی تعظیم کے لئے ہے مگر اس پر یہ
اعتراف ہوتا ہے کہ آپ نے قیام تعظیسی سے منع
فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ عجیبوں کی
طرح (ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے) مت کھڑے
ہو اگر وہ، اس پر بھی بعض علماء نے دیندار عالم یا
مشرع درویش کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز
رکھا ہے اور نہ ہی کو تزییر کے لئے سمجھا ہے یا یہ مطلب
رکھا ہے کہ ہر کس دنا کس کے لئے کھڑا نہ ہو اگر وہ
اُس کی عادت نہ کر لے جیسے ہند کے جنونی ملکوں میں
دستور ہے، حیدرآباد میں تو ایسے جاہل مسلمان بستر
ہیں کہ اگر کوئی اُن کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہو تو برا مانا
ہیں ناراض ہوتے ہیں ہائے جہالت بھی کیا بری
شئی ہے اگر ذرا بھی دین کا علم رکھتے تو نہ کھڑے ہونے
سے خوش ہوتے اور کھڑے ہونے سے منع کرتے
جیسے آنحضرت نے منع کیا اب یہ جو ایک روایت
میں ہے کہ سعد بن معاذ نے جب آئے تو آپ نے انصار
سے فرمایا تو محالی سید کم تو اس سے قیام تعظیسی
تصور نہ تھا بلکہ سعد زخمی اور ناتوان تھے، مطلب
یہ تھا کہ کھڑے ہو اور اُن کو سواری پر سے اتار لو۔

اُخْرَفَتْ
جز کے
بی اُن
لو اپنر
نختر
ت کر یا
ت آپ
کا منہ
یا اللہ
فَمَا
گوار
تے گا کیا
تہ ہو
و اُس کی
نے کہا نہیں
میں آنحضرت
ت قسمت
ہ گیا
کچھ بھلائی
براہ تو اس
وں نے
- جب
حضرت
کے گھرداروں

اگر تعظیم کے لئے قیام مقصود ہو تاویوں فرماتے
تو موافقت پر کم۔

أَلَمْ تَلْعَفْ أَلَمْ تَوْشِيحْ وَهُوَ الْمُخَالَفَةُ بَيْنَ
طَرَفَيْهَا۔ (استمال اور) التماس اور توشیح یہ
ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں میں مخالفت کر دے
یعنی جو کنارہ راستہ موڑنے پر ہو اُس کو بائیں نعل
کے نیچے سے اور جو بائیں موڑنے پر ہو اُس کو دائر
نعل کے نیچے سے لجا کر دونوں کناروں کو سینے پر
باندھ لے اس سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرتے
وقت نمازی کی نگاہ اپنی ستر پر نہ پڑے اور رکوع
یا سجدے میں کپڑا گرے نہیں۔

مَخَالَفَةُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَائِقِيهِ۔ دونوں
موڑوں پر جو دونوں کنارے تھے اُن میں مخالفت
کی (یعنی وہی توشیح جس کا ذکر ابھی گذرا)۔

إِنَّا أَقْوَامًا بِأَلْمَدِيَّةِ خَلَقْنَا۔ کچھ لوگ ہیں جن
ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (وہ جہاد کے لئے ہمارے
ساتھ نہیں آئے)

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ۔ عاصم
کے گئے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا (یعنی لعنا
کا حکم اترتا)۔

فَخَالَفُوا هُوَ۔ تم بہو اور نصاریٰ کا خلاف کر دو۔
(وہ خضاب نہیں کرتے تم خضاب کرو)۔

خَالَفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يَصَلُّونَ فِي نِعَابِهِمْ۔
تم یہودیوں کا خلاف کرو (جو توں سمیت نماز پڑھتے) وہ
جو تے پیٹے ہوئے نماز نہیں پڑھتے۔ ان حدیثوں
سے یہ نکلتا ہے کہ اہل کتاب سے ہر ایک رسم و
رواج میں مخالفت کرنا بہتر ہے کیونکہ اسلام
ایک علیحدہ نیشن ہے ہم اُن کے مقلد کیوں نہیں
اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ اہل کتاب

کی موافقت پسند کرتے تھے وہ اس زمانہ کی
ہے جب اسلام مغلوب تھا اور مشرکین مسلمانوں
پر غالب تھے تو آپ اہل کتاب کا دل ملانے کے
لئے مشرکوں کی بہ نسبت اہل کتاب کی موافقت
زیادہ پسند فرماتے تھے، پھر جب سے اللہ تعالیٰ
نے اسلام کو عزت دی تو اب نہ مشرکوں کی موافقت
کی احتیاج رہی نہ اہل کتاب کی موافقت کی۔
ہم کو ہر ایک بات میں اپنی علیحدہ وضع مقرر کرنا
چاہئے ہماری نیشن کی عزت اسی میں ہے اور
بڑے بے شرم ہیں وہ لوگ جو ہر ایک بات میں
اہل کتاب کی تقلید کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اسلام
کی نیشن اُن کی نیشن میں غرق ہو جائے۔

وَلَوْ يَدْرِكُونَ أَنَّ أَحَدًا مَخَالَفَ أَبَا بَكْرٍ۔ راد
کو باپ کی طرح ترکہ دلانے میں ابو بکر رضی اللہ عنہما
کسی صحابی سے مستقول نہیں ہوا (بلکہ سب صحابہ
رضی اللہ عنہم نے اُس پر سبکت کیا تو ایسا جماع
سکوئی ہو گیا)۔

إِذَا كَانَ يَوْمَ بَيْعِ خَالْفِ الطَّرِيقِ۔ جب عین
کا دن ہو تا تو آپ عید گاہ کو ایک رستے سے جلتے
اور دوسرے رستے سے پلٹ کر آتے رہتا کہ دونوں
رستوں کے لوگ مسلمانوں کی شریعت کو دیکھیں۔
وہاں کی مخلوقات اُن کی عبادت کے گواہ بن جائیں
دونوں رستے آباد اور درست رہیں۔

وَلَا تَجِدُوهُ فَتُخَلِّفُوا۔ وعدہ کر کے پھر اُس کا
خلاف نہ کر اس خیال سے کہ شاید وعدہ پورا نہ
ہو سکے اُس کے ساتھ ان نثار اللہ ملا لینا ضرور ہے
بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے وعدہ کرتے وقت یہ
نیت نہ رکھ کر اُس کا خلاف کرنا کیونکہ یہ منافقانہ
شیوہ ہے جو ہر علماء وعدے کو پورا کرنا مستحب سمجھتے

میں اور اُس کا خلاف کرنا سخت مکروہ جانتے ہیں اور بعض علماء نے راجب کہا ہے اور وہ بی بی بیخ ہے کیونکہ قرآن میں اُس کے لئے امر کا مسیئہ وارد ہے اور وہ عیبے کا خلاف کرنا منافق کی نشانی قرار دیتی ہے۔

أَمْزَجَ بَيْنَ مَا شَدَّكَ فَاتَّبَعُوهُ وَأَمْزَجَ بَيْنَ حَيْبِهِ فَاجْتَمَعَتْ بِهِ وَأَمْزَجَ حَيْبَهُ فَيَكْلَهُ تَمِينَ طَرِحَ كَمَا هِيَ فِيهِ إِحْتِجَابٌ لِيَدْرَهُ جَسَاكُ أَجْمَعِهَا بِرِئَاسَاتِ عَمَاتٍ مَعْلُومٍ سَبَّ رَأْسٍ فِي كَسَى كَاخْتِلَافِ هُنَيٍّ أَسْ كُوْبِجَالِ لِيُحْيِيَهُ تَمَزُّوْرُوْهُ مَعْدَةُ خَيْرَاتِ رَحِمٍ شَفَقَتْ صَبْرًا شَيْخًا دُوَسْرَةَ رُوْجِ كَابِرًا هَرَا نَاسًا صَانِ مَعْمُوْمٍ سَبَّ رُوْبِكُ رُوْهُ كَامِ رَابِ شَلَا زَنَا چَوْرِي شَرَابِ خَوَارِزِي تَمَارِ اَزِي جُھُوْطِ غَيْبِ طُوْفَانِ ظَلَمِ وَتَعْدِي نَاحِثِ اِيْمَانِ زِيْنِي اُسُ سَبَّ نَجَاوَهُ تَيْسِرَةَ رُوْهُ كَامِ جِسْمِ اِخْتِلَافِ سَبَّ رُوْ كُوْنِي اُسُ كُوْبَا نَزْ كَهْتَابِ كُوْنِي نَا جَا نَزْ مَثَلًا مَجْلِسِ مِيْلَادِ اِمْرَاتِ سَبَّ نُوْسَلِ قَبْرُوْنِ پَرِ جَا كُرُوْعَا كُرْتَا اُسُ كُوْخَا كِ سَبْرُ كُرُوْنِ اُسُ كُوْبَا نَزْ كَهْتَابِ نَا جَا نَزْ اُوْرِ اِسْ كَامِ سَبَّ اَلْكَ رُوْهُ اِعْتِيَاذِ اُوْرِ تَقْوِي هِي هِي بُوْعَضُوْنِ نِي كِهَارَا اِخْتِلَافِ نِي سَبَّ مَرَادِ مَشَا هَبِ اَدَمِيْنِ هِيْنِ يَاقِيَا مَسْتِ وَغِيْرَهُ اُنْجَا عِلْمِ اَلْشَرْحِ كِي سَبْرُ كُرُوْخَا مَخْرَا هُنْ اُنْ كِي تَفْسِيْرِ اِيْنِي دِلِ سَبَّ مَسْتِ كُرُ-

إِنَّمَا هَذَا مِنْ كَيْفِ قَوْلِكَ بِأَحْتِجَابِ قِيَمٍ -
 تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے وہ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے (جب اُن میں نا اتفاق پیدا ہوئی تو دشمن غالب آئے اُن کو تباہ اور برباد کر دیا۔
 طبی نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو کفر اور بدعت تک پہنچائے لیکن فروعات مسائل میں اختلاف

کرنا اور اظہار حق کے لئے مناظرہ کرنا اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے۔

میں :- کہتا ہوں مراد آنحضرت ص کی اس اختلاف سے وہ اختلاف ہے جس سے دشمنی پیدا نہ اور اُس کی وجہ سے قوم پر خرابی آئے دشمن غالب ہو جائیں محبت اور اتفاق اور ہمدردی کے ساتھ جو اختلاف ہو وہ ضرر نہیں کرتا جیسے صحابہ اور تابعین کا طریق تھا کوئی رفق یدین کرتا کوئی نہ کرتا کوئی آمین پکار کر کہتا کوئی آہستہ کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا کوئی نالت پر کوئی اُٹھ کر رکت تراویح پڑھتا کوئی میں رکت کوئی جوتے اُتار کر نماز پڑھتا کوئی جوتے سمیت اور اس اختلاف کے ساتھ آپس میں وہ ہمدردی اور محبت تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر جان دیتا تھا اُسکو اپنا بھائی سمجھتا تھا اب ہمارے زمانہ میں اس کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہئے مسلمانوں پر یہ آفت آئی ہے کہ جہاں ایک ذرے سے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو لگے دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اُس کی جان کے دشمن بن کر بلکہ کافروں کے ساتھ ہز کر اُسکو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہو گئے یہ صریح کتب ایمانی ہے اور اشارہ اُسکا رسول ایسے نام کے مسلمانوں سے سخت بیزار ہے میں نے اپنی آنکھ سے بعضے لکے پڑھے لوگوں کو دیکھا: حلیم نہیں اُن کی غفلت پر کیا پردہ پڑا ہے کہ وہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو مسلمانوں کو ذمہ سے خارج سمجھتے ہیں اور یہ غور نہیں کرتے کہ اگر حدیث پر عمل کرنے والے مسلمان نہ ہوں تو تمام صحابہ اور تابعین اور صحابہ کرام تابعین منجھنے جبری تک جب تک تعلیق شخص کا وہ ان ذہن کا زمرہ اہل اسلام سے خارج ہوئے جاتے ہیں بالقرض تعلیقہ نفس جائز یا واجب

ل
 زکی
 سلام
 نے کے
 واقعت
 تعالیٰ
 لیت
 کی
 قر کر نا
 اور
 ت میں
 اسلام
 -
 راد
 کا خلاف
 صحابہ
 جماع
 جب
 سے جلتے
 یا کر
 بچیں
 اور
 اس کا
 اور
 اور
 تے وقت
 پنا
 جب

بھی ہر تب بھی اُس کے تارک کا فریا فاسق نہیں ہو سکتا
 کس لئے کہ یہ دو جو ب اختلافی ہو گا جیسے دتر کار جو ب
 یا ایفائے وعدے کا جو ب اور واجب اختلافی کا
 ترک کرنے والا ہرگز قابل ملامت نہیں ہو سکتا
 اسی طرح بعضے اہل حدیث میں سے جاہل اور اُن پڑھ لوگ
 حنفی اور شافعی لوگوں کو اہل اسلام سے خارج
 سمجھ کر ان سے آخرت اسلامی کا برتاؤ نہیں کرتے۔
 جہاں تک ہو سکتا ہے اُن سے دشمنی کرتے ہیں
 اماموں اور مجتہدوں کے حق میں ناشائستہ اور
 بد تہذیبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں یہ دونوں
 فریق سخت سزا دہی کے اور لعنت ملامت کے
 قابل ہیں حنفی اور شافعی غایت درجہ یہ ہے کہ
 ایک بدعت میں گرفتار ہیں وہ بھی بدعت اختلافی
 اور بدعت اختلافی کی وجہ سے آدمی کافر یا فاسق
 نہیں ہو سکتا جیسے کوئی مجلس میلاد کرے، یا
 بزرگوں کی زیارت کے لئے سفر کرے ایسا شخص
 بالاتفاق مسلمان اور ہمارا بھائی ہے، بہر حال اب
 زبھی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے
 جب چار طرف سے اُن کو محدود نے گھیر لیا ہے
 اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہ
 رہے ایسے سخت وقت میں جتنے مسلمان اصول
 اسلام کے قائل ہیں مثلاً خدا سے واحد کو مانتے
 ہیں رسالت کو برحق سمجھتے ہیں فرشتوں اور اللہ
 کی کتابوں کو مانتے ہیں حشر اجماد اور قیامت
 پر یقین رکھتے ہیں اُن کو آپس میں بھائیوں کی طرح
 برتاؤ کرنا چاہئے اور ایک کو دوسرے کی مدد اور
 ہمدردی کے لئے مستعد رہنا چاہئے البتہ جو
 لوگ اصول اسلام کا انکار کرتے ہوں مثلاً
 پیغمبری اور دہری وغیرہ اُن کو جماعت اسلام

سے خارج کر دینا چاہئے اور کافروں کی جماعت
 میں شریک سمجھا جائے تمام علمائے امت محمدی کو اس
 زمانہ میں یہ اصول مستحضر رکھنا اور عوام کو اُس پر
 عمل کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے۔

فَتَخْتَلِفُ أُمَّلًا عَدُوًّا۔ اُس کی پسلیاں اُنٹ پٹ
 ہو جائیں گی (ادھر کی پسلیاں اُدھر آجائیں گی ایسا
 قبر دبوچے گی)۔

اَلْاِخْتِلَافَاتُ۔ میں اختلافات کو برا جانتا ہوں
 (یعنی وہی اختلاف جو نفسانیت کی راہ سے ہمارا
 ایک دوسرے کی تفصیل یا تفسیق کی طرف مڑتی
 ہو جیسے ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)۔

يَخْتَلِفُ اِلٰى بَيْنِيْ قَرْبِيْطَةً۔ جوئی قریطہ کے پاس
 آیا جایا کرتا تھا۔

اِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ جب تم
 قرآن میں کچھ اختلاف کرو (یعنی اعراب اور حرکات
 سکنت وغیرہ میں جیسے حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کچھ اصول
 میں اختلاف ہے)۔

فَاِخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا۔ ہم نے آپس میں اختلاف کیا
 کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہنا چاہئے یا کل ۳۳ بار یا سیکڑی
 کو تکبیر سے پررا کرنا چاہئے یا اور کسی کلمہ سے۔

هٰذَا اَيُّوْمُهُمُ الْاَلْمَنِيْ فَوَضَّ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ
 قِيْدًا۔ اللہ نے یہی جمعہ کا دن یہود اور نصاریٰ

کے لئے مقرر فرمایا تھا لیکن انہوں نے اختلافات
 کیا یہود نے ہفتہ کا دن پسند کیا اور نصاریٰ نے

اتوار کا دن ہم مسلمانوں کو اللہ نے اُسی دن کی
 توفیق دی جو اُس نے عبادت کے لئے مقرر

کیا تھا بعضوں نے کہا اللہ نے اُن کو یہ حکم دیا تھا
 کہ ہفتہ میں ایک دن عبادت کا مقرر کریں تو یہود

نے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے مقرر کیا اور اُس

دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور نصاریٰ نے اوزار کا دن پسند کیا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے عالم کی خلقت شروع کی اور مسلمانوں نے جمعہ کا دن اختیار کیا کس لئے کہ اللہ نے جمعہ ہی کے دن آدمی کو بنایا

سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِي - میں نے پروردگار سے پوچھا میرے صحابہ جو اختلاف رکھتے ہیں (یعنی مسائل فرعیہ میں تو یہ اختلاف مضر نہیں ہے جس صحابی کی تقلید کرو ممکن ہے)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِي رَحْمَةٌ - میری امت کا اختلاف (یعنی مسائل قیاسی میں مجتہدوں کا اختلاف) رحمت ہے اس کی وجہ سے لوگوں پر آسانی ہوگی سارے سر کا مسح نہ ہو سکا تو چڑھائی سر کا کر لیا، یا اس سے بھی کم کا، ظہر عصر مغرب عشا کو علاوہ علیحدہ نہ پڑھ سکے تو دو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا موزوں کا مسح جب تک چاہے بلا تحدید اور توقیت کرتے رہے جیسے امام مالک کا قول ہے، کنز العمال میں اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہے اِخْتِلَافُ اَعْلَمَاءِ اُمَّتِي رَحْمَةٌ مَكْرُومٌ رَوَايَاتٌ صَحِيحٌ نَهَيْتُ عَنْهُمُ اِسْتِزْجَارُ اِسْمِ كَيْسَانَ كَمَا هُوَ اِسْمٌ مَعْلُومٌ هُوَ -

خَلْفَ قَمِيَّةٍ - اُس کے منہ کی بدبو بدل گئی۔

تَوَمَّأَ الْعَبْسِيُّ مِنْ خَلْفَةِ الْفُجِيِّ - دن چڑھے سونا سنہ کو بدبو دار کرتا ہے۔

الْخِلَافَةُ مَثَلُ ثَوْنٍ سَنَةٍ - خلافت (میرے بعد) تیس برس تک ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو برس تین مہینے نو دن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ساڑھے دس برس پانچ دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ دن کم بارہ برس، حضرت علی رضی اللہ عنہ مہینے کم پانچ برس، امام حسن رضی اللہ عنہ ہجری میں اخیر

رمضان سے لے کر نصف جمادی الاخریٰ سلگنے ہجری تک یہ سب ملا کر تیس برس ہوئے۔

اِنَّ اُمَّتِي خَلِفَتْ فَقَدْ اَسْتَخْلَفَتْ مَنْ هِيَ خَيْرٌ مِنْهَا - اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ہو سکتا ہے) مجھ سے جو بہتر تھے (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) وہ خلیفہ کر گئے تھے لہذا یہ کہا خلافت کئی طرح سے صحیح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ خلیفہ خود کسی کو خلیفہ بنا دے دوسرے یہ کہ اہل حل و عقد یعنی علماء اور علماء اور امراء اور امراء اپنی رائے سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں۔ تیسرے یہ کہ خلافت مشورے پر چھوڑ دی جائے، جیسے حضرت عمر نے کیا تھا، اور خلیفہ مقرر کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

میں :- کہتا ہوں یہ ایسا فرض ہے کہ صحابہ نے اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین پر مقدم کیا تھا اور افسوس ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں اس ضروری فرض کو ترک کر رہے ہیں بلکہ افسوس کی کچھ پرواہ تک نہیں کرتے اور فضول باتوں کیلئے ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں کسی نے گانا سن لیا تو بس اُس کو فاسق کہ دیا، کسی نے شادی یا عید یا خوشی کی رسم میں باجہ بجایا تو اُس کو بدعتی قرار دیا پھر اُس کی ملاقات ترک کر دی ان یوتوفون کو اتنی خبر نہیں ہے کہ گانا یا بجانا تو ایک طائفہ علماء کے نزدیک جائز ہے مگر تم جو فرض کچھ ترک کر رہے ہو اس پر شرمندہ نہیں ہوتے۔ دوسرے کی آنکھ کا تنگہ دیکھتے ہو پر اپنی آنکھ کا شہرہ بھی نظر نہیں آتا دواہ کیا النساء ہے اس پر دعوے مسلمان کیا زیب دیتا ہے۔

اِنَّ اُمَّتِي خَلِفَتْ عَلَيْكُمْ فَعَصِيئَةٌ كَرِيهَةٌ لِّمَنْ يَنْتَهِي
وَلَيْكُنْ مَا أَحَدٌ نَكْرًا حَتَّى يَنْفَعَهُ فَصَمَدًا فَكَلِمَةٌ وَمَا

ت
س
ب
پ
ایسا
ہوں
اور
نور
پاس
ہا
تم
بر
حرکات
اور
ت
کیا
سیک
ی
-
کا
ت
ارے
ت
سارے
دن
ی
مقرر
سک
یا
ت
ہو
د
ع
اس

أَفْتُوهُمُ عَبْدُ اللَّهِ فَأَقْرَبُ دُونَهُ - اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ کر جاؤں پھر تم اُس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب ہو گا اور اس لئے کہ تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور پیغمبر کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے تم ایسا کرو کہ خلیفہ جو حدیث تم سے بیان کرے اُس کی تصدیق کرو اور عبد اللہ بن مسعود رن قرآن میں جو پڑھائے اُس کو پڑھو (اُن کی قرأت صحیح ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرت کی زبان سے قرآن سیکھا تھا اور اسی طرح جب حضرت عثمان رن نے سب لوگوں سے اُن کے مصحف لے لئے تو عبد اللہ نے اپنا مصحف نہیں دیا کس لئے کہ اُن کو اُس کی صحت پر پورا اطمینان تھا)۔

فَأَنَّكُمْ الْيَوْمَ أُمَّتًا أُمَّتًا فَكُلُوا - آج تم لوگوں میں خود سخت اختلاف ہے (مراد وہ تفتے ہیں جو صحابہ میں ہوئے)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلَعُ رَجُلًا مِنَ الْبَنِي إِسْرَائِيلَ فِي أَهْلِيهِ - جو کوئی بیٹہ رن والوں میں سے کسی مہاجر کے گھردالوں میں اسکا قائم مقام بنے (اُس کے گھر کے کام کاج کرے) تَبْلِي وَيَخْلَعُ اللَّهُ - تو پرانا کرے (کپڑے پہن کر) اور اللہ اُس کے بدل دوسرا کپڑا تجھ کو پہنائے۔

رَأْسُ خَلْفَةِ ابْنِ أَبِي مَكْتُومٍ - آنحضرت کی رجب غزوة تبوک میں جانے لگے تو عبد اللہ ابن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے مدینہ میں) اپنا خلیفہ کر گئے (اور حضرت علی رن کو خلیفہ نہیں کیا حالانکہ اُن کو بھی مدینہ میں چھوڑ گئے تھے کس کو گھر کے سب کاروبار اُن کے سپرد کئے تھے۔

اب شیعہ کا استدلال اس حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہارون بن موسیٰ حضرت علی رن کی خلافت بلا فصل پر صحیح نہ ہو گا کیونکہ ابن ام مکتوم رن کو حضرت علی رن کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنا خلیفہ کیا معنوم ہوا کہ حدیث سے خلافت بلا فصل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تشبیہ ہے حضرت موسیٰ اور ہارون کے ساتھ جیسے حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو کوہ طور جاتے وقت اپنا جانشین کیا تھا ویسا ہی آنحضرت نے بھی تبوک کو جاتے وقت اپنے گھردالوں کی حفاظت اور نگرانی کے لئے حضرت علی رن کو اپنا جانشین بنایا البتہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے الا انہ لابی بعدی، اور اسی لئے محققین اہل حدیث نے تفصیل شیخین میں جہرہ کی مخالفت کی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اُس کے نزدیک کون افضل ہے کیونکہ نصوس متعارض ہیں۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ لَہٗ سَجِنٰہَا الٰتَقٰی الذِّی یُوْتٰی مَالِیْتِیْكَیْ سَہٗ حَضْرَتِ ابُو بَكْرٍ صَدِیْقِ رِضْوٰی كِی فَضِیْلَتِ تَمَامِ صَحَابِہٖ پَر نِیْكَتِیْ ہِے اور لو كان بعدی نبی لكان عمر سے حضرت عمر رن کی فضیلت، اب اللہ ہی اور اُس کا رسول خوب جانتا ہے کہ کون ان تینوں میں افضل ہے۔

فَوَجَلُّ أُنْفٰی قَوْمًا فَسَأَلَهُمُ بِاللّٰهِ فَمَنْعُوا فَمَنْعَتْ رَجُلًا بِأَعْيَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِتْرًا - ایک وہ شخص جو لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر اُن سے کچھ مانگا لیکن انہوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص اُن لوگوں میں سے اُن سے آگے

خ
بر
ایک
یعنی
میں
مخل
چیز
کی
دانش
دل
دانش
ہو
بات
ہم
گرد
پیدا
مذ
خلف
ش
الب
تص
یخ
یک
تر
اس
من
الد
رہ
لے
کت

بڑھ گیا اور پر مشیدہ جا کر مانگے وائے کو کچھ دیدیا
 ایک روایت میں مَن خَلَعَتْ رَجُلًا عَلَىٰ أُغْيُنِهِمْ
 یعنی اُن کی نگاہوں سے اُسے بڑھ گیا اور تنہائی
 میں اس کو جا کر کچھ دیا۔

مَن خَلَعَتْ عَلَىٰ هَيْئَةِ غَائِبَةٍ بِي خَيْرٍ۔ اور ہر غائب
 چیز پر بہتری کے ساتھ میرا خلیفہ بن (یعنی اُس
 کی..... حفاظت اور نگرانی کرنا)

وَأَخْلَعْتُ بِي خَيْرًا مِنْهَا۔ اُس سے بہتر مجھ کو
 بدل دے۔

وَأَخْلَعَتْ۔ عبیدہ اور ولید میں ضربین مختلف
 ہوئیں یعنی ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا۔

إِنَّمَا أَهْلُ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلْقٍ عُدْوَانٌ
 ہم اہل بیت کے لوگوں میں ہر زمانہ میں یعنی ہر
 گروہ میں جو ہمارے بعد اُمیں گے چند اچھے شخص

پیدا ہوں گے، عرب لوگ اچھے لڑکے کو خَلَعْتُ
 جزدق کہتے ہیں بہ نعمہ لام، اور بڑے نالائق لڑکے کو

خَلَعْتُ سُوْدًا بِسَاكِنِ لَام۔
 شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَبَا أَخْلَاقٌ كَأَخْلَاقِ
 الْبَقَرِ۔ بہشت میں ایک درخت ہے اُس کے

تھن گائے کے تھنوں کی طرح ہیں
 بِخَلْعٍ بِمَنْدَرٍ بِمَنْدَرٍ۔ اُس ہدی کی قیمت

یہ ہے کہ اس کو اس جو درود اور وہ اُس کی ساری مخلوق پر کہ میں
 تو ابالی کہتے ہیں بِلَا أَخْلَاقِ الدَّائِمَةِ وَالْأَخْلَاقِ الْمَعْنَى
 اس کی ذات میں اختلاف نہیں ہے نہ ماہیت میں۔

مَنْ أَخْلَعْتُ إِلَى الْمَسَاجِدِ أَصَابَ رَحْمَتِي
 الشَّامِئِينَ۔ جو شخص مسجد میں (نماز کے لئے) آتا ہوا

رہے اُس کو انہیں بہشتوں میں سے ایک بہشت
 ملے گی۔

كُنْتُ أَخْلَعْتُ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى۔ میں ابن لیل

کے پاس آتا جاتا رہتا۔

الْبَيْتِ أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الشَّرِّ۔ یا اللہ میرے
 سفر میں جلسے پر میرے گھریاں بال بچوں میں تیری

میرا خلیفہ ہے (تو ہی اُن کا محافظ نگہبان ہے)۔
 الْمَشَلَّةُ عَلَيْكَ يَا زَائِعًا: (خَلْعًا)۔ تم پر سلام

ہے اسے چوتھے خلیفہ زید حضرت خضر نے حضرت
 علی رضی سے فرمایا جب وہ آنحضرت م کے ساتھ

مدینہ کے ایک رستہ میں جا رہے تھے۔
 خَلْقٌ۔ پیدا کرنا اندازہ کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَلَقْتُ
 الْإِدِيمَ ثُمَّ فَرَّقْتُهُمْ فِي شَرِّهِمْ كَالْإِدِيمِ كَالْإِدِيمِ كَالْإِدِيمِ

پھر اُس کو کاٹ ڈالا۔
 خَلَقٌ اور خَلْقٌ۔ چکنا، ہموار کرنا، پرانا ہونا۔

خَلَقٌ۔ پرانا، اُس کی جمع اخلاق ہے
 خَلْقٌ۔ عادت، طبیعت، خصلت، وہ قوت جس

سے افعال بہ سہولت صادر ہوں بن سوچے اور
 فکر کئے ہوئے، اُس کی جمع بھی اخلاق ہے۔

خَالِقٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کہ یہ نیک وہ
 سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اُس نے پیدا

کرنے سے پہلے اُن کا اندازہ کر لیا تھا یعنی تقدیر،
 هُوَ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ۔ خارجی لوگ سب

آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں، بعضوں نے
 کہا خلق اور خلیقہ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی

سب مخلوقات میں بدتر ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ
 خارجی تمام مسلمانوں کو کافر اور داعب القتل جاننے

ہیں اور جن سے اس نام نکلا انہیں کو کافر سمجھتے ہیں۔
 آنحضرت م کے آل اودہ ہی کو دشمن ہیں کہ سخت خدا

غارت کرے۔
 كَيْسٌ شَيْءٌ فِي الْبَيْتَانِ انْتَعَلَ مِنْ حُسْنِ
 الْخَلْقِ۔ اعمال کے ترازو میں خوش خلقی سے

عہدہ روایت
 امامیہ کی کتابوں
 میں ہے کہ

عہدہ حضرت
 امام زکریا
 لام ۱۱۱

نفت
 کی
 پنا
 سات
 میں
 ثلث
 شین
 رت
 اس
 لئے
 مہر
 ہے
 کون
 ان
 کی
 ہدی
 اب
 کون
 نہ
 آیا
 ہے

زیادہ کوئی نیکی بھاری نہ ہوگی (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔

اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَعْمُرِي اللّٰهُ
وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ جو بات اکثر لوگوں کو بہشت
میں لے جائے گی وہ خوش خلقی اور پرہیزگاری
ہے (خوش خلقی سے خلقت خدا خوش ہوتی
ہے اور پرہیزگاری سے پروردگار کی خوشی ہوتی
ہے جبکہ دونوں باتیں آدمی میں ہوئیں تو پھر کیا
ہے بیڑا پار ہے)۔

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا
مؤمنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا
وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہوں۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ ذَرَّةَ
الصَّوَابِ مَا لَقِيَهِ۔ آدمی خوش خلقی کی وجہ
سے اُس شخص سے زیادہ نیک ہو جاتا ہے جو
رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے۔

بِعِثَّتْ لِبَنِي سَبْتَةَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ میں سلو
وہ پختہ بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل
کردن (شریعت محمدی کیا ہے تمام اچھے اخلاق
کا مجموعہ ہے جن سے آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں
بن جاتی ہیں بعضے بیوقوف کم عقل شریعت کی بااثر
کی حکمت اور غایت تک نہیں پہنچتے کہ تو انکو بیوقوف
سمجھتے ہیں اگر نظر فائر سے دیکھیں

محمدی کی سب باتیں عقل سلیم اور نظرت مستقیم کو
موافق ہیں اور تم نے کتاب ہدیہ الہدی میں ان
حکمتوں کو بیان کر دیا ہے تمام حکما اور فلاسفا اور
اگلے عقلمند لوگ اس پر متفق ہیں کہ دنیا میں دوز
ہی علم ایسے ہیں جن کی آدمی کو سخت ضرورت
ہے باقی علوم و فنون صرف تفریح طبع ہیں ایک

علم اخلاق در مسرت و نظم طب اکیونکہ آدمی روز بروز
سے مرکب ہے روح اور جسم روح کی حفظ و صحت اور
تکمیل علم اخلاق کہ ہوتی ہے اور جسم کی صحت اور تکمیل علم
طب و شریعت محمدی بالذات تکمیل روح کے لئے آتی ہے
اور قرآن در احادیث میں یہ علم بھرا ہوا ہے اور کہیں کہیں احادیث
طب کے مسائل بھی مذکور ہیں ہر ایک مسلمان
کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کو ان دروزوں علموں کی
تعلیم ضروری اور مقدم سمجھیں یہ بھی جان لیتا
چاہئے کہ علم اخلاق یا علم طب اسی وقت آدمی
کو مفید ہوتے ہیں جب اُن پر عمل کرے اور اُن
قواعد کے موافق اپنی زندگی گزارے ورنہ صرف
پروردگار کے دوزخوں کے درق اُٹھنے سے آدمی کو
کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایب آدمی جاہل سے بھی
بڑھ کر قابل ملامت اور سرزنش ہے کیونکہ اُس
نے جان بوجھ کر اپنے تئیں تباہ کیا، ایک حکیم
سے پوچھا حکمت کس کو کہتے ہیں، اُس نے کہا
علم اور عمل دونوں کو، اب جو شخص علم رکھتا ہے لیکن
اُس پر عمل نہیں کرتا وہ حکیم نہیں ہے اور نہ وہ
عزت اور عظمت کے لائق ہے۔ ہمارے زمانہ
میں بعضے فوجان کم عقل مسلمانوں کو یہ غلط ہو گیا ہے
کہ تعلیم کی ترقی پر وہ جان دیتے ہیں اُس میں
روز معصودت ہیں لیکن تربیت اور تحسین اخلاق
کی طرف اُن کو مطلق توجہ نہیں ہے اس قسم کی
تعلیم خود متعلمین اور نیز حکیمت کے حق میں مستقیم
قابل سے کم نہیں ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے
ایک با معاش خوئی آدمی کو ہتھیاروں کو مسلح
کر دیا وہ اور زیادہ ڈاکہ اور خونریزی کرے گا ایک
سکار خائن شخص کو بچنے کی بہت سی تدبیریں
دیں وہ اور زیادہ خیانت اور چوری اور مردم آزاری

ن در حیرت
ت اور
میل علم
لے آئی ہے
میل حاضر
سلمان
ملموں کی
ن لینا
ت آدمی
ے اور اور
ر نہ سرت
ے آدمی کو
ہل سے بھی
ے کیوں اس
یک حکیم
نے کہا
کتاڑ لیکن
اور نہ وہ
رے زمانہ
طہ ہو گیا ہے
سی میں شب
سین انان
س قسم کی
تیں سب
ایسی چیز
دل دوسرے
ریگا یا ایک
تدبیریں
اور مردم آوری

کرے گلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
 كَانَ خَلْقَهُ الْقُرْآنُ۔ آنحضرت کا خلق قرآن تھا،
 اتمام افعال اور عادات اور اطوار آپ کے قرآن
 کے موافق تھے۔ بس قرآن اور صحیح بخاری اگر
 آدمی سمجھ کر پڑھ لے اور ان پر عمل کرے تو کافی ہے
 اب زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے یہی وہ
 کتابیں وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ
 معتبر اور صحیح ہیں، بعضوں نے اس حدیث کے
 معنی یہ کیے ہیں کہ قرآن میں آپ کا صاحب امتیاز
 حمیدہ ہونا مذکور ہے جیسے فرمایا اَنْتَ تَعْلَمُ حَسْبُنَا
 عَقْلِنَا۔

مَنْ تَخَلَّقَ لِلنَّاسِ بِمَا يَخْلُقُ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ
 مِنْ تَخْلُقِهِ شَأْنُهُ اللَّهُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنا
 ایسا خلق دکھلائے جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ
 وہ اُس کے نفس میں نہیں ہے (مثلاً دل میں تو
 حسد اور تکبر اور خیانت اور چوری اور بے صبری
 اور حرص اور طمع بھری ہو مگر لوگوں میں اپنے
 نیک نفسی اور عاجزی اور بے طمعی اور دیانت
 اور امانت ظاہر کرے) تو اللہ تعالیٰ اُس کو
 عیب دار کر دیگا۔ اُس کا عیب ایک نہ ایک
 دن لوگوں پر کھول دیگا دنیا بھی عجب پر کھینا ہے
 اچھا آدمی آخر اچھا ہی رہتا ہے اور مرے بعد بھی
 قیامت تک لوگ اُس کی ثنا اور تعریف کرتے
 رہتے ہیں مگر جو بٹا خائن بے ایمان آدمی کتنی
 ہی پرہیزگاری جتلائے آخر لوگوں پر اُس کا حال
 کھل جاتا ہے۔

خَلْقًا وَخُلُقًا۔ صورت اور سیرت۔
 لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ۔ اُن کا
 آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے (بس دنیا ہی میں

اُنکو جو ملا وہ ملا)۔
 وَامَّا طَعَامٌ ثُمَّ يُصْنَعُ إِلَّا لَكَ فَإِنَّكَ إِثْمٌ
 أَكَلْتَهُ إِنَّمَا نَأْكُلُ مِنْهُ بِخَلْقِكَ۔ لیکن
 وہ کھانا جو خاص تیرے واسطے تیار کیا جائے
 اگر تو اُس میں سے کھائے تو اپنے رین کا ایک حصہ
 دیکر اُس کو کھاتا ہے (یعنی اُس کا کھانا درست نہیں
 کیونکہ وہ دین فردشی ہے، یہ ابی بن کعب رضی
 اُس شخص سے کہا جس کو انہوں نے قرآن پڑھایا
 تھا اور اُس نے اُن کے لئے کھانا تیار کیا تھا،
 امام احمد رو اور ایک طائفہ علماء کے نزدیک تعلیم
 قرآن پر اجرت لینا درست نہیں اور امام ابو حنیفہ
 اور ایک طائفہ علماء نے اسکو جائز رکھا ہے)۔

إِنَّ هَذَا إِلَّا آخِذَاتٌ۔ یہ سب بٹا ہوا ہے اپنی
 جھوٹ ہے۔

فَدَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا آخِذٌ أَدِينًا۔ حضرت علیؓ
 اندر آئے اُس وقت میں ایک چمڑا بیت رہی تھی
 (اُس کا اندازہ کر کے اُسکو کانٹے والی تھی)۔

أَبْنِي وَآخِذِي۔ پرانا کرا پھاڑا، ایک روایت
 میں اخذ یعنی ہے فاسے یعنی اُس کے بدل دوسرا
 کپڑا پہن۔

إِنَّ هَذَا آخِذٌ۔ یہ تو پھانسا ہے۔
 وَإِنْ كَانَ خَلِيقًا۔ بے شک زید بن حارثہ
 امارت کے لائق تھا۔

أَخِيًّا مِمَّا خَلَقْتُمْ۔ جو تم نے بنایا (مورت تیار
 کی) اب اُسکو زندہ بھی کر دو اُس میں جان بھی
 ڈالو یہ اُن سے نہ ہو سکیگا اور اُس پر عذاب
 ہو گا)۔

ذَهَبَ يَخْلُقُ۔ وہ پلا پیدا کرنے ز مورت بنا کر
 حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے) قتی نے کرمانی

سے نقل کیا اس حدیث سے تصویر کی حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ چھت پر ہو یا دیوار پر یا فرش پر خواہ جس کی تصویر بودہ شخص دنیا میں ہو یا نہ ہو (یعنی صرف فرضی تصویر ہو جب بھی ناجائز ہے)۔

فَاِذَا اَكْرَادُ اَنْ يَخْلُقُوْا۔ جب اُس کی صورت بنانے لگا۔

خَلَقْتُ بَيْنَهُمْ۔ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا (اُس کو سجدہ نہیں کرنا ایسا تو کہاں کا بڑا آیا، اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسے اُس کے ذات پاک کو لائن ہیں کیونکہ اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ درست نہیں ہو سکتا، دوسری آیت میں بھی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ، دوسرے یہ کہ قدرت سے تو سب پیدا ہوئے ہیں یہاں تک کہ شیطان بھی پھر حضرت آدم کو فضیلت کیا ہوئی اور یہاں اُن کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے، ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ خاص سے تیار کیں ایک آدم کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا، دوسرے تو ماس شریف اپنے ہاتھ سے لکھی، تیسرے جنۃ العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے سبحان اللہ معلوم نہیں کچھ متکلمین کو کیا ہو گیا ہے ہاتھ اور منہ سب کی تاویل کئے جاتے ہیں اور تعجب تو کرمانی اور فتنی اور ابن حجر پر ہوتا ہے کہ باوصف علم حدیث رکھنے کے ان متکلمین کے دامِ تریب میں بھنس گئے اور سلف کے برخلاف داہی مار بلیں کرنے لگے، امام ابو حنیفہ رحمہ نے صاف

ان متکلمین پر رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کی تاویل قدرت سے اور سو کی تاویل ذات سے نہیں کرنا چاہئے یہ تعجب اور معجزہ کا طریق ہے اب جو اپنی تثنیہ جنتی کہے اور پھر ابو حنیفہ رحمہ کے اصول عقائد میں مخالفت کرے اُس کو کیا سمجھنا چاہئے سو اس کے کہ وہ جہنم میں ہے اور درحقیقت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ بِيْنِ يَدَيْهِ۔ آدم علیہ السلام ہاتھ پر ہاتھ سے بنایا۔

بَابُ تَخْلِيْقِ النَّسُوْتِ۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کو پیدا کرنا اس باب میں اُسکا بیان ہے۔

اَخْسَنَ الْخَالِقِيْنَ۔ سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا حالانکہ پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی نہیں ہے مگر یہ جمع بالفرض ہر یا خلق کا معنی یہاں نقشہ بنانے کا ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلْنِيْ فِيْ حَيْثُ اَرِيْدُ۔ اُس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا یعنی جن دانس کی پھر مجھ کو بہتر مخلوق میں رکھا یعنی اس میں۔

عَلَى خَلْقٍ رَّجُلٍ وَّ رَا حِلًا يَّا خَلْقِ رَجُلٍ وَّ رَا حِلًا۔ ایک آدمی کی عادت اور طبیعت پر یا ایک آدمی کی پیدائش پر یعنی سب ہشتیوں کی سیرت ایک ہی طرح کی ہوگی اُن میں آپس میں بغض و حسد نہ ہو گا یا سب کی صورت ایک طرح کی ہوگی، یعنی سب گورے نورانی صورت اور سب کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے برابر ہوں گے)۔

اِنَّ الْخَلْقَ دِيْنٌ خَلَقْتَ الْخَلْقَ اِلٰهًا لَا يَمْلِكُ شَيْءٌ۔ ہر دین والوں کی ایک غالب خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی غالب خصلت حیا اور شرم ہے۔ جو جس میں حیا و شرم نہیں اس میں اسلام کی اصلی

آنحضرت م کے عہد میں اس کا رواج تھا چنانچہ
 عبدالرحمن بن عوف پہن سی رنگ دیکھ کر آپ نے
 سبب پوچھا انہوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے
 بعضوں نے کہا عبدالرحمن نے خود یہ خوشبو نہیں
 لگائی تھی بلکہ دو لہن کے ساتھ جسم اور کپڑوں کے
 ٹکے سے ان پر اس خوشبو کا نشان پڑ گیا تھا
 مگر اس تاویل کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔
 وَأَنَّ الْمَخْلُوقَ - جو پرورد خوشبو لگتی ہوتی تھی۔
 تَخْلُقُ - زرد خوشبو لگاتی۔

رَأَى عَذِيْبَهُ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَا اَنْتَ اَمْرَاؤُةٌ اِيك
 شخص پرورد خوشبو دیکھی اُس سے پوچھا کیسا
 تیری عورت ہے (یعنی اگر تیری عورت ہو اور
 اُس کی خوشبو تیرے بدن یا کپڑے سے لگ گئی
 ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے تو معذور ہے)۔
 اَلْعَمُوْدُ اَلْمَخْلُوْق - ستون خوشبو لگا ہوا۔
 وَلَا يَخْلُقُ مِنْ كَثْرَةِ اَلْمَجْرُوْدِ - وہ خدو خدو
 موجودات کی کثرت سے کبھی پرانا نہیں ہوتا۔
 (بلکہ ہمیشہ ایک ہی حال پر ہے اُس کو تیز نہیں
 ہے)۔

اَلْمَسْحَبِيْتُمْ بِالْمَخْلُوْقِ - زرد خوشبو میں
 لٹھرا ہوا (یعنی ہمیشہ بے ضرورت ایسی خوشبو
 لگانے والا کیونکہ یہ تکرار اور رعونت کی
 نشانی ہے اور عورتوں کی مشابہت ہے)۔
 هُوَ اَلْجَمَلُ الْمَخْلُوْقِ - وہ اچھے پورا وارث
 کی طرح تھا (یعنی ابو جہل لعین)۔
 وَاخْلُوْقٌ بَعْدَ تَفْاُوْقٍ - اب پہلے تو ٹکڑے
 ٹکڑے تھا پھر جمع ہو گیا برسنے کے لائق ہو گیا۔
 اِنَّ السُّوْدَ فَاَنْ تَخْشَاكُمْ سَخَابَةٌ وَاَسْتَدْنَ
 بِكُمْ رِبَابَةٌ وَاخْلُوْقٌ بَعْدَ تَفْاُوْقٍ - موت

کے بادل نے ٹکڑے ٹکڑے مانگ لیا ہے اور موت کے
 ابروڑ نے تم کو گھیر لیا ہے اور پہلے الگ الگ
 تھے اب سب اکٹھا ہو گئے ہیں، عَزَبَ نُوْكَ كَبُوْدٍ
 مِيْنَ فَنَانٍ وَاوْرَاقِ غَلَقَتْ وَاوْرَقًا مَخْشُوْفَةً بِذَلِكِ يَوْمَ
 وہ اُس کے لائق ہے

وَلَكِنَّهُمْ اَخْلَقْنَا وَارْتَبْنَا لِيَوْمِنَا
 اور چاند گہرے اللہ کے مخلوقات میں سے ایک
 مخلوق ہیں زان کو عالم کے کون اور فسادیوں کو
 دخل نہیں ہے جیسے نجومی لوگ خیال کرتے
 ہیں)۔

لَا تَسْتَخْلِقِي نُوْبًا حَتَّى تَوْتَجِيْدِي - کسی کپڑے
 کو پرانا مت سمجھ جب تک اُس میں پیو نہ لگاؤ
 (تو کپڑے میں پیو نہ لگانا آنحضرت م اور سلت
 صالحین کا طریقہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو
 خلبہ سنایا اور آپ کی انار میں بارہ پیوند لگے ہوئے
 تھے)۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ النَّاسَ
 اَلْحَدِيْث - اللہ نے بہشت کو درزخ سے پہلے
 اور اطاعت کو معصیت سے پہلے اور رحمت کو
 غضب سے پہلے اور خیر کو شر سے پہلے اور زمین
 کو آسمان سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے
 اور سورج کو چاند سے پہلے اور نور کو ظلمت سے
 پہلے پیدا کیا (یہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا
 قول ہے)۔
 وَوَضَعُوْهُنَّ اَلْقَابِلَةَ اَبَ اَلْمَخْلُوْقِ - دان اُس
 میں خوشبو بھر دے۔
 قِيَامَ اللَّيْلِ تَسْتَشْكِبُ بِاَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ -
 رات کو عبادت کرنا پیغمبروں کی سنت ہے۔
 اَلْكُوْرَةُ اَنْ اَتَّخَذَ ذَلِكِ خُلُقًا - میں اُسکو

خَلَقَ اَللّٰهُ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ النَّاسَ

پسند نہیں کرتا کہ اس کی عادت کر لوں۔
 مِنْ مِصْفَاتِ أَهْلِ الدِّينِ حُسْنُ الْخُلُقِ -
 دینداروں کی صفت خوش خلقی ہے، دوسری
 حدیث میں اس کی تعریف یوں کی ہے کہ مزاج
 نرم رکھے ہر ایک سے جبکہ کہ عاجزی سے بڑی
 بات ملائت کے ساتھ کرے ہنس مکھ رہ کر لوگوں
 سے ملے

خَلَقْتُ الْخَيْرَ وَأَجْرِيَتْهُ عَلَى يَدَيَّ مَنْ
 أَحَبُّ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَأَجْرِيَتْهُ عَلَى يَدَيَّ
 مَنْ أَمْرِيَتْهُ - میں نے خیر کو پیدا کیا اور جس
 کے ہاتھوں میں نے چاہا اس کو چلایا اور اس کو
 خیر کا کام کرایا اور میں ہی نے برائی کو پیدا اور
 جن کے ہاتھوں میں چاہتا ہوں اس کو چلایا
 ہوں۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْمَسْعَادَةَ وَالشَّقَاةَ - اللہ
 ہی نے نیک بنی اور بد بنی بنائی۔
 أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي - سب سے پہلے
 اللہ نے میرا نور بنایا۔
 أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ - پہلے اللہ تعالیٰ
 نے عقل کو پیدا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ النَّوْمَ وَالْعَقْوَ - پہلے اللہ
 نے نونے اور قلم کو بنایا۔
 خُلُقٌ - سوراخ کرنا، غمائل خاص کرنا، کم ہونا اور بلا ہونا
 سرکہ، دوست۔

خُلُقٌ يَخُلُقُ - خاص دوست یا جانی دوست
 جیسے خلیل یہ جملہ سے نکلا ہے بمعنی محبت اور
 برادری خُلُقٌ کا یہی ہی معنی ہے۔

خُلُقٌ - فعلت، عادت، احتیاج۔ عرب لوگ
 کہتے ہیں أَمَلْتُ نَدْعُو الرِّبِّيَّ السَّلْبَةَ یعنی احتیاج

آدمی کو چھری پر چھوڑ کر تھی ہے
 خُلُقٌ لَّهُ أَوْ رِيْبًا لَّهُ - یہی دوستی۔
 خُلُقٌ - خراب ہونا، جدا ہونا، اور چیزوں کے درمیان
 جو جائے خالی ہو۔

أَبْرَأُ إِلَى كَلْبٍ ذِي خُلُقٍ مِّنْ خُلُقِيهَا - میں ہر
 ایک دوست کی دوستی سے الگ ہوتا ہوں (خاص
 خدا ہی کی دوستی رکھتا ہوں یہ مرتبہ بہت اعلیٰ ہے
 جو انبیاء اور خاص خاص اولیاء کو حاصل ہوتا ہے
 مطلب یہ ہے کہ کسی دوست سے ولی تعلق اور
 محبت بجز خدا کے نہیں رکھتا یا کسی دوست پر بجز
 خدا کے بجز اعتماد نہیں ہے یا بجز خدا کے کسی دوست
 پر میں اپنی حاجت پیش نہیں کرتا)

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَّتَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ
 خَلِيلًا - اگر میں بجز خدا کے کسی بشر کو جانی دوست
 بنانے والا ہوتا تو ابو بکر صدیق رحمہ کو بنانا پسک
 اسلام کی دوستی اور محبت جو ان کے ساتھ ہے
 وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے
 (یعنی اسلامی دوستی اور محبت انکی سب سے
 زیادہ ہے)۔

الْمُهْرُ بِخَلِيلِيهَا يَأْتِي فِي بَيْنِ خَلِيلِيهَا - آدمی اپنی
 دوست کے ساتھ رہے گا یا دوست کے مذہب
 ملت پر چھوگا (تو سمجھ کر دوستی کر دے کافر اور ناسی
 دوستی نہ لگاؤ ورنہ تم بھی اس کے ساتھ خراب
 ہو گے) دوستی سے مراد دل دوستی ہے نہ ظاہر
 داری اور خوش اخلاقی یہ تو ہر ایک کے ساتھ
 ضرورت سے کر سکتا ہے البتہ جہاں دین کا
 نقصان آتا ہو وہاں نرمی اور خوش اخلاقی
 بھی منع ہے اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان
 فرماتا ہے أَعْرَضُوا عَلَى الْكُفْرَانِ وَأَبْشَرُوا عَلَى

دوست کے
 اللہ
 لکھتے ہیں
 ایک
 میں کوئی
 کرتے
 لکھتے ہیں
 یہ لکھتے ہیں
 سنت
 دن کو
 لکھتے ہیں
 اللہ
 سے پہلے
 ست کو
 در زمین
 سے پہلے
 سے
 کا
 ان اس
 پہلے
 پہلے

الْكَفَّارِ - یعنی کافروں پر سخت اور تند غصیل اذیت
عَنِ الْمُؤْمِنِينَ: رَحْمَةً بَيْنَهُمْ مومنوں پر نرم
دل نرمی کرنے والے۔

يَا وَيْحَهَا خُلَّةٌ لَوْ أَنهَا صَدَقَتْ - اسے خراب
دوستی کا شہ بہ بھی ہوتی۔

فَيَهْدِي بِهَا فِي خُلَّتَيْهَا - اپنے دوستوں میں اُسکو
تھمہ دے۔

فَيَقْرَأُ قَهْمًا فِي خُلَّتَيْهَا - آپ اُس کے گوشت
کو حضرت خدیجہ کی درست عورتوں میں تقسیم
کرتے۔

اللَّهُمَّ سَادَةَ الْخُلَّةِ يَا اللَّهُ احتیاج کو رفع
کرنے والے احتیاج کی حاجت پوری کرنے
والے۔

اللَّهُمَّ اسْنَادُ خُلَّتَيْهِ - یا اللہ اس میت کے
جن جن کاموں میں خلل رہ گیا ہو (اُس کا
مطلب پورا نہ ہوا ہو) تو اُسکو بھر دے (پورا کر دو
اُس کا نقصان رفع کر دے)

قَوْلُهُ مَا عَدَا أَنْ نَقَدُّ نَاهَا اِسْتَلْتَهَا -
خدا کی قسم اُس کے جانے کی دیر تھی کہ یہ کہہ اُس کی
احتیاج پڑی (پھر ہم اُس کو ڈھونڈتے اور طلب
کرنے لگے)۔

عَلَيْكُمْ بِالْعَجْرِ فَإِنَّ أَحَدًا مَكْرًا لَا يَدْرِي مَتَى
يُخْتَلُّ إِلَيْهِ - تم اپنے اور پر علم کو لازم کرو معلوم
نہیں کہ اُسکی احتیاج ہوتی ہے (کوئی علم
ایسا نہیں جو بیکار ہو کبھی نہ کبھی اُس کی ضرورت
پڑتی ہے)۔

أَيُّ بِنَفْسِي مِمَّا خُلِّيَ - ایک ادنیٰ کا بچہ لایا
گیا جس کی زبان پر لکڑی لگی ہوتی تھی (جسکو
خلال کہتے ہیں وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ پھر اپنی

ماں کا دودھ نہ پنی سکے، بعضوں نے کہا مخلیل
سے بوٹا مراد ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے حاملہ اونٹنی
کے بچہ کو غنم کہتے ہیں کیونکہ وہ خلال کی طرح ڈبلا
اور ناتواں ہوتا ہے، حریری کہتا ہے: وَبِئْسَ مَسَلًا
كَانَ أَنَّهُ بَجَلًا لَهَا أَسْ سے میرا ایک بچہ ڈبلا
کی طرح ڈبلا پتلا تھی۔

كَانَ لَهَا كَسَاءٌ فَذَاتِي فَإِذَا ذَكِبَتْ خُلَّةٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس فدک کی ایک
کسی تھی جب آپ سوار ہوئے تو اُسی کو دونوں
کنارے لکڑی یا لوہے سے جوڑ کر اڑھ لیتے۔
رسجان اللہ باوجودیکہ آپ ملک حجاز اور عرب
اور شام کے حاکم تھے۔

خُلَّتُهُ بِالرُّمُوحِ - میں نے برچھے سے اُسکو
کو بچا۔

فَتَخَلَّتْهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ وَجْهِهِ - لوگوں نے
امیر بن خلف کو جس کے بچانے کے لئے میں
اُسپر اذہدھا ہوا تھا نیچے سے تلواریں کو بچانے
کر مار ڈالا (یہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا قول ہے)
اور پھر اس لئے نہ مار سکے کہ عبدالرحمن بن
عوف اُس پر جھک گئے تھے۔

الَّتِي خُلِّيَ مِنَ السَّنَةِ - دانتوں میں خلال کرنا
سنت ہے (کیونکہ اُس میں دانتوں کی صفائی ہو
تخلل اور تخلیل۔ دونوں کا معنی خلال کرنا
اور کبھی بالوں یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر
انگلیاں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں جیسے دمنہ میں
کہتے ہیں۔

مَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْعَطْ وَمَا لَاحَ فَنَبِيَّا كُنْ - جو
کھانا وغیرہ خلال کرنے سے نکلے اُسکو تھوک ڈو
اور جو زبان پھرا کر نکالے وہ کھا جائے (کیونکہ

با مخیل
امله ارضی
رت د بلا
یستلا
بہر خلال
علیہ
کی ایک
روزوں
لیتے
زاد عرب
سے اسکو
گوں نے
لے میں
کو بچ
ہا قول ہی
ٹن بن
خلال کرنا
صفائی ہو
خلال کرنا
کے اندر
نور میں
کن۔ جو
تھوکت
کیونکہ

خلال سے جو نکلتے ہیں کسی اُس میں خون ملا ہوتا ہے
طیبی نے کہا اگر زبان سے جو نکلتے اُس میں بھی
خون ہے ہرے کا یقین ہو تو اسکا بھی نکل جانا حرام
ہوگا۔

رَحِمَ اللّٰهُ الْمَتْخَلِّينَ مِنْ اُمَّتِي فِي النُّضُوْرِ
وَالشَّعَاوِرِ۔ میری امت کے جو لوگ وضو اور
کھانے میں خلال کرتے ہیں انہرا اللہ رحم کرے یا
ان پر رحم کرے گا کیونکہ وہ صناعی اور طبیعت
کی تکمیل چاہتے ہیں۔

خَلِّوا بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا يَخْلِلُ اللّٰهُ بَيْنَ يَدَيْكُمْ
النَّارِ۔ انگلیوں میں خلال کرو اللہ تعالیٰ انکو
درمیان آگ نہیں ڈالے گا روزہ و زرخ کن گ
سے بچیں گی۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْمُبْتَغِيَّ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي
يَتَخَلَّلُ الْكَلَامَ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَابِقُ
الْكَلَامُ بِلِسَانِهَا۔ اللہ تعالیٰ اُس مرد کو پسند
نہیں کرتا جو زبان درازی کی بہت باتیں بنا کر
والا ہو تو باتوں کو اس طرح لپیٹے (چپو چپو باتیں
کرے) جیسے گائے گھاس کو زبان سے جلد جلد
لیٹ لپیٹ کر کھاتی ہے (زبان درازی اور
طلاقت لسانی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے جو بعض دنیا
دراحت لوگ اُس کو اچھا سمجھتے ہیں ایسا آدمی
اکثر جھوٹا اور حیلہ باز ہوتا ہے۔)

يَعْرِجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ۔ جہاں
شام اور عراق کے درمیانی رستے سے نکلے گا۔
یعنی اُس راہ میں سے جو شام اور عراق کے
درمیان ہے، ایک روایت میں من خَلَّةٍ ہے
حائے مہلا سے یعنی شام اور عراق کی جانب اور
سمت سے، ایک روایت میں من جِلْبَةٍ ہے

یعنی اپنے اترنے کے مقام سے، ایک روایت
میں من خَلَّةٍ ہے تو حکم کسی مقام کا نام ہے شام
اور عراق کے درمیان، بعضوں نے کہا حنبلہ
پتھر ملا اور نا ہوا مقام۔

يَتَخَلَّلُونَ الشَّجِرَ۔ درختوں کے اندر سرگس
آئیں گے۔
خَلَّةٌ اور خَصْلَةٌ۔ دونوں کا ایک معنی ہے، یعنی
عادت اور صفت۔

مَا خَلَّ ابَاؤُ لِي مَا اخْتَلَفْتُمْ لِي۔ یہ پہلا مرتبہ
نہیں ہے جو تم نے مجھ کو کمزور کر دیا (بلکہ کئی بار میری
مدد کر کے مجھ کو خراب اور کمزور کر دیا ہے۔)
اِنَّا نَلْتَقِظُ الْخَلَالَ۔ ہم گدگد جوڑیں جن پر زخم
خلال جمع ہے خَلَّ لِي وہ کچھ جس کا پکنا شروع
ہو گیا ہو۔

اَمْ اَيُّ الْفِتَنِ تَقَعُ خَلَالَ بِيَوْمِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ
میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان
قٹنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطر
گرتے ہیں (پلے در پلے بہت سے، اس حدیث
میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بہت قحط ہو چکی
تھا وَالْخَلَّ۔ صفوں میں جو خالی جگہیں رہ
جائیں ان کو بھر دو (جب پہلی صف پوری بھر جائے
اُس وقت دوسری صف شروع کرو)۔

خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْنَ بِهٖ اَمْسَلِيْعٌ۔ دو خصلتیں ایسی
ہیں جو کوئی مسلمان ان کو بجالائے گا انکا خیال
رکھیگا۔

صَبِيْنٌ بِخَلَّتَيْهِمَا۔ یہ مومن کی صفت ہے۔ یعنی
اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔
خَلَّةٌ۔ جو چیز ذاتوں میں رہ جائے۔
خَلَالَ۔ وہ چیز ذاتوں میں رہے مسلمانوں سے

بہن کو بھی آپ کی زوجیت کا شرف حاصل ہو۔

أَسْلَمْتُ وَجِبْتِي لِلَّهِ وَتَخَيَّرْتُ - (مسارہ
قشیری نے پوجھا اسلام کی نشانی کیا ہر فرمایا
تو یوں کہے) میں نے اپنا منہ اللہ کی رضا مندی
کے لئے زمین پر رکھ دیا (اُس کے حکم کو مان
لیا) اور شرک سے جدا ہو گیا (معبودان باطل پر
بیزار اور علیحدہ ہو گیا)۔

أَنْتَ خَلْوٌ مِنْ مَّصِيبَتِي - تم پر وہ مصیبت
تھوڑے ہی جو مجھ پر پڑی ہے۔

خَلْوٌ - کا معنی فارغ البال نگر دن سے پاک
اور تنہا۔

إِذَا كُنْتُ إِمَامًا أَوْ خَلْوًا - جب تو امام ہو یا
اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی منفرد ہو)۔

إِذَا أَدْرَكْتَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَإِذَا سَلَّمَ
الْإِمَامُ فَأَخْلُ وَجْهَكَ وَضَعْرًا إِلَيْهَا رُكْعَةً -

اگر تو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے (ایک رکعت
امام پڑھ چکا ہو اس وقت پہنچے) تو جب امام سلام

پھیرے تو اکیلا رہ کر ایک رکعت اور ملائے (گویا
جمعہ مل گیا ظہر پڑھنے کی حاجت نہیں اگر ایک

رکعت بھی امام کے ساتھ نہ ملے تب جماعت میں
شریک ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد

ظہر کی چار رکعتیں پڑھے) بعضوں نے فَاخْلُ
وَجْهَكَ کا یہ معنی کیا ہے کہ اپنے تئیں آڑ میں چمپا

کسی کو معلوم نہ ہو کہ تیری ایک رکعت جاتی رہی
ہے یا اپنے سامنے کسی چیز کی آڑ کر لے کیونکہ لوگ

جمعہ پڑھ کر ایک بارگی لو میں گئے تو تیرے سامنے
سے نہ گذریں۔

تَخَلَّى عَنْهُمْ أَوْ بَعَيْنَ عَامَانًا قَالَ أَحْسَنُ

تَخَلَّى جَابِرٌ بِنْتُ الْخَلَّالِ - جبریل نے خلال کر نیکا
حکم لے کر آئے اُس کی جمع آجلا ہے۔

خَلِيلٌ بِنْتُ أَحْمَدَ - مشہور خوشی ہے۔
خَلْوٌ يَا خَلْوٌ - خالی ہونا، مرجانا، گذر جانا، چھوڑ دینا

تخصی کے ساتھ تنہائی کرنا جیسے خَلْوٌ اور خَلْوَةٌ ہے
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَكَلَّهَا وَنَهَيْتُهَا عَنِ اسِي عَوْرَتِ

سے نکاح کیا جس کی بہت عمر گذر گئی ہے (یعنی
جہاندیدہ اور بوڑھی ہے)۔

فَكَلَّهَا خَلْوًا بِسَبْعِي وَنَهَيْتُهَا لَهَا ذَا بَطْنِي - جب
میری عمر گذر چکی (میں بوڑھی ہو گئی جوانی ڈھل گئی)

اور میں نے اپنا یہ پیٹ اُس کے سے پیلا دیا
(اُس سے اولاد جنی)۔

الَّذِينَ كَلَّمْتُمْ يَتَرَى الْقَمَرًا مَخْلِيًا بِهِ - کیا تم
میں سے ہر شخص چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھ سکتا اور

شخص اُس کو اس طرح دیکھ سکتا ہے گویا اُس کے
ساتھ تنہائی ہے یہی مثال ہے پروردگار کے دیدار

کی ہر ایک مومن اُس کو فراغت کے ساتھ بغیر
اڑچن اور بجزم کے دیکھتا ہے۔

لَسْتُ لَكَ بِمُخَلِّيَةٍ - میں کچھ اکیلی تو آپ کے
پاس ہوں نہیں (بلکہ آپ کی تو بہت سی بیبیاں

ہیں اس لئے اگر میری بہن بھی آپ کے نکاح
میں آئے تو خچہ کو رنچ کا ہے)۔ نہایت میں ہے

عرب لوگ کہتے ہیں امْرَأَةٌ مُخَلِّيَةٌ یہ عورت بے
شوہر ہے یہاں تخلیت یہ معنی مراد نہیں ہے بلکہ

ام مبینہ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ میں نے آپ کو
بیبیوں سے خالی تو پایا نہیں یعنی میں اکیلی آپ کی

بیوی تھوڑے ہوں ماشار اللہ آپ کی بہت
سی بیبیاں ہیں ان میں اگر ایک میری بہن بھی

ہوتی تو رنج کی کیا بات ہے بلکہ خوشی ہے کہ میری

سل
ادوہ
فرمایا
ندی
بان
ظن
ت
ک
اہو
سنت
یہ
کت
سلام
لے
ایک
تین
لے
بعد
خنی
بن
قی
لوگ
ساتھ
سناؤ

ذہنہا ولا یسکون۔ (جب روزنی لوگ داروغہ کو پکاریں گے کہیں تمہارا مالک ہمارا فیصلہ کر دے تو بہتر ہے کاش ہم مر جائیں اس عذاب سے چھٹ جائیں وہ کیا کریگا) چالیس برس تک اُن کی طرف سے منہ پھیر لیا جیسے کچھ سنتا ہی نہیں اُن کو بکنے دیکھا چالیس برس کے بعد یہ جواب دیکھا چلو دروہا اسی میں پڑتے دھو مجھ سے بات نہ کرو۔

فَخَلَوُا اِقْتَالَ عَثْمَانَ۔ دونوں تنہائی میں گئے تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔
يَسْتَحْيُونَ اَنْ يَّتَخَلَّوْا فَيَنْضُرُوْا اِلَى السَّمَاءِ
کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کے نیچے اپنا سر کھول کر پانچواں پھرے۔
لَا يَّتَخَلَّى خَلَا هَا۔ وہاں کی ہری گھانسی نہ کاٹی جائے رکھانسی جبتا کیسی در ہری ہر اُس کو خلا کہتے ہیں پھر جب سو کو جائے تو وہ حشیش ہے) طیبی نے کہا امام شافعی نے حرم کی مٹی اور پتھر بھی دوسرے مقاموں میں لیجانا مکروہ رکھا ہے البتہ زمزم کا پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتا ہے۔

كَانَ يَتَخَلَّى بِلَغَا سِبْه۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھوڑے کے لئے ہری گھانسی کاٹتے تھے عمرو ابن مروہ کی حدیث میں ہے اِذَا اِخْتَلَيْتَ فِي الْعَرَبِ مَا مَرَّ اِلَّا كَابِرٍ۔ جب جنگ میں دشمنوں کے سر کاٹنے جائیں، امام مالک سے کسی نے پوچھا اگر وہ شراب کی تلپھٹ میں گوندھا جائے (یا شراب کا خمیر اُس میں ملایا جائے) یا کسی اور نشہ آور چیز مثلاً سیندھی تاڑی وغیرہ کا) انہوں نے کہا اگر تلپھٹ نشہ کرتا ہے تب اُس آنے کی بدلہ نہ کھا جائے

(ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے علما نے یہی فتوے دیا ہے اور نان پاز کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ اُس کے خمیر میں شراب سیندھی تاڑی ڈالی جاتی ہے مگر محققین اہل حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے صرف حرام ہے اور جب روٹی پک گئی تو شراب مفقود ہو گیا آگ کے جل گیا اب روٹی حلال ہے) یہ امام مالک کا فتویٰ آہستی نے مستتر بن سنیان سے بیان کیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھی زَاى فِى كَفِّ صَاحِبِهِ حَلَالٌ وَ
فَتَعَجِبُهُ وَيُعْجِبُهُ لِحَبْرٍ يُّرَى۔ یعنی ارنٹ نے رجو بھڑک کر نکل بھاگا تھا) اپنے مالک کے ایک ہاتھ میں ہری ہری دوب دبی اور دوسرے ہاتھ میں رسی ہری گھانسی تو اُس کو پسند آئی لیکن رسی بیکھر گھبرا گیا، مطلب مستر کا یہ ہے کہ شراب کے خمیر کی روٹی بہت عمدہ اور مالیم پھولی ہوتی تو ہوتی ہے اُس کے کھانے کو ہی چاہتا ہے مگر ادھر امام مالک کے فتوے کا ڈر ہے کہیں یہ روٹی حرام نہ ہو۔

كَانَ التَّحَلُّى الْجَاهِلِيَّةُ يَقُولُ لِيَا وَجِبْتِ اَنْتِ خَلِيَّةٌ فَكَانَتْ تَنْظَنُ مِنْهُ۔ جاہلیت کے زمانہ میں خلیہ طلاق تھا یعنی جب کوئی اپنی عورت سے کہتا اَنْتِ خَلِيَّةٌ تو وہ سطلق ہو جاتی اسلام میں بھی یہ لفظ طلاق کا کتا یہ سمجھا جاتا ہے اگر طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق پڑ جائے گی۔

فَقَالَتْ لَا اَرْضِي حَتَّى تَقُولَ خَلِيَّةٌ طَارِحَةٌ۔ ایک عورت نے اپنے خاندان سے کہا میری مثال تو بیان کر یعنی نجو کو کسی جاندار سے تشبیہ دے تو اُس نے کہا تو ہرنی ہے تو کبوتری ہے) وہ کبوتر لگانے میں تو خوش نہیں ہوں گی جب تک تو یوں نہ کہے

تو زندہ من سے چھٹی ہوئی ہے تو میں نہا رہے (عورت نے اپنے خاندان کی فریب دینا چاہا اس کا مطلب یہ تھا کہ خاندان ان الفاظ کو کہہ دے اور اس پر طلاق پڑ جائے، خاندان سے بھولے بھالے میاں انہوں نے عورت کی خواہش کے موافق یہ الفاظ کہہ دیے اب مقدمہ حضرت عمرؓ کے پیش ہوا عورت یہ کہتی تھی کہ مجھ پر طلاق پڑ گئی لیکن حضرت عمرؓ نے اس کے خاندان سے فرمایا اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ کر لے جاؤ تیری جو رو ہے کیونکہ خاندان کی نیت طلاق کی نہ تھی اور ایسے الفاظ سے اس وقت طلاق پڑتی ہے جب طلاق کی نیت ہو۔

كُنْتُ لَكَ كَأَنِّي نَزَّحْتُ فِي الْأَلْفَةِ وَالْوَدَّاءِ لَا فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا خاندان ہوں جیسے ابو ذرؓ کا تھا ام ذرؓ کے لئے یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں (یعنی میں ابو ذرؓ کی طرح تجھ کو طلاق دیتے والا نہیں)۔

فَهُمْ كَأَنَّهُمْ فِي خَلَاءٍ بِالْهَرَمِ - انہوں نے مجھ سے ان مقاموں کی نسبت گفتگو کی جہاں شہد کی مکھیاں اپنے پیٹ خالی کرتی ہیں۔ شہد اُگلتی ہیں چھتے لگاتی ہیں ان کی در خواست یہ تھی کہ یہ مقامات ان کے لئے مغفرت کر دی جائیں دوسرے لوگ وہاں کا شہد نہ لے سکیں۔

فِي خَلَاءِ النَّصْلِ الْعَشْرِ - شہد کے ہمتوں میں دسواں حصہ لیا جائیگا۔

وَخَلَاءُكُمْ ذُرْمًا لَكُمْ تَشْرُدُونَ - تم سے برائی اثر گئی جیتک بھاگو نہیں، عرب لوگ کہتے ہیں لا فَعْلَ ذَلِكْ وَخَلَاءُكُمْ ذُرْمًا - یہ کام کرنا تم پر کوئی برائی

نہیں (یعنی کچھ عیب نہیں ہو سکتا تو معذرتی) اِنَّكَ تَنْهَى عَنِ الْغَيْبِ وَتَسْتَعْتَبُ بِهِ - تو اور لوگو کو توڑی بات سے منع کرتے ہو تو تنہائی میں بڑا کام کرنا ہے۔ وہ داغظاں کیں جلوہ بر محراب و منبری کنندہ چون بخلت میر زندہ آن کار دیگر می کنندہ لَا يُبْخَلُّ عَنِّي بِمَا أَحَدٌ يُغَيِّرُ مَكَّةَ إِلَّا لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - سکر کے سوا اور کسی ملک میں اگر کوئی پانی اور گوشت پر اکتفا کرتے دوسری غذا اپنے کھائے تو کبھی موافق نہ آئیں گے (اُسکو نقصان ہو گا) بیمار ہو جائے گا مگر مکہ مکرمہ کی ہوا میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثر رکھی ہے کہ نہ گوشت اور پانی پر آدمی گذر کر سکتا ہے۔

مَوْءِدَةٌ - کہتا ہے ایک امر کا تجربہ تو مجھ کو بھی ہوا ہے، مدینہ طیبہ میں بنے کئی دنوں تک نرمی کھجور پر گلدر کی اور پیش دغیرہ کچھ نہیں ہوئی اگر ہندوستان میں ایک دقت بھی کوئی پیٹ بھر کر کھجور کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے۔

فَاسْتَخَلَّاهُ الْبُكَاءُ - اُسی کو اکیلے رونے لگیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلَى فُلَانٌ عَلَيَّ شُرْبِ الْكَلْبِ - وہی اکیلا دروہ پی لیا۔

ثُمَّ حَبَّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءَ - پھر آپ کو تنہائی پسند ہو گئی۔

إِذَا أَيْمَنَ الصَّلَاةُ وَرَجَدَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ - جب جماعت کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی کو ہاتھ لگے (تو وہ حاجت کے لئے چلا جائے اور جماعت کا ترک اُس کے لئے جائز ہے)۔

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ - آپ جب پانخانہ میں جانی لگتے (کیونکہ پانخانہ میں ذکر الہی درست نہیں ہے) بعضوں نے اُسکو اپنے ظاہری معنی پر اور پانخانہ

درستی
- تو اور
لو تلو
کنند
منند
ک
ا اگر
غذا
و نقصا
میں
لرشت
تو جو
زوں
نہیں
ا کو
نے آ
نریب
کی پسند
الخلا
ن کہ
جماعت
میں جانی
نہیں
پائخانہ

میں ذکر الہی کرنا درست رکھا ہے، بعضوں نے کہا دل سے ذکر کرنا درست ہے۔

میں :- کہتا ہوں فتاویٰ قینہ جو حنفیہ کی فقہ کی معتبر کتاب ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ پائخانہ میں قرآن پڑھنا درست ہے حالانکہ آنحضرتؐ نے استیجاب کی حالت میں سلام کا جواب تک نہیں یا جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَحَمَّ خَاتَمَهُ - آپ جب پائخانہ جاتے تو اپنی انگوٹھی اُتار ڈالتے (اُس میں محمد رسول اللہؐ کندہ تھا، اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ایسی انگشتری جس میں اللہ یا رسول کا نام کندہ ہو اُسکی پائخانہ میں نہ لی جائے یا ایسا کرے کہ اُسکا نقش اندر کی طرف مٹھی میں بند کر لے اگر کسی کا نام محمدؐ یا اور وہ انگشتری پر کندہ ہو تب اُس کا پائخانہ لیجانا مکروہ نہ ہوگا، بعضوں نے کہا مکروہ ہو گا کیونکہ آپ کا نام نامی ہر حال میں واجب التعظیم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ کراہت اُس پائخانہ میں ہے جو آبادی میں بنا ہوتا ہے یا جنگل میں بھی یا ہر جگہ لیکن ظاہر یہی ہے کہ ہر حال میں مکروہ ہے

لِيَتَّقَا مَا أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ الْخَلَاءُ - تم میں سے کوئی امامت کے لئے آگے یہ کہہ کر وہ پائخانہ کو گئے اس کے آگے جو ہے فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ علت ہے لیتقدم کی اور ذہب الخلاء بیچ میں جملہ معترضہ ہے۔

لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِأَمْرٍ إِلَّا أَلَا وَمَعَهَا ذُرٌّ رَجُلٍ مَخْرُوجٍ - کوئی شخص کسی بیگانی عورت سے تنہائی نہ کرے مگر جب اُسکا کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو یا اُسکا خاندان موجود ہو وہ بھی محرم کے قائم

مقام ہے یہ تنہائی حرام ہے اگر ایسا چھوٹا بچہ موجود ہے جس سے شرم نہیں ہو سکتی تو اُسکا ہونا نہ ہونا برابر ہے طیبی نے کہا خوبصورت بے ریشہ لڑکا بھی عورت کا مکرم رکھتا ہے اُس کو ساتھ بھی تنہائی درست نہیں جبتک تیسرا شخص موجود نہ ہو۔

الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرَفِ بَيْنِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ - جو شخص لوگوں کے رستے یا اُن کے سایہ لینے کی جگہ میں پائخانہ پھرے۔

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَخَلَّى - جب رات کو بیدار ہوتے تو پائخانہ میں جاتے۔

إِذَا كَانَ أَحَدٌ تَخَالُفًا - جب کوئی ہم میں سے اکیلا تنہا ہو (تو فرمایا اللہ سے زیادہ شرم کرنا چاہا، کتنی نے کہا خلوت میں ضرورت سے تنگنا ہونا درست ہے اور بے ضرورت مکروہ یا حرام ہے۔

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مِنْ خَلْقِهِمْ وَخَلَقَهُمْ خَلْقًا مِمَّنْ - اللہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اُس کی اُس سے جدا ہے (اس سے حدیث سے اُن لوگوں کا خیال باطل ہو جو معاذ اللہ حلول اور اتحاد کے قائل ہیں کہتے ہیں اللہ ہم میں ہے اور ہم اللہ میں ہیں تمام سلف صحابہ اور تابعین کا یہی اعتقاد تھا کہ اللہ کی ذات بائن عن خلقه علی عرشہ ہے۔

فِي خَلْبَتَيْهِ أَدُورٌ مَعَهُ - وہ مجھ کو چھوڑ دیتا ہوں اُس کے ساتھ گھومتا رہتا ہوں (جد ہر وہ چاہی میں بھی اُدھر جاتا ہوں)۔

لَا تُخَلِّبُنِي مِنْ يَدِكَ - مجھ کو اپنی نعمت سے خالی مت رکھ (مخردم مت کر)۔

خَلَّى عَنْهُ - اُن کو چھوڑ دیا۔

خَلْوَاتٍ صَدِيقَاتٍ - جو مرد کی تنہائی جہاں

جماع سے کوئی امر مانع نہ ہو۔

سَتَعْقِبُونَ مِنِّي جَنَّةَ خَلَاءٍ۔ تم میرا جسم عنقریب جان سے خالی دیکھو گے (یعنی میں مارا جاؤں گا یہ حضرت علی رض کا قول ہے)۔

خَوَالِي الْأَعْوَابِ۔ سینن گذشتہ۔

خَلَاءٍ۔ حزن جبر ہے جیسے ماشا اور ماخلا کے بعد جو لفظ آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْيَاءِ

خَمْدٌ۔ یا خُمُودٌ۔ بچھ جانا۔

إِخْتَادٌ۔ بچھا دینا۔

خَامِدٌ وَنٌ۔ مرے ہوئے بچھے ہوئے۔

فَإِذَا اخْتَدَتْ۔ جب وہ آگ دھیمی ہو جائیگی اُس کی پیٹ کم ہو جائے گی۔

خَمَدًا لَمْ يَضُ۔ بیمار بیہوش ہو گیا یا مر گیا۔

خَمَدَاتُ الْحُثِيِّ۔ بخار دب گیا۔

خَمْرٌ۔ ڈھانپنا، چھپانا، شراب پلانا، خمیر ملانا۔

خَمْرٌ۔ چھپ جانا۔

تَخْمِيرٌ۔ خمیر ملانا، چھپانا۔

مُخَامَرَةٌ۔ ملانا۔ فریب کرنا بیچ میں، اقامت

کرنا، مل جانا، گھس جانا، چھپ جانا۔

إِخْتَامًا۔ چھپ جانا کینہ رکھنا، چھپ لینا، خمیر کرنا غافل کرنا، عطا کرنا۔

تَخْتَمٌ۔ اور صنی اور صنا (سر بند ہن)۔

خَمَارٌ۔ بکرا، خاسر بندھن جس سے عورت اپنے

بال چھپاتی ہے۔

خَمَارٌ۔ بہ فتح خا، لوگوں کی کثرت۔

خَمَارٌ۔ بہ ضمہ خا سرگومنا جو شراب پینے کے بعد

پیدا ہوتا ہے۔

تَحْتَمُوا الْأَنْتَاءَ وَأَدْرِكُوا السَّقَاءَ۔ پانی یاد رکھو
کا برتن ڈھانپ دو اور مشک پر ڈانٹ لگا دو
رتالہ کثیر اور غیرہ اُس میں نہ جا سکے۔

هَلَّا خَمَّرْتَهُ وَكَرْبَعُوهُ تَعْرِضُهُ عَلَيْهِمْ أَمْعَمٌ
کے پاس درہ کا برتن لایا لایا تو نے اُس کو
ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اُس پر
رکھ دیتا اگر ڈھکنے کے لئے کچھ نہ ملتا۔

لَا تَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ فِي

مَسْجِدٍ يَتَعَمَّرُهُ أَوْ بَيْتٍ يَتَخَمَّرُهُ أَوْ فِي

مَعْبُودَةٍ يَتَوَهَّأُ۔ مسلمان کو ہمیشہ تین کاموں

میں سے ایک میں تو مصروف پائے گا یا مسجد

کی تعمیر (یا مرمت آبادی) کر رہا ہو گا یا گھر کو چھا

رہا ہو گا اُس کی درستی اور اصلاح میں مشغول

ہو گا یا روٹی کمانے کی فکر میں ہو گا (مطلب یہ

ہے کہ مسلمان وہی ہے جو اپنے وقت کو بیکار لہو

دلعب اور کھیل کود میں ضائع نہیں کرتا بلکہ آخرت

کی یاد دنیا کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کرتا ہے

اور جن کاموں میں دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا

مثلاً مرغ بازی پتنگ بازی ناچ رنگ وغیرہ

ان سے بچا رہتا ہے)۔

تَلْتَمِسُ الْخَمْرَ۔ ہم کوئی سر چھپانے کی جگہ

ڈھونڈتے تھے (جیسے درخت مکان وغیرہ)

فَابْعَثْنَا مَنَاكَأَ خَمْرًا۔ ایک ایسی جگہ ہم کو تامل

کردو جہاں آڑ ہو (سایہ ہو گنجان درخت ہوں)

حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى جَنْبِ الْخَمْرِ۔ یہاں تک کہ

اُس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جس پر گنجان

درخت میں یعنی بیت المقدس کا پہاڑ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا بَعَدْنَا مِنَ الدَّارِ الدُّنْيَا قُلُوبَنَا

وَالرُّوحَ مِنَ الدُّرُجِ الْقَرِيبِ وَطَلَبْنَا السَّلَامَةَ

عَلَى أَرْضِهِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ تَقَعُ - (مسلمان فارسی نے ابو الدردار صحابی کو لکھا جو ان کو شام و ملک کی طرف بلاتے تھے) بھائی جان اگرچہ میرا گھر تہا گھر سے دور ہے (بُعد مکانی ہے) مگر جان تو جان سے نزدیک ہے (قرب روحانی حاصل ہے) اور آسمان کا پرندہ اُسی زمین پر اترتا ہے جہاں خوب پیداوار ہوگی) آب و دانہ کی افزائش ہو سکتی ہے شاداب ہو مسلمان کا مطلب یہ تھا کہ میں جس ملک میں ہوں وہ خوب آباد اور سرسبز ہے میں اُس کو چھوڑ نہیں سکتا)

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ أَخْتَمُوا مَا كَانُوا فِيهِ مِثْلَ مِثْلٍ لِي - (عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِي مِثْلٍ لِي مِثْلٍ لِي) وہ لوگوں کے جماد میں (جتمے میں) گھس گیا۔

أَكُونُ فِي خِمَارِ النَّبِيِّ - میں لوگوں کو جتمے میں (چھپا ہوا) رہونگا (کوئی نمبر کو پہچان نہ سکے گا)۔

نَادَى بِنِي الْأَخْتَمَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ - ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اُٹھا دے۔ (یہ آنحضرت نے یومی ام سلمہ رضی عنہا سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں، خمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا ابوریہ کا یا کھجور کی پتوں سے بنا ہوا جس پر سجدے میں آدمی کا سر فقط آسکتا ہے، ایک روایت میں یوں ہے کہ چوبے نے چراغ کی بنی کھینچ کر آنحضرت م کے اُس خمرہ پر ڈال دی جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درم ہلکا ہوا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کوچھے کہتے ہیں، ابن اثیر نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خمرہ سجدہ گاہ

جس پر ہمارے زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں میں :- کہتا ہوں اس حدیث کو سجدہ گاہ رکھنا مسنون ٹھہرا اور جن لوگوں نے اُس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریق قرار دیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے میں تو کہہ ہی گئی اتباع سنت کے لئے پنکھ جو بوریہ سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھ کر اُس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا ہمیں سنت رسول اللہ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی پڑا بکا کرے) بعضوں نے ناویلینی الخمرۃ من المسجد کے یہ معنی لئے ہیں کہ آپ مسجد میں تھے اور یومی ام سلمہ سے فرمایا کہ مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دیدے چونکہ آپ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد کے باہر نہ جاسکے۔

بِأَنَّهُ كَانَ يَنْسَبُهُ عَلَى الْخَيْمَةِ - آنحضرت م موزے اور عمامہ پر مسح کر لیتے تھے۔ (اہل حدیث نے ہر طرح عمامہ پر مسح جائز رکھا اور خواہ سارا مسح عمامہ پر کرے یا تھوڑے سے سر پر کر کے باقی مسح عمامہ پر پورا کرے)۔

مَا أَشْبَهَ عَيْنَكَ بِخَيْمَةٍ هَذِهِ - (عمر دین عاص نے معاذ سے کہا) تمہاری آنکھ ہندہ سے کیسی مشابہ ہے جب وہ اور ہنی اور ہنی تھی۔

إِنَّ الْعَوَانَ لَا تَعْلَمُ الْخَيْمَةَ - آزمودہ کار دیرینہ عورت کو اور ہنی اور ہنی تھی سیکھانے میں (وہ تو اُس کو خوب جانتی ہے یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کسی دانشمند آدمی کو کوئی عقل کی بات بتلائے)۔

مَنْ اسْتَخَمَ فِيمَا أَوْتَاهُ أَحْرَامًا وَ جِزْرًا سَلَّ عَنُوقًا فَإِنَّ لَهَا مَا قَصَّرَ

بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص عمامہ پر مسح کرے اس کے لئے عمامہ پر پورا مسح کرے۔

نی یاد رکھو
اگر وہ
بداخت
اُس کو
اُس پر
آیت فی
اُن
بن کا مول
ال مسجد
مگر کو چھا
مشوئل
طلب یہ
بیکار رہ
مالکہ آرت
ت کرنا
زدین کا
لم وغیرہ
نے کی جگہ
د وغیرہ
لم کو تارا
ت ہوں
باشک گر
نجان
ا
م اذیات
المستاء

رَفِي بَيْتِهِ - جس شخص نے زبردستی اُن لوگوں کو غلام بنا لیا جو اصل میں آزاد تھے یا اُن نا ازان لوگوں کو جنہوں نے اُس کی پناہ لی تھی (یعنی جاہلیت اور کفر کے زمانہ میں) تو وہ اسلام کے زمانہ میں بھی اُن پر قابض رہے گا جن کو اُس نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا غلام بنا کر اُن سے خدمت لے رہا تھا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے زمانہ میں اب نئی تحقیقات ہو کر وہ آزاد نہ ہو سکیں گے بلکہ جاہلیت کے زمانہ سے اگر وہ غلاموں کے طور پر رہے تھے تو اب بھی غلام ہی رہیں گے۔

مَنْ مَلَكَ عَلَى عَرَبٍ يَهُودٍ وَخَمْرٍ رِيحًا - اُس نے اُس کو عربوں اور گاؤں والوں دیہاتیوں کا مالک بنا دیا ارادہ اُس کے رعایا بن گئے کس طرح کے محصولات اور ٹیکس اُس کو دیں گے۔

رَأَيْتُ بَاعَ خَمْرًا فَنَقَلَ عَنْهُ فَأَتَاهُ اللَّهُ - سمرہ ابن جندب نے انگور کا شیرہ جس سے شراب بنایا جاتا ہے اُس شخص کے ہاتھ (بچا جو اُس کو شراب بنانا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سنکر) کہا اللہ تعالیٰ اُس کو تباہ کرے (انگور کا شیرہ کو بجاڑا اس لحاظ سے کہ وہ شراب ہونے والا تھا خمر کہد یا یہ بھی مکروہ ہے کہ جو شخص شراب بناتا ہو اُس کے ہاتھ شیرہ بیچے اور یہ مراد نہیں ہے کہ سمرہ بن جندب نے شراب بچا کیونکہ وہ ایک صحابی تھے شراب بیچنے کی حرمت سے راقع تھے)۔

لَا تَخْتَبُوا زَارًا سَاءَ - اُسکا سمرت ڈھانپو (تاکہ احرام کی نشانی قائم رہے اور قیامت کو دن وہ بسیک پکارتا ہوا اٹھے)۔

يَخْمِرُوا الْبُرْمَةَ وَالنَّوْمَةَ - ہانڈی اور تاندور

کو چھپا دے۔

هَذَا خَمْرٌ تَلَا - تو نے اُس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا (کیونکہ مشریمان ڈھانپنا ہوا برتن نہیں کھولتا اور دبا اور طاعون کے اثرات سے ڈھانپنا ہوا کھانا پانی محفوظ رہتا ہے حال کے اطبا اور حاذق ڈاکٹروں کی تشخیص سے یہ معلوم ہوا ہے کہ زہا اور طاعون کے کیڑے ہوا میں اڑ کر جاتے ہیں اور دوسرے مقام یا ملک میں بھی دبا اور طاعون پھیلاتے ہیں اس لئے برتن کا ڈھانپنا عین حکمت ہے اور جو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اطباء کی تشخیص میں بھی وہی صحیح اور درست نکلا)۔

الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةِ - شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے (اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور چیزوں سے شراب نہیں بنتا بلکہ مدینہ طیبہ میں اسوقت یہی پانچ شراب رائج ہو گئے آپ نے اُن کو بچا کر فرما دیا، یعنی انگور کھجور جو اور شہد جیسے دوسری حدیث میں فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ یعنی شراب ان دو درختوں سے بنتا ہے کھجور اور انگور سے اور اس کی دلیل دوسری صحیح حدیث ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور لذت میں بھی خمر عام ہے ہر نشہ لانے والے شراب کو کہتے ہیں یعنی جو عقل کو ڈھانپ لے عقل میں مل جائے اور حضرت عمرؓ نے بھی فرمایا اَلْخَمْرُ خَمْرٌ الْعَقْلُ یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (نشہ لائے)۔

ذَلِكَ خَمْرٌ وَذَلِكَ - سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے (گو اُس نے ننگے سر جانے کی منت مانی تھی کیونکہ عورت کو سر چھپانا فرض ہوا اور گناہ

کے کام کی منت لغو ہے اور پیدل چلنے کی منت
گو صحیح ہے لیکن شاید اُس کو پیدل چلنے کی طاقت
نہ ہوئی۔

ذہبی تَحْتَمِرُ فَقَالَ لَيْتَهُ لَا لَيْتَيْنِ۔ وہ اور اپنی
اور وہ رہی تھی فرمایا بس ایک ہی دو ہی نہ کر (تاکہ
مردوں کے عامہ کے مشابہ نہ ہو جائے)۔

أَمْرَهَا أَنْ يَجْعَلَ الْوَجْهَ عَلَى رَأْسِهَا وَ
تَحْتَهَا حَيْكُوكًا۔ آپ نے عورت کو حکم دیا کہ
سر بندہں اپنے سر پر ڈالے اور ٹھڈی کے تلے
بس ایک ہی پھیر رکھے (تاکہ مردوں کی مشابہت
نہ ہو اور سر نہ پرے کر کئی پھیرے کرنا امرات میں
داخل ہے)۔

شَقِيقَتُهَا خُمْرٌ ابْنُ الْغَوَاطِجِ۔ بعضوں نے
خُمْرٌ بہ سکون سیم ہی پڑا ہے یعنی اُس کو پھاڑ کر
اُن عورتوں کے سر بندہں کر دے جن کا نام
فاطمہ ہے (فاطمہ بیس صحابی عورتوں کا نام تھا
لیکن مشہور ترین تین ہیں ایک تو فاطمہ زہرا رضی
آنحضرت م کی صاحبزادی دوسرے فاطمہ بنت
اسد حضرت علی رضی کی والدہ تیسرے فاطمہ بنت
حمزہ رضی اس حدیث میں یہی تین عورتیں مراد
ہیں)۔

خُمْرٌ وَ خُمْرٌ بِالْثَوْبِ۔ حضرت عمر نے آنحضرت م
کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا (جب آپ پر
وحی کی حالت طاری ہوئی اور یعلیٰ بن امیہ کو باکہ
یہ حالت دکھائی کیونکہ وہ وحی کی حالت دیکھنے
کے مشتاق تھے اور آنحضرت م کی رضامندی
حضرت عمر نے معلوم کر لی ہوگی اس میں یہ فائدہ
بھی تھا کہ یعلیٰ کا ایمان قوی ہو جائے)۔
وَحْتَمِرُ أَنْفَهُ۔ عبداللہ بن ابی بن سلول منا

نے اپنی ناک ڈھانپ لی، مردود ہڑا لطیف
مزاج بنا آنحضرت م کی سواری میں گدھا تھا
اُس کی گرد جو اڑی تو عبداللہ نے ناک بھون
چڑھائی بھلا یہ گرد کہیں نصیب ہوتی ہے، اسے
آرزو دارم کہ خاک آن قدم

طوبیائے چشم سازم دم بدم
کَمَا تَسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنْ الْخَمِيرِ۔ حسان
نے آنحضرت م سے ابوسفیان بن حارث بن
عبدالمطلب کے بچہ کی اجازت چاہی آپ نے
فرمایا واہ وہ تو میرا بھائی ہے اُس کی بچہ گویا میری
بچہ ہوگی، حسان نے عرض کیا نہیں میں آپ
کو بچہ میں سے اس طرح نکال لوں گی جیسے آٹے
میں سے بال نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے
ابوسفیان کی بچہ میں یہ شعر کہی ہے
وان سنام الحمد من آل ہاشم

بوزنت مخزوم در الدک العبد
یعنی بزرگی اور شرف کے کوہان ہاشم کی اولاد میں
بنت مخزوم کے بیٹے ہیں، بنت مخزوم سے مراد
فاطمہ بنت عمر بن عائذ ہیں جو حضرت عبداللہ
آنحضرت م والد ماجد اور ابوطالب کی والدہ
تھیں اور ابوسفیان کا باپ حارث تھا حارث
سمیہ بنت موہب کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور
موہب بنی عبدمنات کا غلام تھا اس لئے
حسان نے یوں بچہ کی کہ تیرا باپ تو غلام تھا
البتہ حضرت امیر حمزہ اور حضرت صفیہ شہر بقیوں
میں ہیں کیونکہ اُن والدہ ہالہ بنت زہب بن
عبدمنات تھیں زہرہ کی اولاد میں اسی لئے
حسان نے اُسے شعر کہی۔ وہ بن ولدت ابنا زہرة
منہم بہ کرام ولم یقرب عجانک الحمد، یعنی اور

س
اور
بہ
تے
ر
ر
نہ
س
س
بزرگ
ت
لو
سری
ب
اور
ن
ا
ب
ب
ار

بزرگی کے کوہان زہرہ کے بیٹوں کی اولاد کو اور
تیرے بڑھیوں کے پاس تو شرافت پھٹکی بھی نہیں
بڑھیوں سے مراد سمیرہ جو ابوسنیان کی دادی
تھی۔

لَا أُحِلُّ الْخَمِيرُ - میں خمیری روٹی نہیں کھاتا
خَمِيرٌ بِأَجَلَةٍ - اُس کے ذل میں سا گیا
كُلُّ مُسْكٍ خَمِيرٌ - ہر نشہ لانے والا شراب
بہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے، اُس پر
المستدر سے لفظاً اور معنی اتفاق کیا ہے اور
صاحب ہدایہ نے جو یحییٰ بن معین کو اس کا معنی
نقل کیا ہے تو یہ قول یحییٰ بن معین کا کسی ذنقل
نہیں کیا معلوم نہیں صاحب ہدایہ نے کہاں
سے لکھ مارا ہے اور قاموس میں ہے کہ صحیح ہے
ہے کہ خمر عام ہے اور انگوڑے کے شیرے سے خاص
نہیں کس لئے کہ جب شراب حرام ہو اس وقت
مدینہ میں انگوڑے کے شراب کا وجود ہی نہ تھا۔
خَمِيرٌ مَا خَمِرَ لِعَيْنَيْهَا وَالشُّكْرُ مِنْ خَمْرِ شَرَابٍ - خمر تو
فی ذاتہ حرام ہے اور دوسرے مشروبات استند
کر نشہ لائیں، صاحب ہدایہ نے اسی حدیث سے
امام ابو حنیفہ کی دلیل لی کہ شراب انگوڑے
خاص ہے اور دوسرے شرابوں کا جو جو یا جو اور
یا چاول یا گجور سے بنیں اتنا پینا مباح رکھا ہے
جس سے نشہ نہ ہو، مگر اس حدیث کا اسناد
ضعیف ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے
خلاف وارد ہیں کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور
تھوڑا یا بہت ہر طرح اُسکا پینا حرام ہے، امام
عبداللہ نے کہا آنحضرت ص نے فرمایا اَلْخَمْرُ
مِنْ خَمْسَةِ الْعَصَائِرِ مِنَ الْكُمْرِ وَالنَّقِيعِ
مِنَ الرَّبِيبِ وَالْبَيْعِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْبِهَارِ

مِنَ الشَّعْبِزِ وَالنَّبِيدِ مِنَ التَّمْرِ - شراب
پانچ چیزوں سے بنتا ہے عمیر تازے انگوڑے
اور نقیع سوکے انگوڑے (مستی) سے اور بیع شہد کو
اور مرزجوس اور نبید گجور سے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَحْتَمِلُ الْخَمْرَ لِأَسْمِهَا - اللہ
تعالیٰ نے خمر کو اُس کے نام کی وجہ سے حرام
نہیں کیا بلکہ اُس کے اثر اور انجام کی وجہ سے
تو جس چیز کا اثر خمر کا اثر ہو وہ خمر ہے۔

كَانَ أَبِي يُصَلِّي عَلَى الْخَمْرِ وَيَضَعُهَا عَلَى
الطَّنْفَسَةِ - ابی رنہ مسجد گاہ پر نماز پڑھتے اُس
کو چارہ پورہ کہہ لیتے۔

مترجم :- کہتا ہے میں بھی اکثر ایسا کرتا ہوں
کہ جب فرض پر نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ایک
بورے کا ٹھکرا یا پنکھہ مسجد کے مقام پر رکھ لیتا
ہوں اگرچہ ہمارے مذہب میں کپڑے پر سجدہ
کرنا جائز ہے پر بہتر یہ ہے کہ مٹی یا بورے پر سجدہ
کرے۔

السُّجُودُ عَلَى الْأَمْنِ مِنْ قُرْبِضَةٍ وَعَلَى الْخَمْرِ
مُسْتَهْجَةٌ - زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے اور سجدہ گاہ
پر سجدہ کرنا سنت ہے۔

لَا تُسِيكُ بِخَمْرِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي - کسی اور
پر ٹیکامت دے نماز میں۔

خَمْرٌ بِدَلْفَتَيْنِ جَوْزِيَةٌ كَوِجِيَّةٌ، طَبِيكْرَانِ
یا پہاڑ یا درخت۔

سَأَلْتُكُمْ تَلْتَسَوُّوْنَ الْخَمْرَ فَأَلْقَيْتُمُونِي
عَلَى جَمْرٍ - میں نے تو تم سے یہ خواہش کی
کہ میرے لئے شراب ڈنڈھوتے مجھ کو ایک انگارہ
پر ڈال دیا۔

خَمْرٌ شَرَابٌ فَرُوشٌ -

خدا زرا۔ شراب کی دوکان۔
 خُمس۔ پانچواں حصہ لینا یا پانچ کا عدد اپنی ذات
 سے پورا کرنا، پانچ نوٹ چیزیں۔
 بِحَبِّ أَنْ يَخْبِيَهُ يَوْمَ الْخَيْبِ
 اور آنحضرت صبر و جرات کے دن سفر کرنا و جہاد
 کے لئے یا اور کوئی نیک کام کے لئے پسند
 کرتے تھے رکیزدیکھ جمعرات کے دن بندوں کے
 اعمال اللہ تعالیٰ تک اٹھائے جاتے ہیں۔
 بعضوں نے کہا یوم الخمیس سے آپ فال نیک
 لیتے تھے کیونکہ خمیس لشکر کو بھی کہتے ہیں گویا فتح
 ہوئی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا اُس میں سے
 پانچواں حصہ اللہ و رسول کا ہوگا۔

مُحَمَّدٌ وَآلِ خَيْبِيسٍ۔ (یہ خیبر کے یہودیوں نے
 کہا) یعنی محمد ص لشکر ان پہنچے۔ لشکر کو خمیس
 اس لئے کہتے ہیں کہ اُس میں پانچ ٹکڑے ہوتے
 ہیں مقدمہ، ساتھ، پیمنہ، میسرہ، قلب یا غنیمت
 کے مال کے پانچ حصے اُس میں لے جاتے
 ہیں۔

زَاتُ بَيْتِ خَيْبَةَ اَسْمَاءُ۔ میرے پانچ نام
 ہیں (اس سے حصہ مقصود نہیں ہے، احوزی
 نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اس طرح
 حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 بھی ہزار نام ہیں)۔

اُتْلِيَتْ خَيْبَةَ۔ پانچ باتیں خاص مجھ کو ملیں
 ز آپ کے خصوصیات بہت ہیں مگر شاید جب
 یہ حدیث فرمائی اُس وقت دوسرے خصوصیات
 کا آپ کو علم نہ ہوا ہوگا۔

هَمْ اِسْمُنَا خَيْبَةَ۔ اُن کا لشکر ہم سے بڑا ہے
 رَبَعْتُ فِي الرُّجَا اِهْلِيَّتِي وَخَمْسْتُ فِي الْاِسْلَامِ

رعدی بن حاتم نے کہا میں نے جاہلیت اور
 اسلام دونوں زمانوں میں لشکر کشی کی جاہلیت
 کا زمانہ میں تو چوتھا تھی حصہ لیا (اُس زمانہ میں لڑنا
 کے مال میں سے سردار کو یہی حصہ ملتا تھا)
 اور اسلام کے زمانہ میں پانچواں حصہ لیا۔

رَبِيعَةُ بَيْبِيسٍ اَوْ لَيْبِيسٍ مِيرِيسٍ پانچ ہاتھ
 کا کپڑا یا پہنا ہوا کپڑا لاؤ، امام بخاری کی روایت
 میں غمیس صمد مہلہ سے ہے یعنی چھوٹا کمل۔

خَدْمِيٌّ غُلَامِيْنَ خَمَايسِيْنَ مجھ سے دو غلام
 پانچ پانچ بالشت قد والے لیلے (نہایہ میں ہے
 کہ ثنابسی کا مراثی ثنابسیہ مستعمل ہے اور
 سداسی اور سباعی مستعمل نہیں ہے، محیط میں
 ہے کہ غلام سداسی یا سباعی نہیں کہیں گے
 اس لئے کہ چھ بالشت کا جب قد ہو جائے تو
 وہ پورا مرد ہے پھر اُس کو غلام نہیں کہیں گے)۔
 سَبْعَةُ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُدْخَسَةِ۔ شعبی
 سے فراغ کا مسئلہ جس کو خمسہ کہتے ہیں چھ
 گبار اُس کو خمسہ اس لئے کہتے

صحابہ نے اختلاف کیا حضرت عثمان اور حضرت
 علی اور عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے۔ صورت
 مسئلہ کی یہ ہے ام امت جا۔

بَيْتِ الْاِسْلَامِ شَلِيْ خَمْسٍ باخمسۃ۔ اسلام
 کی بنا پانچ ستونوں پر ہے۔

كَانَ كَوْمِيْزًا فِي ثَلَاثِ خَمْسٍ۔ اگر تین دن میں
 اچھا ہو جائے تو پانچ دن تک کرے (پانی کی
 نہر میں غوطہ لگائے)۔

اِنَّكَ وَبَالَكَ مِنْ شَرِّ طَيْرِ الْخَيْبِيسِ۔ تو
 اور تیرا باپ تو ہمارے نامی گرامی لشکر میں سے

ب
مخبر
ہدک

اللہ
گرام
جہ

علی
تے اُس

رہا ہوں

تو ایک

لیتا

مجھ

مجھ

لحمونہ

رہ گاہ

ی آ

لمر

بیتونی

ن کی

بمکار

ہے (یعنی قیامت کے دن ہمارے خاص لوگوں
میں سے ہوگا، شرط اُس شکر کو کہتے ہیں جو سب
پہلے لڑنے کے لئے تیار ہو، شہر میں پولیس کا
انسفر کو زوال۔

خَمْرٌ يَأْكُمُونَ، نوجوان، چھیلنا، کھردنچا مارنا، تمہارا
کوئی عضو کاٹ ڈالنا، مارنا۔

مَنْ سَأَلَ زَهْرًا عَنِّي جَاءَهُ مَسْئَلُهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ خَمْرًا يَأْكُمُونَ وَجْهَهُ۔ جو شخص مالدار
رہ کر سوال کرے اس کا سوال قیامت کے دن
اُس کے منہ میں کھردنچا ہوگا یا کھردنچے ہوئے
خمرش صحیح ہی ہے خمرش کی۔

فَقَالَ خَمْرًا۔ (یہ بد دعا ہے) خدا کرے تیرا منہ
چھلے اُس پر کھردنچا لگے جیسے جذعا اور قطن تیرا
ٹاک کے۔

كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ خُمُورٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
بالمیت کے زمانہ میں ہم میں اور ان میں چھڑیا
چھڑی رہتی تھی (ہم ان کو زخمی کرتے تھے وہ ہمو
ہم ان کا مال لوٹ لیتے تھے وہ ہمارا)۔

سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ وَجَزَاءُ مَسْئَلِهِ سَيْفٌ
مِثْلُهَا فَقَالَ هَذَا مِنْ الْخُمُورِ۔ امام حسن
بصری سے پوچھا گیا اس آیت کی کیا تفسیر ہے
برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے انہوں نے کہا
اس سے وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص نہیں
ہوتا۔

اِقْتَصَّ شَرِيحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُورٌ۔ شرح
قاضی نے کوڑے کی مار کا بدلہ دلایا اسی طرح
کھردنچے کا یعنی اُس زخم کا جس کی دیت مقرر
نہیں ہے۔

يَخْمُسُونَ وَجُوهَهُمْ۔ اپنا منہ نوج رہیں

چھیل رہے ہیں۔

فِي وَجْهِهِ خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ۔ یہ راوی
کی شک ہے کہ خمرش کا لفظ کہا یا خدوش کا
معنی ایک ہے

كَانَ فِي سَأَلِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُمُورًا۔ آنحضرت م کی پنڈلیاں ذرا باریکی
تھیں (موتی اور اد پر گشت نہ تھیں)۔

خَمْرٌ يَأْكُمُونَ۔ درم بیٹھا جانا، باریک شکم ہونا،
بھوک لگنا، پیٹ خالی کرنا۔

مَخْمُورٌ۔ شدت کی بھوک۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْرًا الْأَخْمَصِينَ۔ آنحضرت م کو روزوں
اخمس خالی تھی انہیں جوت، محتاج چلنے میں زمین
سے الگ رہتا، اخمس پاؤں وہ مقام جو ایڑی
اور پنجے کے بیچ میں ہوتا ہے۔

رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْرًا شَدِيدًا۔ میں نے دیکھا آنحضرت بہت
بھوکے ہیں ایک روایت میں خمصا ہے بہت
سیم اور خاصنی وہی ہے، عرب لوگ کہتے ہیں
خمصان اور خمص۔ اُس شخص کو جس کا پیٹ
خالی اور بھوکا ہو۔ خمص کی جمع خمص آئی
ہے۔

كَالطَّيْرِ تَعْدُو خَمْرًا صَبًا وَتَرُدُّهُ بَطَانًا۔
پرندوں کی طرح جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور
شام کو سیر ہو کر آتے ہیں (اسراں کو روزی
دیتا ہے وہ کچھ سیت نہیں رکھتے)۔

خَمْرٌ الْبَطُونِ خِفَاتِ الظُّمُورِ۔ خالی
پیٹ اور ملکی پیٹھ والے (یعنی ظلم اور حرام کے
پیسے سے اُن کا پیٹ خالی اور اُس کے لوجھ

اور گناہ سے اُن کی پیٹھ ہلکی۔

وَعَلَيْهِ خَبِيصَةٌ جَزِيئَةٌ - آپ ایک کالی
کل اورٹ سے ہوئے تھے (کتاب انجم میں یہ حدیث
گذری ہے)۔

إِذْ هَبُوا بَخْبِيصَتِي إِلَىٰ ابْنِي جَحِيْمٍ - میری
(نقش) چادر البرجم کے پاس لے جاؤ (اُسکی
ساری کٹی ہوئی کولادو، کہتے ہیں آنحضرت م کے
پاس دو چادریں آئی تھیں، ایک ساری اور ایک
بیل بوٹے کی آپ نے ساری البرجم کو دی اور
نقش اپنے اورٹ میں، پھر نماز میں آپ کا خیال
اُس کے نقش دیکھ کر پر گیا آپ نے نماز کے بعد
وہ نقش چادر البرجم کو بھیجادی اور ساری چادر
اُن سے واپس منگوا کر خود اورٹ ہی)۔

فِي أَخْبَصٍ قَدْ مَيِّدٌ جَبْرُوتَانِ - سب سے
ہلکا عذاب دوزخ میں اُس شخص کو ہوگا جس کے
دونوں پاؤں کے انحص میں دو انگارے رکھو
جائیں گے (اُن کی گرمی سے دماغ پکیگا، معاذ اللہ
ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص ابوطالب ہونگا
جنہوں نے آنحضرت م کی پردوش کی اور آپ
کی جان کی حفاظت کے لئے بڑی تکلیف اور
سختی اٹھائی مگر مرتے وقت اپنے باپ دادا کو
دین پر رہے اور ایمان نہ لائے)۔

لَيْسَ رَسُوْلُ اللهِ جَلِيَّ اللهُ وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الشَّابِعُ وَالطَّلْحِيُّ وَالْخَمَائِمِيُّ - آنحضرت
نے سبز چادر اور طلق اور کالی چادر میں (اُن
کی پہنیں)۔

فَاِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ جَبْرُوتَانِ - جب تو دیکھ
اُسکا منہ بیٹھ گیا (سوکھ گیا)۔

خَطْمٌ خَوْشِبُورٌ هَرْنَا بَدْبُورٌ زَنَا كَمَا كُرَا كَيْلًا

بھونٹا، مشک میں بھرتا۔

خَطْمٌ - غصہ ہونا، سفر ہونا، جیسے خط اُس
کا بھی یہی معنی ہے۔

اُكْلِي خَطْمًا - ہمزہ کیلئے میوے بعضوں
نے کہا خطم پیلو کا پھل۔

فَتَخَطَّمَ عَصِيْمٌ - (رفاعہ بن رافع نے کہا پانی
پانی سے ہے یعنی غسل جب ہی واجب ہوتا ہے
جب منی نکلے یہ سنگھ) حضرت عمر رض غصہ ہوئے
(اُن کا مذہب یہ ہوگا جو جمہور علماء کا ہے کہ دخول
سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔

خَمَلٌ - حاشیہ کنارہ، سراجوزم تانے کا ہر تلبے ہر
مرغ کا پر۔

خَمُولٌ - چھپ جانا، گناہ ہونا۔

جَهْرًا طَائِفَةً فِي خَبِيْلٍ وَوَرِيَّةً وَرِسَادًا
اَدْبِرٌ - آنحضرت م نے حضرت فاطمہ کے جہیز
میں یہ چیزیں دیں، ایک چادر حاشیہ دار یا
کالی چادر اور ایک مشک اور ایک چمڑے کا
تکیہ۔

لَيْتَا خَمَلٌ - اُسکا سراج تھا۔

كَيْسَاءُ لَيْتَا خَمَلٌ - حاشیہ دار کالی۔

جَارِيَةٌ عَلَىٰ خَمَائِمٍ - ایک چوکر کی حاشیہ دار
چادر اورٹ سے ہوئی۔ بعضوں نے کہا علی خیمینہ
ہے یعنی نرم ہموار زمین پر گزرا اُس چوکر کی سر
صعبت کی۔ محیط میں ہے کہ خیمہ وہ مقام جہاں
گنجان درخت ہوں۔

ذِي نَارٍ مَخْمَلٌ - ابرہ حاشیہ دار۔

وَأَمَّا فَحْيٌ بِهٖ بَعْدَ الْخَمَائِمِ - اور اُس کی
وجہ سے گناہی کے بعد نامور کیا۔

أَذْكُرُ وَاللَّهِ ذِكْرًا سَخِيًّا - اللہ کی یاد آسکی

سے کرو یا عاجزی اور تضرع سے۔

خُمَائِي - دوست صادق۔

خُمَّالِد - شتر مرغ کا پر۔

خُمَّالَةُ - مجید باطنی خصلت۔

خُمَّالَات - جمع خُمَّالَة، اسرار اور عیوب۔

الدُّنْيَا تَرْتَدُّ فَمُ الْخُدَيْدِ وَتَضَعُ الشَّرِيفَ
دنیا کیسے گناہ آدمی کو بڑھاتی ہے اور شریف کو
گھٹاتی ہے (اسپ تازی شدہ مجروح بزرگ پرالاء
طوق زریں ہمہ درگردن خرمی بنم)۔

اَذْخَلْنِي مَعَهُ فِي الْخُدَيْدِ - آپ نے کالی
پادریں اپنے ساتھ مجھ کو بھی اندر کر لیا۔

خَجْرٌ - جھاڑنا، صاف کرنا، دوہنا، بدبودار ہونا جیسے
خُدُودٌ تعریف کرنا، ردنا۔

خَجْرٌ - گڈھا، مرغیوں کا ناچہ، تہ خانہ۔

وِخْمَةٌ - جھاڑو۔

أَفْضَلُ النَّاسِ الصَّادِقُ اللِّسَانُ الْخَجْوَمُ
القَلْبِ - سب لوگوں میں بہتر وہ ہے جو زبان
کا سپا دل کا صاف ہو (حسد اور بغض اور کینہ
سے پاک ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَمْمَتْ
النَّبِيَّتُ - میں نے گھر میں جھاڑو دیدی صاف
کر دیا۔

رَوَى الْمَسَاقِي خَجْمُ الْعَيْنِ - جو شخص باغ کو
مساقات پر لے (یعنی پیداوار میں سے ایک حصہ
اپنے لئے ٹھہرائے اُس کی خدمت اور نگرانی
کے عوض میں) وہی چشمہ (یا کنوے) کو بھی صاف
کرائے۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَجِيرَ مِنَ الْبِجَالِ فَيَأْتِ بِشَخْصٍ
اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اُس کے لئے
کھڑے کھڑے بودار ہر جائیں دُان کو پسینہ

آجائے کھڑے کھڑے اُس میں سے بونٹے) میر
لمحادی کا قول ہے اور بعضوں نے بَسْتَجِيرَ بَعِيرٍ
سے روایت کیا ہے اُس کے معنی از پر گذر چکا
ہیں۔

شَدِيدُ الْخُجَّةِ - ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے
درمیان، وہاں ایک چشمہ بھی ہے، آنحضرت م
نے حجۃ الوداع میں حضرت علیؑ کی نسبت یہ
فرمایا تھا من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال
من دالاه وعاد من عاداه، طیبی نے کہا غدیر
خم جحفہ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڈھا
ہے اور جھاڑ بہت ہیں، احمسی نے کہا غدیر خم
نہایت بدبو اس مقام ہے وہاں جو پیدا ہو وہ جوان
کو بھی نہیں پہنچا البتہ اگر دوسرے کسی مقام پر چلا
گیا تو خیر۔

فَخَجْمٌ خَجْمٌ - بدبودار سڑا گوشت۔
خَمَّانٌ اور خَمَّان - ذلیل کہنے لوگ، خراب
مال۔

حَدِيمٌ - مددگار۔
خَمِيمٌ - چھوٹا پیالہ۔

أَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْخُدْخُمَةِ - اور مشہور تھا
جُدْجُمُهُ بے جیم سے جیسے ادھر گذرا۔
خَمْجِي - ایک پرانا کنواں ہے مکہ میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النُّونِ

خَنْبٌ - ناک کی بیماری، ضعف ناتوانی، لنگڑا پن بلاکت
خَنْبَةٌ - نساہت جیسی خَنْبَاءٌ، خَنْبَانٌ
ردنوں طرف کے رہنے بائیں نتھے۔

فِي الْخَنْبَاتَيْنِ إِذَا اخْرَجْتَنِي مِنْ كُنْ وَاجِدًا فِي
فُلْكَ دِيَةَ الْأَنْعَمِ - جب نتھے کاٹ دالے

جائیں تو ہر ایک میں ناک کی تہائی دیت دینا
ہوگی۔

خُذْبُوجَةٌ۔ یہ عرب ہے خنیک کا، اُس کی جِسمِ
خناج، مشک جس میں شراب بھر کر زمین میں گاڑ
دیتے ہیں۔

خَنْثٌ۔ مٹا کرنا، مشک کا منہ باہر کو موڑ کر اُس میں
سے پانی پینا اگر اندر کی طرف موڑے تو وہ خَنْثٌ
ہے۔

بِخَنْثٍ اور عَثَثٌ۔ دونوں بعنی خَنْثٌ ہے
یعنی مشک کو باہر کی طرف موڑ کر اُس میں سے
پانی پیا۔

شَلَى عَنْ اِسْتِنَاتِ اِلَّا سَقِيَةً۔ مشکوں کا
منہ موڑ کر اُن میں سے پانی پینے سے منع فرمایا
(کیونکہ اُس میں کیڑا پتنگا منہ میں چلے جائیگا
ڈرے شاید کوئی زہریلا جانور اندر بیٹھا ہو وہ
منہ میں کاٹ کھائے علاوہ اس کے ایسا کرنے سے
مشک میں بری بو پیدا ہو جائے گی اور کبھی پانی زرد
سے نکل کر پینے والے کا بدن اور کپڑا بھگودے گا
اور کبھی اُچھو ہو جائیگا۔ دوسری حدیث میں اُس کی
اجازت بھی آئی ہے اور شاید ممانعت کی حدیث
بڑی مشک سے خاص ہو۔

كَانَ يَتْرَبُ مِنَ اِلْذَاوَةِ وَلَا يَخْتَنِمُهَا اَشْكَرًا
سے پانی پیتے لیکن اُس کو موڑتے نہیں۔

فَاَنْخَنَتْ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ حَتَّى قُبِحَ۔
آنحضرت دفات کے قریب میری گود میں دھرے
ہو گئے (موت کی وجہ سے اعضا میں تشنج ہو گیا جوڑ
ڈھیلے ہو گئے) مجھ کو خبر تک نہ ہوئی یہاں تک آپ کی
ردن پر برداز کر گئی۔

لَا تَرَى اَنْ تُصَلِّيَ خَلْفَ الْمَخْدُثِ۔ ہم تو

خنث کے پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھتا
تسطلانی نے کہا خنث پر فتمہ نون وہ جس کی نون
مارتے ہیں اور برکسرہ نون جس کے اعضا میں
عورتوں کی طرح نرمی اور لچک ہو اور یہ امر کبھی
خلقہ ہوتا ہے اور کبھی عمل کر کے اُس کو زنا نہ بناؤ
ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے بھڑے ان کے زوطی
اور عضو تناسل کاٹ ڈالتے ہیں یا شہرت کی رگ
کو سسل دیتے ہیں وہ نامرد ابن جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِيْنَ۔ اللہ کی لعنت
خنثوں پر، اس حدیث میں وہی خنث مراد ہیں
جو عمل کر کے زنا نہ بنائے جائیں۔

خَلَوَى الثَّوْبُ عَلَيَّ اَخْتَابًا۔ کپڑے کو اُسکی
شکنوں پر تہہ کر لیا۔

خَنْثٌ۔ زنا نہ جس کے اعضا نرم ہوں ایسی ہی
خَنْثٌ ہے۔

خَنْثِيٌّ۔ وہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی
نشانیوں ہوں۔

خَنْجِرٌ۔ دودھ دار کی چھری جو مشہور ہتھیار ہے۔

اَخَذْتُ اَمْرًا مُّسْلِمًا يَوْمَ خَنْثِيْنَ اَوْ خَيْبَرَ خَنْجِرًا
ام سلمہ نے جنگ خنین یا خیبر میں ایک خنجر لیا کہنے
لگیں اگر کوئی کافر میرے پاس آیا تو اُس کا پیٹ چیر
ڈالوں گی، سبحان اللہ ایک زمانہ میں مسلمان عورتوں
کی یہ بہادری اور شجاعت تھی جنگ میں زخمیوں
کی مرہم پٹی دوا علاج وہ کرتیں، مجاہدین کا کھانا وہ
پکاتیں اگر کافر سخت حملہ کرتے تو جنگ بھی کرتیں
خولہ بنت اذدر نے جنگ یرموک میں کسی کیسی
بہادریاں کیں ہیں کہ مردوں کے منہ دانت کھٹے
کر دیئے۔

خَنْدَقَةٌ۔ ایک قسم کی چال دونوں پاؤں کھول کر

یا جلدی جلدی روز کر ہینا۔
یا لَئِنْ خُنْدَتْ - زیر زبانی ایک شخص کو سنا پکارا ہوتا
ارے خندت کہاں ہے۔ سنکر وہ تلوار لے کر نکلا
اور کہنے لگے اَخْتِدْتُ اِيْتِكَ اَيْهَا الْاَخْتِدْتُ
اے روز کرنے والے میں بھی تیرے پاس روز کر آتا
ہوں۔ اصل میں خندت لقب ہے لیلی بنت
عمران کا جو الیاس بن مضر کی جو روتھی اور یہ جد
اٹلی ہے قریش کا، خندت نخر اور تکبر میں شہرہ آفاق
تھی جیسے حریری کہتا ہے خندت، نخر ہاذا الخنساء
بشعرھا۔

اگر نہ سینتے تو گوشت کا سب کو سڑتا جیسے کہتے ہیں
نہ پاس بچے نہ کتنا کھانے۔
اَسْتَدْنُ يَا خُنْدَانُ - ارے گرگٹ چپ رو رہے حضرت
علی رضی نے اُس خارجی سے فرمایا جس نے آپ
کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا۔
خُنْدَانُ - ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لِمَنْ خُنْدَانُ یہ ایک
شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں (جو نمازی
کے دل میں دوسرے ڈالتا ہے) فتحہ خا اور زنا، اور
پہنمہ خا و فتحہ زنا، اور یہ کسرہ خا اور کسرہ زنا، اور
یہ کسرہ خا اور فتحہ زنا، چاروں طرح منقول ہے یہ
اُس شیطان کا لقب ہے، اصل میں خنزب
کہتے ہیں گوشت کے بدلہ دار پارہ کی۔

خُنْدَانُ - مشہور ہے وہ نالہ جو قلعوں اور شہروں کے گرد
گرد کھودا جاتا ہے۔
عَزَّةُ الْاَخْتِدِ - جنگ خندق جو ہجرت کے
چوتھے سال ہوئی، اُس میں ابوسفیان تمام قبائل
عرب کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔
جَعَلَ بَيْتَهُ دَرِيْنَ النَّارِ خُنْدَانٌ فَكَتَبَ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - اُس میں اور دروزخ میں
ایک خندق کا ناصلہ کر دیا جس کی گہرائی اتنی ہوئی
جتنی دروزخ زمین سے آسمان ہے۔

خُنْدَانُ - ایک نہر کا بھی نام ہے کوہ میں۔
خُنْدَانُ - یا خُنْدَانُ - بدلہ دار ہونا، سڑ جانا۔
خُنْدَانُ - بدلہ دار عورت۔

لَوْلَا بَنُو اِسْرَائِيْلَ مَا خُنْدَ اللَّحْمُ - اگر بنی
اسرائیل نہ ہوتے گوشت نہ سڑتا (انہوں نے
کیا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن شکار
کرنا یا سن اور سلوی کو سینت رکھنے کو منع فرمادیا
تھا لیکن وہ سینت کر رکھنے لگے تب سے گوشت
سڑنا شروع ہو گیا، طبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ
جب انہوں نے گوشت سینت کر رکھا تو وہ سڑا

خُنْدَانُ - لوٹنا پیچھے ہٹنا، سمٹ جانا، پیچھے کرنا، چھپانا،
بند کرنا۔
فَاِذَا ذَكَرَ اللهُ خُنْدَانَ - (شیطان بندے کے
دل میں دوسرے ڈالتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد
کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔
خُنْدَانُ - شیطان کا نام ہے، کیونکہ وہ گمراہ کر کے
آفت میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے، غائب
ہو جاتا ہے وہی مثل بھس میں چنگی دے کر حال
الگ کھڑی۔

يَخْرُجُ خُنْدَانٌ مِنَ النَّارِ فَيَخْتَلِسُ بِالْجَبَّارِيْنَ
فِي النَّارِ - دوزخ سے ایک گردن نمودار کی دو

خُنْدَانُ - خنزب اور تکبر، نخوت، بعضوں نے کہا وہ
مکھی جو اونٹ کی ناک پر بیٹھتی ہے وہ اپنی ناک
اٹھاتا ہے اُس کو اڑانے کے لئے، پھر تکبر اور غرور
کے لئے اُسکا استعارہ ہوا جیسے کہتے ہیں وہ تو
اپنی ناک پر کھسی بھی بیٹھے نہیں دیتا، یعنی بڑا مغرور
ہے۔

خُنْدَانُ - لوٹنا پیچھے ہٹنا، سمٹ جانا، پیچھے کرنا، چھپانا،
بند کرنا۔

فَاِذَا ذَكَرَ اللهُ خُنْدَانَ - (شیطان بندے کے
دل میں دوسرے ڈالتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد
کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

خُنْدَانُ - شیطان کا نام ہے، کیونکہ وہ گمراہ کر کے
آفت میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے، غائب
ہو جاتا ہے وہی مثل بھس میں چنگی دے کر حال
الگ کھڑی۔

يَخْرُجُ خُنْدَانٌ مِنَ النَّارِ فَيَخْتَلِسُ بِالْجَبَّارِيْنَ
فِي النَّارِ - دوزخ سے ایک گردن نمودار کی دو

گھنڈی سرور لوگوں کو لے کر دوزخ میں غائب
ہو جائے گی، ایک روایت میں فَتَحْنِسُ بِهِي
الْكَارِبِ مَعْنَى دَهِي هِيَ۔

فَلَمَّا أَتَيْنَا عَلَى صَلَاتِهِ إِذْ خُنْتُ - جب
آپ نماز میں مشغول ہوئے تو میں پیچھے سرک گیا۔
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى لَقِيَهُ فِي بَعْضِ ظِلِّ الْمَدِينَةِ
قَالَ فَانْخُنْتُ مِنْهُ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا
آنحضرت! ان سے مدینہ کے ایک رستے میں
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کو دیکھ کر پیچھے رہ گیا
ایک روایت میں انْخُنْتُ بِهِيَ مَعْنَى دَهِي هِيَ
ایک روایت میں فَانْخُنْتُ بِهِيَ مَعْنَى
فَانْخُنْتُ سِين مَهْلِكَةٍ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ
أَمِينًا ابْنُ عُمَرَ فَخُنَّ عِيَّتِي أَوْ خُنَّ
میں عبدالشہین عمر کے پاس آیا وہ پیچھے سرکے
پارک گئے (بجھ سے ملے نہیں)۔

وَخُنَّ ابْنَامَهُ فِي الثَّلَاثَةِ - تیسے بائیں
آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا اس لئے کہ کبھی
مہینہ اتنی دن کا ہوتا ہے، ایک روایت میں
وَخُنَّ ابْنَامَهُ هِيَ مَطْلَبٌ دَهِي هِيَ -
كَانَ لَهُ رَجُلٌ فَخُنَّتِ التَّخْلُ - جابر رضی
کے پاس کھجور کے درخت تھے ایک سال پھل
نکلنے میں درخت پیچھے ہٹ گئے (یعنی بار آور
نہیں ہوئے پیوند کا کچھ اثر نہیں ہوا)۔

فَلَا أَقْبَمُوا بِالْخُنْسِ - میں غائب ہو جائوں
کی قسم کھاتا ہوں (یعنی ستاروں کی کیونکہ وہ
دن کو غائب ہو جاتے ہیں رات کو نمودار ہوتے
ہیں، بعضوں نے کہا پانچ سیارے تارے
مراہ ہیں یعنی مشتری، مریخ، زحل، عطارد،
زہرہ۔

میں :- کہتا ہوں اگلے نجوم والوں زیست
تاہوں کو سیارہ قرار دیا تھا، چاند، سورج، مشتری
مریخ، زحل، عطارد، زہرہ، اب تحقیق - سے معلوم
ہوا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین ایک سیارہ
ہے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد
گھومتی ہے اور ان سات سیاروں کے سوا
دورین کے ذریعہ سے اور سیارے بھی دریافت
ہوئے ہیں جیسے جو نس سیریز ہرشل وغیرہ اگلے
حکیموں کے پاس زمانہ حال کی طرح دورین نہ تھی
انہوں نے آنکھ سے صرت سات ہی سیارے دریافت
کئے تھے جیسے اگلے حکیموں نے امریکہ نہیں دیکھا تھا
وہ زمین کے رنج ہی کو سمورا اور مسکون سمجھتے تھے
اور زمین طرف سمندر میں غرق جانتے تھے مگر پانچ سو
برس کے قریب ہوتے ہیں کہ امریکہ دریافت ہوا
اور اگلے حکیموں کا قول جو رنج مسکون کے ہی
قائل تھے غلط اور باطل ٹھہرا، معلوم ہوا کہ نصف
کے قریب زمین سمور ہے اور نصف سمندر میں دبی
ہوتی ہے۔

تَقَاتِلُونَ قَوْمًا خُنْسُ الْأَنْفِ - تم ایسے لوگوں
سے لڑو گے جن کی ناکوں کے بانسے نیٹھے ہوئے،
اور نیتھے چڑھے چڑھے ہوں گے (مراد ترک
میں ان کی ناکیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں)
وَعَقَارِبُ أَمْثَالِ الْبَغَالِ الْخُنْسِ - (دوزخ
میں) کچھواتے بڑے بڑے ہوں گے جیسے خچر
چڑھے، چڑھے تھنے والے۔

وَاللَّهِ لَفَطَسُ خُنْسٍ يَزِيدُ جَمْسًا يَغْتَابُ
بَيْنَهُمَا الصُّدُورُ - خدا کی قسم ہٹوس ٹھوس کچرین
تھے جو سے لگنی کے ساتھ ان میں کچی غائب ہو جاتی
ہے (یعنی نرمی اور ملاہست اور خوش مزگی۔

ہیں
حضرت
آپ
ایک
زنی
اور
ار
ہے
ب
بادہ
ناگ
ور
ہ
تو
اس
پسپانا
کے
شکر
کرک
ب
رجالو
ریض
ل

دوسرے خوب مزہ بھر کر کھائی جاتی ہیں: انت ائی
اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں۔

ان الذیل ضمتہا خنس ما جشمتم جشمتم
ادنت پیراس پر صبر کرنے والے پیچھے رہنے والے
جو بوجہ ان پر لادد اس کے اٹھانے والے ہیں
ایک روایت میں خنس ہے رک رہنے
والے۔

خنسۃ فی خنس۔ میں نے پیچھے ہٹا یا وہ ہٹ
گیا۔

اذ اولد خنسه الشیطان۔ جب بچہ پیدا ہوتا
ہے شیطان اُس کو (کو پچھ مار کر) پیچھے ہٹا دیتا
ہے، بعضوں نے کہ یہ رادی کی غلطی ہے، صحیح
خنسه الشیطان سے یعنی شیطان اُس کو
کو پچھ مارتا ہے جیسے دوسری روایت میں صان
طن کا لفظ موجود ہے اب یہ ضروری نہیں کہ بچہ
پیدا ہوتے ہی کو پچھ مارے کبھی عین تولد کی وقت
کو پچھ مارتا ہے کبھی تولد کے ذریعہ بعد عرض
ولادت کے دن ضرور کو پچھ لگاتا ہے جیسے ابن
جریر کی روایت میں اُس کی صداقت موجود ہے
اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ مریم کی والدہ نے جب مریم
کو جنم کے بعد شیطان سے پناہ چاہی تو اُن کی
دعا کی اثر سے مریم کو نکر محفوظ رہیں کیونکہ دعا کا
اثر مابعد پر ہوتا ہے نہ ماقبل پر، اور یہ اعتراض
اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس حدیث کے دوسرے
طریق اور الفاظ پر اعتراض کو اطلاق نہ تھی۔

خنس۔ فس وجور، نرمی کرنا، عاجزی کرنا

تخنینم۔ کاشنا۔

اشناع۔ عاجزی کرنا۔

خانیف۔ بدکار مغول۔

خنوع۔ ذلت اور خواری۔

ان اخنع الا سماء من تسبی مملک
الاملاک۔ سب ناموں میں اللہ کے

نزدیک (ذلیل اور خواریہ نام رکھنے والا ہر
ملک الاملاک یا ملک الملوک (یعنی شہنشاہ)

اُس پر رکھیں کہ شہنشاہ پروردگار جل شانہ ہے
دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں ہو سکتا اور جو کوئی

بیوقوفی سے اپنے تئیں شہنشاہ یا اسی پروردگار
کہلائے عیت ہمارے زمانہ میں بعضے دنیا

کے بادشاہوں نے یہ لقب اپنے لئے اختیار
کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل اور

خوار ہو گا، مرتے ہی سب شہنشاہی ناک کی راہ
سے نکل جائے گی، اور شہنشاہ حقیقی کو غضب

میں گرفتار ہو گا ہمارے زمانہ کے بادشاہ
تو خیر فقروں نے بھی اپنے تئیں شاہ کہلانا

شروع کیا ہے کوئی اُن سے پوچھے کہ صحابہ یا
تابعین یا تبع تابعین میں ہزاروں فقراء اور

تارک الدنیا گزرے ہیں اُن میں کسی کو بھی
شاہ صاحب کا لقب دیا گیا ہے؛ اول

تو یہ لقب فقراء کے لئے نہایت نازیبا اور
خلاف سنت ہے، دوسرے طرہ یہ کہ شاہ

سے بڑھ کر اب بعضے فقراء اپنے تئیں شہنشاہ
کہلاتے ہیں اُن کو اس حدیث میں غور کرنا

چاہئے کہ وہ بجائے عزت کے پروردگار کی
بارگاہ میں سخت ذلت اٹھائیں گے) امام

نوی نے کہا اخنع سے مراد انجری ہے، یعنی
جس کا نام شہنشاہ ہو وہ ناجر اور بدکار ترین

ہے، ایک روایت میں اخنع ہے، نفع
کہتے ہیں سخت خونریزی کو۔

وَسَمَّيْتِ إِذَا اخْتَعَوْا - حضرت علیؑ نے حضرت
 صدیق اکبرؓ کی تعریف میں کہا، یعنی جب لوگوں کے
 فسق و فجور اختیار کیا تو تم نے کمر بستہ باندھی اور
 بدکاروں کو سخت سزا دی، مرتدوں کو قتل کیا۔
 کرمانی نے کہا شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے۔
 خَنْعَ كُنْ شَيْءٌ لِمَلِيكِيهَا - ہر چیز اپنے مالک کے
 سامنے عاجزی اور اظہارِ تاجبنداری کر رہی ہے
 (کوئی بزبانِ قاتل کوئی بزبانِ حال)۔

خَنْعٌ - سینہ یا پیٹ کا ایک طرف سے نکل آنا دوسری
 طرف سے بیٹھ جانا۔

خَنْوَةٌ - غصہ ہونا۔
 خَنْاتٌ - جانور کا منہ پھرانا اپنے سوار کی طرف یا
 مہارے ناک ہونانا۔

أَتَاكَ قَوْمٌ فَقَالُوا أَلَا أَخْرَقَ بَطُونَنَا التَّمْرَ وَ
 تَخْرَقَتْ عَنَّا الْخَنْعُ - آنحضرتؐ کے پاس
 کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کچھ نے ہمارے پیٹ
 جلادے اور کتان کے سرٹے اور خراب کپڑے
 جو ہم پہنے تھے وہ پھٹ گئے (اب نہ ہمارے پاس
 کھانا ہے نہ کپڑا) خَنْعٌ جمع ہے خَنِيفٌ کی ایک
 قسم کا موٹا کپڑا جو خراب کتان سے بنا جاتا ہے۔
 وَمَذْقَةٌ كَهْطَةِ الْخَنِيفِ - اور درد کا ایک
 گھونٹ کتان کے گچھ کی طرح۔

إِنَّ الْإِبِلَ خُسْرٌ خَنْعٌ - اونٹ پیاس پر صبر
 کرنے والے ہیں۔

خَنْعٌ - جمع ہے خَنْوَةٌ کی، یعنی وہ ارٹھن جو چلتے
 دقت اپنے ہاتھ کا کھردا بہنے یلبا میں طرف پھراؤ۔
 كَيْفَ تَحْلِبُ أَخْنَفًا أَمْ مَصْرًا أَمْ فَطْرًا - تو
 ارٹھن کا درد کس طرح درد ہوتا ہے چار انگلیاں
 لگا کر اٹھنے کی مدد سے یا تین انگلیوں کے زور سے

یا انگوٹھے اور کمر کی انگلی سے۔
 خَنْعٌ - یا خَنْعٌ، گلا گھونٹنا جیسے تَخْنِيقٌ ہے۔

سَيَكُونُ أَمْرًا عُنَيْكُمُ يُؤَخِّرُونَ الصَّبْرَ
 عَنْ مِيقَاتِهِمْ وَيَخْنُقُونَ فَتَأْتِي الشَّرْقَ الْمَوْتِ
 قَرِيبٌ ہے وہ زمانہ جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہو کر
 جو نماز میں اُس کے وقت سے دیر کریں گے اور اسکا
 گلا گھونٹیں گے یہاں تک کہ مردے کے آخری مچھو
 یا ٹھکے کے موافق رت رہ جائیگا (آخری مچھو
 مردے کو بالکل دوت کے قریب ہوتا ہے اُس کا
 تھوک نکلنے میں روک جاتا ہے

يَخْنُقُ نَفْسَهُ - اپنا گلا گھونٹنے۔
 تَخْنَقَةُ خَنْعًا يَخْنَقًا - اُس کا گلا گھونٹنا۔
 وَخَلِيئَةٌ رُحْمٌ صَبِيغَةٌ خَنْعَةٌ - اُس پر ایک تنگ
 زرہ ہے جو اُسکا گلا گھونٹنے دیتی ہے۔

وَخَنْعَةٌ - تنگی سے اُسکا گلا گھونٹ رہی ہے۔
 الْمُنْخَنْعَةُ - جو جانور گلا گھٹ کر مرے۔
 الْمُنْخَنْعَةُ هِيَ الَّتِي إِخْتَفَتْ بِجَنَاحِهَا عَنْ تَمِيمِ
 مَخْرُوهَ جَانُورٍ جَوَانِهَا غَلَا يَمْسَا لِي وَرُكَّتْ كَرْمَاجًا
 خَنْعًا - بکسر فا گلا اور رت جس کو پھانسی دی جائے۔
 اور خَنْعًا بضمه فا گلا اور ایک بیماری ہو گئی۔
 إِخْتِنَانُ الرَّحْوِ - ایک رحم کی بیماری جو حسیں
 رُكْنِي سے یا اور کرنی بلوہ عن میں ہونے سے پیدا ہوتی
 ہے رحم میں شیش ہوتا ہے اور مرگی کر سے آثارِ مریض پر
 پیدا ہوتے ہیں۔

مُخْتَقٌ - گلے کا وہ مقام جہاں رسی ڈال کر پھانسی
 دیتے ہیں۔

أَطْلُبُ لِنَفْسِكَ أَمَّا نَأْتِي أَنْ نَأْخُذَ الْأَطْفَانَ
 وَيَلْزَمُكَ الْخَنْعُ - اپنے لئے اُس وقت کو یاد رکھو
 جب موت اپنے نافعون تجھ میں گھسے اور پھانسی کی

کے
 والا ہر
 نہ ہنشاہ
 ہے
 جو کوئی
 پسر
 نے دنیا
 لئے اختیار
 ل اور
 کی راہ
 غضب
 رشاہ
 کہلاتا
 بسا پایا
 اور
 ن کو بھی
 اول
 یا اور
 کہ شاہ
 شہنشاہ
 فور کرنا
 دگار کی
 امام
 ہے یعنی
 بدکار ترین
 ہے، نخن

رسی تیرے گلے سے پٹ جائے۔

مِخْنَقَةٌ - ہا ریاطون کیونکہ وہ گلے کے گرد ہوتا ہے
خَن - کاٹنا، لے لینا، ناک میں روننا، یا ہنسننا، ناک میں
باتیں کرنا جیسے خَنْخَنٌ اور خَنْخَنٌ ناک سے غن غن کرنا۔
اَخْنُ - جو ناک سے باتیں کرے
خَنَانٌ اور خَنَانٌ - پرندے کے حلق کی بیماری
یا ادنٹ کا زکام۔

يُسْتَمُّ خَنْيْنَةً فِي الصَّلَاةِ - آپ کے باریک
آذان پر لگنے کی تلواریں نماز میں سنی جاتی تھی۔ نہایت
میں ہے کہ خَنْيْنٌ وہ باریک آذان رونے کی جو
ناک سے نکلے۔ اور خَنْيْنٌ وہ باریک آذان
رونے کی جو منہ سے نکلے۔

فَعَلَى أَصْحَابِهِ وَجُوهِهِمْ لَهْوَ خَنْيْنٍ -
آپ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانک لیا اور
رونے کی آذان ان میں سے نکل رہی تھی۔

رَأَيْتَ خَنْخَنَ الْجَارِيَةَ - (حضرت علیؓ
نے ہمارے امام مرشد امام جناب امام حسنؓ
سے فرمایا) تم تو ایسا روتے ہو جیسے جو کوری روتی
ہے (آپ نہایت مہربان رحم کرنے والے ہیں
القنب منکر المزاج تھے، تمام اخلاق نبوی کوٹ
کوٹ کر آپ میں بھرے گئے تھے آپ نے دنیا
کی حکمت پر لات ماری عنانیت معاویہ کو دیدی
پر مسلمانوں کی خیر نیریزی گزار دی ہمارے وسیلہ
بارگاہ پیغمبر صاحب میں دو ہی شخص ہیں ایک جناب
امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت شیخ
عبد القادر جیلانی جو آپ ہی کی اولاد میں ہیں)
وَإِخْبَارُهُمُ الْخَبْرَ فَخَبْرًا يَبْكُونَ خَالِدًا زَائِرًا
حال بیان کیا وہ ناک میں سے آذان نکال کر رو رہے تھے۔
كَاثِرًا بِالْبَابِ لَهَا خَنْيْنٌ - دروازے پر کھڑے ہوئے

رونے کی سی آذان نکال رہے تھے۔

وَلَكِنْ كَذَبُوا عَلَى مَخْنَقَتِهِ - حضرت عائشہؓ نے
نے کہا تم احنف بن قیس کے رستے پر رہو، اصل
میں مخْنَقَةٌ دلیل از طریق اور وسط دار اور احاطہ دار
اور ناک کو کہتے ہیں، ہر ایہ تھا کہ احنف نے حضرت
عائشہؓ پر واقعہ حمل کی وجہ سے چند ایسات میں
ملاست کی حضرت عائشہؓ خود بڑی شاعرہ تھیں
انہوں نے بھی احنف کا جواب شعروں میں ہی دیا
لَا تَنْطِقَنَّ فِي أُمَّتِي
بِالْحَنَاءِ حَنِيفِيَّةً قَدْ كَانَ بَعْلِي رَسُولَهَا -
ارے احنف ایسے پاکیزہ اور سیدھی پر راہ پر چلنے
والی امت کے حق میں فحش باتیں مت نکال جس
امت کے پیغمبر میرے خاوند تھے حضرت عائشہؓ
نے یہ بھی فرمایا احنف عربی زبان کیا جانے وہ تو غیر
غلاموں کی اولاد ہے اور میں اپنے فرزندوں کی
نالائق کا شکوہ بارگاہ آہی میں کرتی ہوں، آپ کا
ایک شعر یہ بھی ہے وَلَا تَنْسِينَ فِي اللَّهِ حَقَّ
أُمِّ مَتَّى فَإِنَّكَ أَدْلَى النَّاسِ أَنْ لَا تَقُولَ لَهَا
ارے احنف تو میرا مادی حق مت فراموش کرنا
کو تو ایسا کلام نہ کہنا سب سے زیادہ سزاوار تھا۔
فَسَبَّحْتَ خَنْيْنَةً وَهُوَ يَدُوحٌ (امام جعفر صادقؓ
فرماتے ہیں ایک رات میرے والد نے دیر کی تین
ان کے ڈھونڈنے کو مسجد میں آیا دیکھا تو وہ سجدہ
میں ہیں اور) رونے کی آذان نکال کر دھا کر رہی ہیں۔
وَخَنْخَنٌ - ناک میں باتیں کیں۔
مِخْنَقَةٌ - ہر معنی مجھوٹا۔ دیوانہ۔

خَنْخَنٌ - کاٹنا۔

خَنْخَنٌ - فحش گوئی جیسے اِخْتَارَہُ -

أَخْنَى الْأَسْمَاءَ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْتَشِي

خون

خون

مَلِكِ الْأَمْلاكِ - سب کبریا نام اللہ کے نزدیک کسی شخص کا ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے، بعضوں نے کہا یہ اَخْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ سے ہے یعنی زمانہ نے اُس کو تباہ اور برباد کر دیا۔

اَخْنِي الْأَسْمَاءُ بِكَوْنِ الْقِيَامَةِ - سب ناموں میں زیادہ محس قیامت کے دن۔

مَنْ كَلِمَتَا فِي الْأَخْتِ وَاللَّكْنِ فَلَا حَاجَةَ إِلَيْهِ فِي أَنْ يَنْعَمَ طَعَامًا وَشَرَابًا - (جو شخص روزہ رکھ کر خوشگونی اور جوٹ بولنا نہ چھوڑے تو روزانہ کرنے سے کیا نادم اللہ کو اُس کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے۔

مَا كَانَ سَعْدًا لِيُخَيَّرَ بَيْنَهُ فِي شِقَّةٍ مِمَّنْ شَاءَ - سعد ایسے نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کو کچھ بڑے ٹکڑے پر دیدیں اپنا ذمہ توڑ دیں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْوَاوِ

خَوْبٌ - محتاج ہونا، بھوکا ہونا، بارش نہ ہونا۔

تَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَوْبَةِ - ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ما جتمدی اور مفلسی سے، عرب لوگ کہتے ہیں اَصَابَتْهُمُ الْخَوْبَةُ - جب ان لوگوں کا سارا مال تلف ہو جائے کچھ نہ رہے۔

أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْبَةٌ فَاسْتَقْفَ مِنْ مِثْقَالِ طَعَامًا - آنحضرت کو ضرورت ہوئی آپ نے جو سے غلہ قرض لیا۔

خَوْتُ - باز کا شکار پر کرنا، عہد شکنی، وعدہ خلافی کرنا۔

خَوَاتٌ - بن جبیر انصاری ایک صحابی کا نام تھا فَمِنْ خَوَاتِنِ السَّمَاءِ - آسمان سے آسمان سے ایک بڑے بڑے کی جہڑ جہڑ اہٹ کی سی آواز سی خَوَاتٌ - بہادر اور جری شخص کو بھی کہتے ہیں۔

خَوْتُ - ایک روایت میں یوں ہے أَصَابَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَوْبَةٌ - خطاب نے کہا یہ محضاً نہیں ہے اور صحیح خَوْبَةٌ ہے بے سبب اور نقتی نے غلطی کی جو اُس کو خَوْتُ کے تحت میں بیان کیا تاکہ نقتانی سے، محیط میں ہے کہ خَوْتُ کا معنی ڈھیلا ہونا، بھر جانا، غرب لوگ کہتے ہیں خَوْتُ يَهْ - اُس سے مانوس ہو گیا اور خَوَاتٌ یعنی جنوں استعمال کرتے ہیں۔

خَوِّقَاءٌ - نازک اندام، کس عورت۔

خَوْخَةٌ - شیتالہ، اُس کا مفرد خَوْخَةٌ، اور درشتدان، ایک قسم کا سبز کپڑا، دو کچھ جو دو مکانوں کے درمیان آمد و رفت کے لئے لگایا جائے اسپر دروازہ نصب کیا جائے، بعضوں نے کہا جس پر دروازہ نصب نہ ہو صرف منفذ کر دیا جائے۔

لَا يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا سُدَّتْ إِلَّا خَوْخَةٌ أَبِي بَكْرٍ - مسجد میں کوئی در کچھ نہ رہتا سب بند کر دیئے جائیں مگر ابو بکر صدیق کا در کچھ رہنے والا اور دوسری روایت میں یوں ہے مگر علیؑ کا در کچھ رہنے دیا جائے۔

رَوْضَةُ خَائِجٍ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر، بعضوں نے رَوْضَةُ حَاجِ طَرْحَلِبِ یہ غلط ہے۔

تَوَّخَوْقٌ فِيمَا بَيْنَهُمَا كَوَّةٌ ضَخْمَةٌ يَشْبَهُ الْخَوْخَةَ - پھر اُن گڈہوں کے درمیان ایک سوراخ کیا جو درشتدان (دو کھ) کی طرح تھا۔

خَوْرٌ - پست زمین، دریا کی شاخ جہاں سے پانی دریا میں گرتا ہے، اور ایک مقام کا نام ہے نجد میں اور ایک دادی کا نام ہے۔ خَوْرٌ - فسادی عورتیں۔

میں نے یہ سب لکھ کر دیا ہے تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ یہ کون سے کون سے ہیں۔

خَوْنَمَاءٌ - بہترین عمدہ۔

خَوْرًا - خورآن پر مارنا، بیل کا آواز کرنا۔

يُحِبُّونَ بَعِيْرًا لَدَا رُحَاءٍ اَوْ بَعْرًا لَهَا خَوَارًا -

ایک ادنٹ کو لادے ہو گا جو بڑا بڑا رہا ہو گا یا ایک گائے کو جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔

خَوَامِرُ - گائے کی آواز۔

فَخَوَّرَ يَخُوْرًا كَمَا يَخُوْرُ الثَّوْرُ - امیہ بن خلف

گرا بیل کی طرح آواز نکالتا ہوا۔

لَنْ تَخُوْرًا قَوْمِي مَا دَاةٌ حَمَّاجِبَهَا يَنْزِعُ ي

يَنْزُو - جو شخص اتنی قوت رکھتا ہو کہ کمان کھینچ

سکا (تیرا بے) اور وہ گھوڑے پر کود کر چڑھ سکے وہ

ناتوان اور کمزور نہیں یہ خوار خوار سے نکلا ہے یعنی

ضعیف ہوا کمزور ہو گیا۔

اَجْتَارُ فِي الْجَائِلِيَّةِ وَخَوَارُ فِي الْاِسْلَامِ -

(حضرت صدیق نے حضرت عمر رضی سے فرمایا)

کیا جاہلیت کے زمانہ میں تو تم سرکش اور سخت نحو

اسلام میں آکر ناتوان اور کمزور ہو گئے (آنحضرت

کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلوں نے زکوٰۃ

دینے سے انکار کیا حضرت صدیق رضی نے کہا میں ان

سے لڑو لنگا حضرت عمر رضی نے یہ لے دی کہ تم کو تالیف

قلوب چاہئے تب حضرت صدیق رضی نے یہ فرمایا۔

وَلَيْسَ اَخُوَ الزَّحْرِبِ مَنْ يَضْمُ خَوْرًا لِحَشَانَا

عَنْ يَمِيْنِيْهِ وَعَنْ يَسْمَالِهِ - (عمر بن حاص نے

نے کہا) وہ شخص جنگ نہیں ہے جو دابنہ اور بائیں

نرم نرم چیزوں سے بھرے ہوئے تیکے اور پھونے

رکھے زدہ تو آرام طلب ہو گیا اور جنگی سپاہی وہ

لوگ ہیں جو عیش و عشرت کو پسند نہیں رکھتے موٹا

لھانا رکھا سو لھا اور سخت کچھو نا ان کو کافی ہے۔

شَارَ يَخُوْرًا خَوْرًا - بیل نے آواز کی۔

خَاْرَ يَخُوْرًا خَوْرًا - اُس کے دہر ہمارا۔

خَاْرَ يَخُوْرًا يَخُوْرًا يَخُوْرًا خَوْرًا - ضعیف اور

ناتواں ہو گیا۔

خَاْرَتٌ قُوْرَتُهُ - اُس کی قوت جاتی رہی۔

خُوْرَمَايَ - نیک عورت یہ مؤنث ہے اخیر و کا۔

رَجُلٌ خُوْرَمَايَ - نیک مرد۔

خَوَارَةٌ - گائے، گھوڑے جو بہت بھل دیتی ہو اور بیل

ارٹشی، عرب لوگ کہتے ہیں ناقہ و خوارَةٌ اور

بیتان خوارَةٌ۔ درہیل اونٹنیاں۔

وَلَا تَخُوْرُ بِيْتَهُ خُوْرًا - اگر تم سے جنگ کی جاتی

ہے تو کمزور ہو جائے ہو۔

اَمْضُ خَوَارًا - نرم زمین، ہموار۔

خَوْرٌ عَادَتُ كَرْنَا -

خاز باز۔ بھگی، ادنٹ کے گردن کی بیماری۔

بَلِي خُوْرًا - ایک قوم ہے جو سخت اور دناوت میں

مشہور ہے اور ایک ولایت کا نام ہے جس کو

خوزستان کہتے ہیں۔

حَشِي تَقَاتِلُوا خُوْرًا اَوْ كَمَا مَاتَ - یہاں تک کہ

خوز اور کرمان سے لڑو، کرمانی نے کہا دونوں شہر کی

نام ہیں، میں کہتا ہوں دونوں ولایت ایران میں

مشہور ہیں۔

خَوْصٌ - آنکھ بیٹھ جانا۔

تَخْوِيْضٌ - پہلے اشراؤں سے شروع کرنا پھر کینز تک

دینا سونے کے پتھروں سے آراستہ کرنا، لے لینا۔

خَوْصٌ - کھجور کے پتے، خَوْصَةُ اسکا سفرد۔

فَفَقَدُوا اَجَا مَاتِيْنَ فِضْبَةٍ مَخُوْرًا مَاتِيْذًا هَبْ -

انکا چاندی کا ایک گلاس تم ہو گیا جس پر سونے کے پتھر

جڑے ہوئے تھے کھجور کے پتوں کی طرح۔

مَثَلُ السَّمَاءِ اَوْ الصَّمَلِ كَمَثَلِ النَّجَاجِ الْمَخُوْرِيْنَ

عین دہر ہمارا کے مقام پر آواز کرنا۔

خو

بالذَّهَبِ۔ نیک تخت عورت کی مثال اس تاج کی ہے جس پر سونے کے پتر جڑے ہوں۔

عَلَيْهِ دِيْبَانٌ مِّنْ خَوْصٍ بِالذَّهَبِ۔ اسپر دینا لگا تھا جس پر سونے کے پترے جڑے تھے۔

إِنَّ الرَّجُلَ أَنْزَلَ فِي الْأَحْزَابِ وَكَانَ مَكْتُوبًا فِي خَوْصِ بَنِي بَيْتِ شَائِسَةَ فَأَخْلَتْهَا سَهْدًا تَنَا. ترجمہ کی آیت سورہ احزاب میں اتری تھی اور حضرت عائشہ کے حجرے میں کچور کے پتے پر لکھی ہوئی تھی اُنکی بحری اُس کو کھا گئی۔

تَرَكْتُ الشَّمَامَةَ قَدْ خَاصَّ۔ میں نے تمام کو رجو ایک گھاس ہے) دیکھا اُس کے پتی نکل آئے حدیث میں اسی طرح مروی ہے اور صحیح آخر میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْوَصَاتُ التَّخْلَةِ كَجُورِ كَيْسَانَ

كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَيُخْرِصُ لِقَوْمٍ۔ حضرت عائشہ بعضوں کو بہت مال دیتے تھے بعضوں کو کم دیتے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَوْصٌ يَا تَخَوْصُ مَا أَعْطَاكَ جُرْجُورٌ دَسَّ وَهُوَ تَمْرٌ هِيَ سَبِيحٌ

خَوْصًا جُرْجُورًا، اور وہ بحری جس کی ہیکل کھالی ہو ایک سفید۔

خَوْصٌ۔ ڈوبنا، پانی پر لانا، ملانا، گھولنا، گھس جانا، بلانا، مصروف ہونا۔

رَبِّ مَسْخَرٍ فِي مَالِ اللَّهِ۔ بہت سو لوگ جو اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں (اُس کو نفل اور بیجا کاموں میں اور اتاتے ہیں یا مال کے کماد میں حرام حلال کا خیال نہیں رکھتے، کربانی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا مال (سبک پر اپنی) آپ کھا جاتے ہیں اور مسلمانوں پر تقسیم نہیں کرتے جیسے

ہمارے زمانہ کے مسلمان بادشاہ اور رئیس ہیں۔

فَخَاصَّ النَّاسُ۔ لوگوں نے گفتگو شروع کی۔

إِنَّ أَمْرًا تَنَازَلْنَا الْبَحْرُ۔ اگر آپ حکم فرمائیے کہ ہم بحرِ ہردوں کو سمندر میں گھسیڑیں (تو گھسیڑیں)

رینگے گو ہم نے ابتدا میں جب آپ سے بیعت کی تھی

یہ شرط لگائی تھی کہ مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن آئیگا تو

اُس سے لڑیں گے مگر جب ہم آپ پر ایمان لائے

آپ کو اللہ کا پیغمبر سمجھا تو اب جو ہم آپ دیں گے ہم

بسرور چشم اُس پر عمل کریں گے۔

مَخَاصِنُ۔ وہ پانی جس میں سور اور پیل گذر سکیں۔

مَخَاصِنُ۔ درد زہ۔

مَخْبِضٌ۔ مسکے یا رہی جسکو لہن جابض ہی کہتے ہیں

خَوْصٌ۔ بہت کھسنے والا۔

يَخْوِصُ الرَّجُلَ بِجَلِيدِ السَّاءِ خَوْصًا أَدْمَى

اپنے دونوں پاؤں پانی میں ڈبو کر چلے۔

خَضَمَتُ الْعَمَّاتِ۔ میں جنگوں میں شریک ہوا۔

خَوْفٌ۔ يَخِيفُ يَا مَخَافَةَ يَا خَيْفَةً۔ ڈرانا، امید رکھنا۔

تَخْوِيفٌ۔ ڈرانا جیسے اخافٌ۔

يَعْبَهُ السَّاءُ صَهْبِيٌّ نُوْلُو يَخْفُ اللَّهُ لِيُتَعَبَهُ

صہیب کیا اچھا آدمی ہے اگر اُسکو اللہ کے عذاب کا

ڈر نہ ہو جب بھی وہ گناہ نہیں کریگا کہ ابیہ اللہ کا ڈر

ہے وہ پروردگار کی اطاعت اور عبادت اُسکی محبت

کیو بہت کرتے ہیں نصرت اُس کے عذاب ڈر کر

کو ڈر ان کو بھی پڑتا ہے، بعضوں نے کہا مطلب یہ

ہے کہ بالفرض اگر صہیب کو عذاب کا ڈر نہ پڑتا تب

بھی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرتا تو جب اُس کو ڈر پڑ

تو کبیر پھر نافرمانی کرے گا۔

أَخْبِقُوا لَوْلَا هُوَ أَمَّ قَبْلَ أَنْ يُخْبِقُوا

کبیروں کو ڈراتے رہو (جہاں نکلیں ان کو ڈرانا رہا)

اس سے پہلے کردہ تم کو ڈرائیں۔

يُخَوِّفُ بَيْنَايَةَ آدَةَ - اللہ تعالیٰ سورج گھن گھو
 (جو اس کے قدرت کی نشانی ہے) اپنے بند و نیکو
 ڈراتا ہے (کیونکہ وہ قیامت کو یاد دلاتا ہے قیامت
 کے قریب بھی اسی طرح سورج تاریک ہو جائیگا
 کرمانی نے جو کہا کہ اس حدیث سے اہل ہیئات
 کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سورج گھن اور چاند گھن دونوں
 عادی امر ہیں جو اپنے معین اوقات پر ہوتے ہیں،
 یہ تقریر صحیح نہیں ہے اہل ہیئات کا کہنا صحیح ہے اور
 تجربہ اور مشاہدے سے یہ امر ثابت ہے کہ کسوت اور
 خسوف کے اوقات معین ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا
 ہے کہ فلان ملک میں اتنا گھن لگیگا فلاں ملک
 میں اتنا، حدیث سے اہل ہیئات کا رد مقصود نہیں
 ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا اس میں کیا شک
 ہے کسوت اور خسوف اُسکے قدرت کی بڑی
 نشانیاں ہیں دوسرے قیامت کو یاد دلاتی ہیں۔
 اخَاثُ اَنْ يَكُوْنَ اِنْتَا اَمْسُكُ عَلٰى نَفْسِيْهِ۔
 میں ڈرتا ہوں شاید اُس نے یہ شکار اپنے کھانے
 کے لئے پکڑا اور نہ ہمارے کھانے کیلئے اور اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے فَكَلِمَا مَّا مَسْكُنْ عَلَيْكُمْ وَهَ جَانُورٌ كَمَا ذُو تَبَارُكُ
 لَمْ يَكْرِهْ)۔

غَيْرُ الدَّ جَالِ اَخْوَفِيْ عَلَيَّكُمْ - اکثر روایتوں میں
 ایسا ہے اور بعضی روایتوں میں محذوف نون پر یہ
 نون وقایہ کا ہے جو فعل کے بعد آتا ہے لیکن فعل
 التفصیل کے بعد بھی مشابہت فعل کی وجہ سے آئے
 بعضوں نے کہا اصل میں اخوف لی محالام کو
 نون سے بدل دیا، معنی یہ ہے کہ رجال سے زیادہ
 مجھ کو دوسری باتوں کا تم پر ڈر ہے۔

اَخْوَفٌ وَاَخَاثُ عَلٰى اُمَّتِيْ اَلْاِيْمَةُ الْمُضْمَلُوْنَ۔

سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر
 ہے وہ گمراہ کفریہ والے ماکوں (بازو شاہوں اور
 رئیسوں کا جو بددین ہوں ان کی وجہ سے ہزاروں
 لاکھوں آدمی بددین ہو جائیں گے، بعضوں نے
 نے کہا اللہ سے پیشوایان دین یعنی علما اور مشائخ
 مراد ہیں حقیقت میں یہ دونوں فرتے بڑے خوفناک
 ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے مولوی
 مشائخ اپنے علم اور تقدس کی روٹیاں کھانے
 لگے ہیں اور اپنے ساتھ حسن عقیدت قائم رکھنے
 کے لئے اور مریدوں کا اعتقاد بڑھانے کے لئے
 ہزاروں طرح کے مکر اور فریب کرتے ہیں خلافت
 شرع باتوں پر مریدوں اور معتقدوں کی خاطر
 سکوت کرتے ہیں، جانتے ہیں اگر ان کو منع کر دیا
 تو وہ ہم سے پھر جائیں گے پھر یہ ترنوالے کہاں سے
 ہاتھ آئیں گے، لعنت خدا کی ایسی مولویت اور
 مشائخت پر، آنحضرت کو اسی بلا کا بڑا ڈر تھا
 جو اب عام ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ان مولیوں اور
 مشائخوں کو اپنا ڈر عنایت کرے اور نیک آفتخ
 دے روٹی کھانے کے لئے دنیا کے ذرائع کیا کم
 ہیں اور ہماری شریعت کے اگلے پیشوا سب ایک
 ایک پیشہ اور حرفت اور زراعت اور تجارت
 کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے اور خالصتاً اللہ
 عامہ خلالت کو بلا خوف و خطر اور بلا لحاظ و پاس
 دنیا داران نصیحت کیا کرتے ان کو نہ کسی دنیا دار
 کی خفا سے غرض تھی نہ خوشی سے)۔

مَنْ نَخَّأَ اِلٰى اَخِيْبِهِ نَخَّأَ اِلٰى يَجِيْدُ - جو شخص کسی
 مسلمان کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے۔

لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَاثُ اَحَدٌ فِي شَرِّهِ
 نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا اس

حال میں کہ میرے ساتھ اور کوئی ڈرا یا نہیں
جاتا تھا کیونکہ اور کوئی مسلمان اور زیر اثر یک حال نہ تھا
مَّا أَخْوَفُ مَا أَخَفْتُ - سب چیزوں میں جن میں
ڈرتا ہوں زیادہ ڈر کی کیا چیز ہے (پھر اپنے اپنی
زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ چیز ہے حقیقت میں زبان ہی
تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ ہے۔)

مَثَلُ النُّورِ مِثْلُ كَمَثَلِ خَافَةِ الزُّمَامِ - سون
کی مثال کھیت کے بال کی طرح ہے، مشہور روایت
خَانَةُ الزُّرَّاجِ، اُسکا ذکر آئیگا۔

فَيَقْوُونَ خِفَتِ النَّاسِ - پھر وہ کہے یں لوگوں کو
ڈرا، فتی نے اس حدیث غیر الدجالہ اخو فتی سیکم
کی تحت میں کہا کہ مراد خراج اور ظالمین کے فتور
ہیں اور ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں ایک منتر
کذاب کا فتنہ پھیلا ہے جس کے فتنے کو ہر ایک
آدمی جو دین سے جدا واقفیت رکھتا ہو برا سمجھتا
جھلا عقلاً اور دینداروں کا بکلیا ذکر شیخ کی مراد اس
فتنہ سے ہمدی لوگوں کا فتنہ تھا جو سید محمد جو پوری
کو ہمدی برحق سمجھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمدی آمد
رفت آخری اسی قوم کے لوگوں نے شیخ کو اور دین
اور ساری پرز کے درمیان شہید کیا۔

میں :- کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں بھی انہی
لوگوں نے مولوی محمد زماں خاں صاحب کو جو ایک
عالم مشرق سے سنت دیندار تھے حیدرآباد میں خاص
مسجد میں بحالت تلامذت قرآن شہید کیا اور یہ اس
دہرے کے مولوی صاحب موصوف نے ایک کتاب
موسومہ :- یہ ہمدیہ ان کے روز میں تالیف کی تھی
اور ہمارے ہی زمانہ میں ایک شخص نمود ہوا جو اپنے
تئیں سید کہتا تھا اُس نے کیا فتنہ نکالا کہ سدا اللہ
ہزاروں مسلمانوں کو ملحد میدان بنا دیا تو یا تو اسلہ

اور باطنیہ کے احاد کو از سر نو تازہ کیا اور ایک شخص
نمود ہوا ہے جو اب تک زندہ ہے وہ علامہ دعویٰ مہدی
کے سیمیت اور نبوت اور وحی سب باتوں کا مدعی ہے
اور بہت سے نادان اور کم علم لوگ اُس کے دام
مگر اور فریب میں پھنس گئے ہیں یا اللہ تو سچے مسلمانوں
کو ان سب فتنوں سے محفوظ رکھ بجاہ نیتیک صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خَوَقٌ - جملہ، بالا۔

خَوَقٌ - کشادگی۔

خَوَقَاءُ - احمق عورتوں لوگ کہتے ہیں خَوَقِ
الزَّجَلِ الْمَسَاوِيءِ - جب اس طرح اُس سے
جماع کرے کہ ذکر کے حرکت کی آواز نکلتے۔

الْخَوَقِ بَاقٍ - فرج میں ذکر کے حرکت کی آواز۔
خَوَقِ بَاقٍ - فرج۔

أَخْوَقٌ - کلنا، خارشتی۔

صَفَاةُ خَوَقَاءُ - وسیع میدان۔

أَمَا تَسْتَطِيعُ إِحْدَاكُمُ أَنْ تَأْخُذَ خَوَقًا مِّنْ
فَضْبَةٍ فَتَطْلُبِيهِ بِزَعْفَرَانٍ - کیا تم میں سے کوئی
عورت اتنا بھی نہیں کر سکتی کہ چاندی کا ایک چمچ
لے اُس پر زعفران لٹھیرے۔

خَوَلٌ يَأْخِيَالٌ - انتظام کرنا، بند دست اور نگہداشت کرنا۔
خَوْلَةٌ - ہرنی۔

خَوَالٌ - ماموں، اُس کی جمع أَخْوَالٌ اور أَخْوَالَةٌ اور
خَوْلٌ اور خَوْلَةٌ ہے، عرب لوگ کہتے ہیں
أَنَا خَوَالٌ هَذَا النَّهْرِ - میں اس گھوڑے کا مالک ہوں
خَالَةٌ - ماں کی بہن۔

خَائِلٌ - نگہبان۔

هُوَ أَخْوَالُكُمْ وَخَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَهُ
أَيْدِيكُمْ - وہ تمہارے بھائی (تمہاری طرح آدمی

کی اولاد اور تمہارے تابعدار بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے
ان کو تمہارا زبردست بنایا (ورنہ اور تم برابر ہو
آرم علیہ السلام کی اولادوں)۔

خون۔ خاٹوں کی جمع ہے، یہ خونیل سے نکلتا ہے،
معنی تملیک یا رعایت۔

بخاری بخاری خونگور۔ تمہارے غلام لونڈی بزرگ
چاکو تمہارے بھائی ہیں، خونگور کہتا ہے، بخاری
اخرا نکم خبر مقدم ہے مطلب یہ ہے کہ ان پر شفقت
اور رحم کر ان سے خوش خلقی سے پیش آؤ، اسی
حدیث میں یہ ہے ترجمہ کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ اور
جو تم پہنودہ ان کو پہنوادو، اب اختلاف ہوا میں
کہ یہ حکم استجابا ہے یا وجوبا۔

گان۔ عباد اللہ خولاء۔ اللہ کے بندے غلام اور
تابعدار ہر جائیں گے (یعنی بنی امیہ خلق اللہ سے
بطور غلاموں کے سلوک کریں گے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَّخِذُ لِنَابِ الْمَوْتِ عِظَةً۔ آنحضرت ص
نصیحت کر کے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے
تھے (تاکہ ہم خراب نہ ہونے پائیں) بعضوں نے کہا
صحیح یتَّخِذُ لِنَابِ عِظَةً حِطْلِي سے یعنی ہماری
خوشی اور نشاط کا حال دیکھ کر ہم کو نصیحت کرتے
مطلب یہ ہے کہ نصیحت میں اتنا طول نہ فرماتے

کہ ہم اکتا جائیں، اصمعی نے یتَّخِذُ لِنَابِ عِظَةً
کیا ہے یعنی ہمارا خیال بہتے ہماری نگہبانی کرتے۔
وَعَلَىٰ خَوْلَانِيَّةٍ يَخْوَلِيَّةٍ۔ اپنے شترخانہ کے داروغہ کو

بلا یا، محیط میں ہے کہ خوئی مال کا محافظ یا باغوں
کا داروغہ، عرب لوگ کہتے ہیں هُمَا بِنَا خَوْلَانِيَّةٍ
وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں اور یوں نہیں کہتے
هُمَا بِنَا عَمَّةٍ کیونکہ پھر بھی کے بیٹے کا تو ماموں اور

بھائی ہوتا ہے نہ پھر بھی زاد۔

مُخَوَّلٌ اور مُخَوَّلَةٌ۔ جس کے ماموں شریف اور
نیک ہوں جیسے خَالٌ اس طرح تم جسکے چچا شریف
اور نیک ہوں۔ مُسَمٌّ مُخَوَّلٌ جس کے چچا اور ماموں
دونوں شریف اور نیک ہوں۔

مُخَوَّلٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

لَا تَتَّخِذُوا عِلْيَانَ۔ ہم تمہارے اور غرور نہیں
کرنے کے (بلکہ تمہاری اطاعت کریں گے، یہ
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، یہ خَالٌ
مُخَوَّلٌ اور اِبْنُ خَالٍ یعنی سب سے ہے یعنی سب کو یاد
تجبر کرتا ہے۔

هُوَ ذُو مَخْوَلَةٍ وَهِيَ كَمَنْدِي بِرِيعِي مَغْرُورًا مَشْكُورًا۔
اِدْمٌ مَخْوَلٌ لِنَتَا۔ جو تو نے ہم کو عطا فرمایا ہے
یا جس چیز کا تو نے ہم کو مالک بنایا ہے وہ ہمیشہ ہمارا
پاس قائم رکھ (یعنی دیکر پھر چھین نہ لے)۔

وَلَكِنَّ اللَّهَ خَوْلَانٌ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ۔ اصل
میں سب آدمی آزاد ہیں) لیکن اللہ نے ایک کو
دوسرے کا مملوک بنایا۔

اِتَّقُوا اللَّهَ فِي مَا خَوْلَاكُمْ۔ اللہ سے ڈرتے رہو،
لونڈی غلام اور مقامرہ میں جنکا مالک اللہ نے بنا دیا
خَوْلَانٌ۔ ایک قبیلہ ہے بنی میں۔

خَوْلَانٌ۔ زمین کا ناموافق ہونا۔

خَاوِمٌ۔ ح ہے خاتمہ کی، اصل میں خود مہر تھا
یعنی نوزلی یا خراب بد ہوا زمین یا پودھا مرنے والا جس
میں پہلے اکتا ہے، یا تر و تازہ درخت، محیط میں ہر
خام گچے کو بھی کہتے ہیں اور نرے پانی کو اور اس
لکڑی اور پتھر کو جو تراشے نہ گئے ہوں۔

بِمَثَلِ الْمُؤْمِنِينَ مِثْلَ الْخَامَةِ مِنَ الزُّمَارِ۔
مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نیلہ دھات جو کھیت
میں اکتا ہو (وہ جو اسے جھک جاتا ہے پھر سیدھا

ارہاتا ہے، انہی اور مایست کی ذہر سے تو مٹانیں
اسی طرح مومن پر بھی آفتیں آتی ہیں لیکن وہ سبر
کرتا ہے اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید نہیں
توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور پھر خوش
و خورم ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے۔

مَسْجِدُ الْخَوَامِیْنِ - مدینہ کے اطراف میں
ایک مسجد ہے۔

خام - وہ چمڑا جو دباغت نہ کیا گیا ہو۔

خَوْنٌ - یا خِیَانَةٌ یا خَانَةٌ یا خَانَةٌ - خیانت کرنا عہد
شکنی کرنا، ضعف اور ناتوانی۔

تَخْوِیْنٌ - خائن بنانا۔

تَخْوُنٌ - کم کرنا۔

اِخْتِیَانٌ - خیانت کرنا۔

خَانَ - دوکان، اسرائے، مسافر خانہ، اُس کی جمع
خانات، خان بادشاہ جو بھی کہتے ہیں۔

مَا كَانَ لِیَنْبِیَّیْ اَنْ تَكُوْنَ لَهَا خَائِنَةٌ اِلَّا عَنِیْ
بینبر کی یہ شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارو (یعنی
دل میں کچھ رکھے اور ظاہر میں کچھ کرے) جب آدمی
نے زبان روک لی اور آنکھ سے اشارہ کیا تو یہی
خیانت ہوتی۔

رَاٰتُهُ رَدًّا مَّشْهَادًا الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةُ الْمَخْتَرَةُ
نے خائن چور مرد اور خائنے چور عورت کی گراہی منظور
نہیں کی (یہاں خیانت اور چوری سے صرف یہی
مراد نہیں ہے کہ لوگوں کی امانت میں اُس (خیانت
کی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرانس اگر وہ بجا نہ لایا ہو تب
بھی وہ خائن ہے چنانچہ دین کے احکام کو بھی اللہ
نے امانت فرمایا انا عرضنا الامانة علی السموات و
الارض وادرا ان کے بجا نہ لانے کو خیانت قرار دیا
جیسے فرمایا لا تخونوا اللہ و الرسول و تخونوا انفسکم۔

لَمْ يَكُنْ اَنْ يَخْرُجُوا مِنْ اَهْلِهِمْ لِيَنْتَفِلُّوا
يَتَخَوَّنُوهُمْ - آنحضرت ص نے رات کو اپنے گھر
میں آنے سے اور اپنے گھر والوں کی چوریاں تلکے
سے منع فرمایا، اصل میں خوں کا معنی کم ہو ناگھٹنا
گویا اپنی جہد و کھٹاؤ چاہتا ہے۔

مَخَانَةٌ اَنْ يَخْرُجُوهُمْ - اس ڈر سے کہیں اُن
کو خائن نہ بنائے۔

يَخْرُجُونَ وَاَنْ يُوْتُوهُمْ - خیانت کر کے کوئی
اُن پر سبب دہ نہ کریگا۔

قُرْبٌ اِلَيْهِمْ خَوَانٌ يَخْوَانُ - آپ کے سامنے
دستر خوان رکھا گیا، یہاں خوان سے مراد دسترخوان
ہے، اصل میں خوان اُس چوکی یا میز کو کہتے ہیں
جس پر کھانا رکھ کر مالدار اور عیش پسند لوگ کھانا
میں تاکر کھانے میں جھگڑنا پڑے۔

مَا اَكَلَ عَلٰی خُوَانٍ قَطًّا - آنحضرت ص نے چوکی
یا میز پر کبھی نہیں کھایا، ثعالبی نے کہا اگر چوکی یا میز
پر کھانا رکھا ہو تب اُس کو ماندہ کہیں گے اگر کھانا
رکھا ہو تو اُس کو خوان کہیں گے، بعضوں نے کہا
جب کھانا اُس پر رکھا ہو تب خوان کہیں گے اور
ماندہ عام ہے اگر دسترخوان پر بھی کھانا رکھا جائے
اُس کو بھی کہیں گے۔

فَاِذَا اَنَا بِاَخَادِیْنِ عَلَیْہِمَا رُحْمٌ مِّنْ مِّنِّیْ
میں نے چند خوان دیکھے اُن پر بدبودار گوشت
رکھے ہوئے تھے۔

لَمْ تَخْرُجْ اِلَّا اِلَیَّیْ - اُس کو درود نہ بخنے و
سراخوں نے ڈبلا نہیں کیا یعنی باوجود کہ بیت درود
دیجی ہے لیکن مرنی تازی ہے۔

يَتَحَدَّثُونَ خَانَةً وَّمَلَاذِقًا وَّيُعَابٌ
قَائِلُهُمْ وَاِنْ لَمْ يَشْعَبْ - خیانت کرنا

ایک کی ایک آڑ میں رہ کر باتیں کرتے ہیں ان میں بات کرنے والے پر عیب لگایا جاتا ہے گو وہ کہہ نہ سکا نہ کرے۔

لَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ جو شخص تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر بلکہ برائی کے بدل نیکی کر یہ حسن خلق کی تعلیم ہے علماء نے کہا ہے یہ حکم استجابا ہے اور اگر کسی شخص نے اس کا حق یا مال ظلم سے دبا لیا ہو اور ظالم کے ذریعہ سے بوجہ نہ ہونے شہادت یا ثبوت کے چارہ جوئی ممکن نہ ہو مظلوم کو یہ درست ہے کہ اپنے حق یا مال کے موافق ظالم کا حق یا مال دبا لے اگر اس پر قدرت پائے مگر افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے اور خیانت کا بدلہ امانت داری سے کرے۔ لَوْ تَخُنْ اُمَّنِي۔ اگر حضرت جو حضرت آدم کو خیانت نہ کرتیں اور شیطان کے اغوا سے ان کو منوع درخت کھانے کی ترغیب نہ دیتیں تو کوئی عورت خیانت نہ کرتی (انہی کی رگ نے ہر عورت میں خیا کا بارہ پیدا کر دیا)۔

حَتَّىٰ اَنْ اَهْلَ الْاَخْوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا اِيَّامُنَا مِنْ وَهْدَانَا اِيَّاكَ كَافِرًا۔ ایک خزان پر کھانے کے لئے لوگ جمع ہوں گے تو وہ زمینی داہنے الارض جو قیامت کے قریب نکلے گا کہہ دیکھا یہ مومن ہے یہ کافر ہے، ایک روایت میں اَهْلَى الْاَخْوَانِ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

وَ اَخُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے (جو ضد ہے امانت کی) اِذَا عَزَّيْنَا خَانَ۔ جب اس کے پاس امانت رکھائیں تو وہ خیانت کرے۔

خَوَّانٌ۔ شیرادر بہت خیانت کرنے والا از بروج الاول کا مہینہ جیسے خَوَّانٌ۔

خَوَّانٌ: بھائی پناہ، یہ ایک لغت ہے اَخْوَانٌ میں اس کے ذکر کا یہاں موقع نہ تھا، مگر صرف صاحب مجمع اور نہایت کی متابعت کے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا صاحب نہایت نے کہا ہم نے صرف لفظ کے لحاظ سے اس باب میں ذکر کر دیا اور نہ یہاں اس کے ذکر کا موقع نہ تھا۔

فَاخَذَ اَبَا جَهْلٍ خَوْفًا فَلَا يَنْطَلِقُ۔ ابو جہل سے ہر گویا کچھ بول نہ سکا۔

خَوْفِي۔ خالی ہر نام، بہت بھرا کا ہونا۔

خَوَّاءٌ اور خَوَّائِكُمْ اور خَوَّيٌّ اور خَوَّيٌّ۔ سب کا معنی خالی ہونا۔

تَخَوَّنِي۔ سجدے میں پیٹ کا زمین سے جدا کرنا اسی طرح بازوؤں کا پسلیوں سے۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ خَوْفِي۔ آنحضرت جب سجدہ کرتے تو خورہ کرتے (پیٹ کو زمین سے جدا رکھتے اور پچاس کھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ۔

اِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيَخَوْ وَ اِذَا سَجَدَ مِنَ النِّسَاءِ فَتَخَوَّنِي۔ جب مرد سجدے کرے تو خورہ کرے اور عورت سجدہ کرے تو سمٹ جاؤ یعنی پیٹ زمین سے لگا دے اور ہاتھ پسلیوں پر ملا دے، بعضوں نے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور عورت مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیا۔

خَوْفِي بَيْنَ يَدَيْهِ۔ اپنے ہاتھ زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا رکھے۔

تَسْبَعُ كَخَوَّائَةِ الطَّائِرِ۔ میں پرندے کی پھر پھر اہٹ کی سی آواز سنی۔

فَاِذَا هُوَ يَدِي اِخْوَانِيَةَ عَلِيٍّ عُرْوِثِيًّا۔ یکایک وہ ایسے مردوں میں پہنچے جن کے چہمت

گے ہوئے یہ عتری انبیت سے نکلا ہے یعنی کھر خالی
پڑ گیا یا گر گیا۔

نَحْنُ خَاوِدُونَ۔ کچھ کے درخت جڑ سے اکھڑ پڑ کر
گانِ عَنِ يَتَخَوِي كَمَا يَتَخَوِي الْبَعِيرُ الْقَامِرُ
عِنْدَ بَرِّو كَمَا۔ حضرت عائشہ سے میں تحریر کرتے
جیسے دلاؤٹ بیٹھے رقت کرتا ہے یعنی پیٹ کر
زمین سے جدا ہر کہنیوں کو زمین سے اٹھا ہزار کتے
شیر کی طرح زمین پر کچھا نہیں دیتے
مِنْ لَوْ تَمَّتْ خَيْبَةُ۔ خولدار مرنی کا بنا ہوا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَيْبَةٌ۔ محرومی، نقصان، محتاجی، ناشکری، ناامیدی ناموں کی
فَخَيْبَةٌ۔ ناامید کرنا، نامراد کرنا، جیسے اِخَابٌ ہے۔
مَنْ فَا تَرَكْتُمْ بَيْكُمُ فَقَدْ فَا تَرَكْتُمْ بِالْقَدْحِ الْاِخْيَابِ۔ جو شخص
تم پر فتح پائے اُس نے جبرے میں وہ پانسہ پایا جس
میں کچھ نہیں ملتا، جوئے کے تین پانسے میں سبج اور
سبج اور دغ۔

خَيْبَةُ لَكَ۔ خدا کرے تو نامراد ہوا اور مقصود کو نہ پھی
يَا خَيْبَةَ النَّهْمِ۔ ارے زمانہ کی خرابی، عرب لَوْ لَنْ
کا قاعہ تھا کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آئی یا سفر
یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور
زمانہ کو برا کہتے، انحضرت نے اس سے منع فرمایا۔
اس لئے کہ زمانہ کا خالق اللہ مالک اور پیمبر ابوالا
اللہ ہے سب کام اُس کے حکم اور ارادے سے ہوتے
ہیں زمانہ کچھ نہیں کر سکتا۔

خَيْبَةٌ وَخَيْرٌ۔ تو جب نامراد ہوا اور لوٹے میں
پڑ گیا اس لئے کہ جس کو تو نے پیغمبر سمجھا تھا وہ ظالم
اور خائن نکلا اور ظالم اور خائن چاہے پیغمبر نہیں ہو سکتا تو
اُسکا تابعدار تباہ اور برباد ہوا، بعضوں نے

خَيْبَةٌ وَخَيْرٌ بتائے مسکرم روایت کیا ہے
جب میں نے پیغمبر پر کرم عدل و انصاف کو چھوڑ دیا
اور ظلم و خیانت اپنا شیوہ کیا تو میں تباہ ہوا، اب
پیغمبر ہی کہاں سے باقی رہے گی۔

خَيْبَةٌ تَلَا۔ تم نے ہم کو تباہی اور نقصان میں ڈال دیا
منبرِ درخت میں سے کھاتے نہ ہم بہشت سے
نکالے جاتے ان آفتوں میں کیوں گرفتار ہوتے۔
خَيْرٌ۔ اچھا ہونا، نیک ہونا، نیکی اور بھلائی تو خیر ضد ہر شر کی
خَيْرٌ۔ تو اچھا ہوا۔

خَاوِدٌ اَوْ خَيْرٌ۔ نیک اور اچھا۔
خَاوِدٌ لَكَ۔ اللہ نے جو تیرے لئے بہتر تھا وہ
تجھ کو دیا۔

خَيْرَةٌ۔ بہ سکون یا اطمینان مصدر ہے یعنی بھلائی
اور نیکی اور خَيْرَةٌ بہ فتح یا بمعنی اختیار۔
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَةٌ اللَّهُ مِنْ
خَلْقِهِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھے بند
میں اُس کے مخلوقات میں سے یا اللہ کے چنے ہوئے
برگزیدہ بندے ہیں۔

يَا خَيْرَةَ النَّهْمِ۔ ارے زمانہ کی خرابی، عرب لَوْ لَنْ
کا قاعہ تھا کہ جب اُن پر کوئی مصیبت آئی یا سفر
یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور
زمانہ کو برا کہتے، انحضرت نے اس سے منع فرمایا۔
اس لئے کہ زمانہ کا خالق اللہ مالک اور پیمبر ابوالا
اللہ ہے سب کام اُس کے حکم اور ارادے سے ہوتے
ہیں زمانہ کچھ نہیں کر سکتا۔

مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اَدَمَ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ وَرَمِنَ
شَعَارَةً بِهٖ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ۔ آدمی کی
نیک نعتی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے
اور نیت ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے
اللّٰهُ اِنِّي اسْتِخَيْرُكَ بَعْدَكَ۔ یا اللہ میں تجھ کو
اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں کیونکہ تو ہر کام کا انجام
جانتا ہے (یہ استخارہ کی دعا اخیر تک حسن حصین میں

استغفر اللہ اللشکرین مشرکوں کے باب میں ہے۔ منافقوں کے باب میں، بعضوں نے کہا یہ آیت اُس وقت تک نہیں اتری تھی۔

تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ تَحْلِيهِ - اُدنٹ اُس حال میں آئیں گے جیسے پوری طاقت اور فزہی اور صحت کے ساتھ دنیا میں تھے۔

عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ - اچھے حال پر جس طرح دنیا میں تھے (خوب آباد اور مہرہ دار)۔

فَيَخْرُجُ رَجُلٌ خَيْرٌ النَّاسِ - ایک شخص نکلیگا جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا، بعضوں نے کہا یہ حضور ہوں گے اَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ - کیا اچھی چیز (ماں دردت) سے برائی پیدا ہوگی (جو نہ ماں کو اللہ تعالیٰ نے خیر فرمایا ہے جیسے اس آیت میں) واند لیب الخیر لشدید اور حدیث میں اُس کو برکات الارض فرمایا اور اس لَوَانٌ كَتَجِبَ هُوَ اَكْبَرُ شَرِّ بَرَانِي كَبُورٌ يَدَا بَرَانِي۔

خَيْرٌ نِسَاءِ هَامِرُونَ وَ خَيْرٌ نِسَاءِ هَاخِدٌ بَنِي سَارِ عورتوں میں بہتر حضرت مریم (یعنی بنی اسرائیل کی عورتوں میں) اور ساری عورتوں میں بہتر حضرت فدیجہ (یعنی ساری عورتوں میں)۔

الشَّجَنَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا - اُس وقت ایک سجدہ ساری دنیا کا مال خرچ کرنے سے بہتر ہوگا (کیونکہ یہ قیامت کے قرب بکا کر ہے جب مال دولت کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اُسکا خواہاں نہ رہے گا)۔

عَلَى خَيْرِ خَدَقَةٍ - بہترین گروہ پر مراد حضرت علی کا گروہ ہے، ایک روایت میں عَلَى خَيْرِ خَدَقَةٍ ہے یعنی لوگوں میں پھوٹ پڑنے کے وقت۔

يَتَوْلَوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِي الْبُرْيَةِ - خلق اللہ جو کلام پڑھتے ہیں اُس میں جو بہتر ہے (یعنی قرآن) اُسکو پڑھیں گے ایک روایت میں مِنْ قَوْلِي خَيْرِ الْبُرْيَةِ ہے، یعنی

منقول ہے اور اپنی سنت کے نزدیک ہی ایک استخارہ کا طریق ہے جو کتاب نہ کہ میں بیان کیا ہوا میرے کے نزدیک اور طریق بھی میں جیسے سچ کا استخارہ یا ذات الرتاع، مجمع البحرین میں ہے کہ ہر کام کے عزم کر وقت بار بار یہ کلمہ زبان سے کہے اللہ انی استخیرک خیرة فی عافیة پھر اُس کے بعد مشورہ کرے جو اُس کے حق میں بہتر ہوگا وہی مشورہ میں دیا گیا (جیسا کہ اس نے کہا استخیرک بملک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے علم کی مدد لیتا ہوں۔

خَيْرِي وَ خَيْرِي - میرا کام بھلا کر دے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لئے اختیار کر۔

خَيْرُ النَّاسِ خَيْرٌ هُوَ لِنَفْسِهِ - جو شخص اچھا ہے (لوگوں سے بھلائی کرتا ہے) وہ اپنے ساتھ اچھائی کرتا ہے کیونکہ جب لوگوں سے بھلائی کرے گا تو لوگ بھی اُس کے ساتھ بھلائی کریں گے۔

خَيْرٌ كُو خَيْرٌ كُو رَا حِلِيَا - تم میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھردلوں کے لئے اچھا ہو (مثل شہر ہر اول خویش بعدہ درویش جو اپنے گھردلوں سے اچھا سلوک نہ کرے گا وہ باہر والوں سے کیا سلوک کریگا)۔

رَا آيَةُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَلَؤَا مَا مِثْلُ الْخَيْرِ وَ الشَّرِّ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا تو بہشت کے برابر کوئی اچھی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ کے برابر کوئی بری چیز میں نے نہیں دیکھی۔

يَكْفِي مَنْ هُوَ اَزْنِي شَعْرًا مِثْلَكَ اَوْ خَيْرًا مِثْلَكَ اتا پانی اُن کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بال بہتر تھے یا تم سے بہتر تھے۔

اَنَا بَيْنَ خَيْرَيْنِ - مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے (منافقوں کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا یا نہ کرنے کا) اب یہ آیت ماکان للنبي والد

حدیث بیان کریں گے
 فَإِذَا أَخَذُوا مَا جَاءَهُمُ اللَّهُ مِنْ الْخَيْرِ - توشیر کی تعبیر جس
 کو میں نے خواب میں دیکھا وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے
 عنایت فرمائی یعنی غزوة بدر ثانی میں جب مسلمانوں کو یہ
 لہکر ڈرایا گیا تھا کہ تم سے لڑنے کے لئے ایک فوج کثیر جمع
 ہوئی ہے انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اللہ
 نے اُن کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

وَاللَّهُ خَيْرٌ اللَّهُ كَالثَّوَابِ، اُس کی راہ میں مارا جانا
 دنیا کی زندگی اور دنیا کے مال متاع سے بہتر ہے۔
 فِي دَعْوَى يَغْلَى بِبَقِيَّةِ خَيْرٍ - حذیفہ کو ہمیشہ یہ روح رجا کہ
 اُن کے باپ کو مسلمانوں نے مار ڈالا یا وہ اپنی باپ کے
 قاتل کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے۔

شَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَأْتِي بِهِمْ مُقْتَلًا أَوْ السَّلَامِ -
 بہت اچھے وہ لوگ ہیں جو زخمیوں میں باندھ کر انکو
 لے کر آئیں گے یعنی دارالاسلام میں قید ہو کر آئیں گے
 پھر اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرما یگا تو ان کے حق
 میں اُن کے گرفتار کرنے والے ایک نعمت عظمیٰ ہوں گے
 کس لئے کہ اگر وہ اُن کو گرفتار کر کے دارالاسلام میں
 نہ لاتے تو ان کو اسلام کی نعمت نہ ملتی۔

خَيْرٌ كُمْ مَنْ تَعَلَّقَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ - تم میں بہتر وہ
 شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُكُمْ نِسَاءً - اس امت میں
 سب سے بہتر وہ ہے جس کی بیویاں بہت ہوں تو آنحضرت
 ساری امت سے بہتر تھے اُس لئے کہ آپ کی بیویاں
 ایک وقت میں تھیں اور امت میں کسی کو ایک وقت
 میں چار بیویوں سے زیادہ نہیں ہو سکتیں، اب یہ اعتراض
 نہ ہو گا کہ جو صحابہ زیادہ بیویاں رکھتے تھے وہ حضرت
 صدیق وغیرہ سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ مقصود وعد
 کا یہ ہے کہ جب دوسری فضیلتوں میں برابر ہوں تو ایک

میں
 آیت
 اُس
 کا اند
 بیانی
 سب
 کے
 (ت
 خیر
 ندید
 اس
 کی
 سے اس
 کی
 میں
 سب
 سے
 کا
 لوگوں
 کا
 میں
 کے

وہ فضیلت محض از دلج بھی ہوگی اور یہ اعتراض بھی نہ
 ہو گا کہ نفاق سے عباسیہ اور دوسرے بادشاہان ہند
 اور دکن نے سرسودد و سرخوا عین از بیبیاں رکھیں
 میں تو وہ سب افضل ہو گے کیونکہ لوہندوں کا حکم بیبوں
 کا سا نہیں ہو سکتا اور بیبیاں چار سے زائد درست
 نہیں ہو سکتیں پس جن بادشاہوں نے سو سو یا دو دو
 بیبیاں رکھی ہیں وہ درحقیقت زنا اور حرام کرتے ہیں اُنکو
 لئے فضیلت کہاں ہو آئی وہ تو حرام کار اور بدکار اور ناجر ہیں
 خَيْرٌ مِنْ شَأْنَيْنِ - دو بچیوں سے بہتر ہے کیونکہ قربانی
 میں گوشت کی عمدگی مطلوب ہے نہ گوشت کی کثرت،
 البتہ آزاد کرنے میں دو مردوں کا آزاد کرنا ایک برے
 کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّنْ شَادِرٌ - یہ ذکر تمہارے لئے ایک خدا
 سے بہتر ہے (کیونکہ خادم کے وجود سے مخدوم میں کوئی
 قوت یا فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس ذکر سرگرم
 میں خود قوت پیدا ہوگی اور ثواب آخرت علاوہ)۔

لَا يَسْتَعِينُ إِلَّا أَخِي خَيْرٌ مِنْ يَدَيْهِ بِنِي مَمْنِي - یوں نہ کہے میں
 یونس سے بہتر ہوں (یعنی اپنے مثل میں یا مجھ کو نہ بہتر
 سے افضل نہ کہے اور سری صورت کی توجیہ یوں کی ہو
 کہ شاید اُس وقت تک آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہو گا کہ آپ
 سب سے بہتر ہیں اور اس وقت تک آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہو گا کہ آپ
 حضرت یونس پر اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ انکی تحقیر
 یا اہانت نیک کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کفر ہے)۔

مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يَدَيْهِ فَقَدْ كَذَّبَ - جس نے
 یہ کہا میں یونس سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے کیونکہ پیغمبر
 کو کیسا ہی بڑے درجہ کا ولی اور عالم اور نیک پیغمبر
 کے درجہ کو نہیں پہنچتا، اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ نبوت
 کا درجہ دلالت کرے کہ اس حدیث کا اس پر اتفاق ہو۔
 لَا يَخْفَى ذُنُوبِي عَلَى مُؤْمِنِي - مجھ کو مومنوں سے افضل نہ کہو۔

لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ - پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (ان دونوں حدیثوں کی نبی توحید وہی ہے جو اہل پر گذر چکی ہے) بعضوں نے کہا لا تخیرونی کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عمل یا محنت یا عبادت کی وجہ سے جو کہ حضرت موسیٰ پر فضیلت مت دو کیونکہ یہ فضیلت اس سبب سے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت کی وجہ سے ہے۔

يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَلِكَ أَبُو اِهْبُو - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو یوں کہہ کر پکارا اے بہترین تمام مخلوقات کے آپ نے فرمایا ابراہیمؑ پیغمبر ہیں رہی اپنے زمانہ میں ابراہیمؑ سارے مخلوقات سے بہتر تھے یا تو اس کی راہ سے آپ نے فرمایا اس وقت تک آپ کو علم پہنچا ہو گا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں۔

ذَكَرْتُمْ فِي مَدَائِحِ خَيْرِ قَوْمِهِ - میں اُس کی یاد اُس حالت میں کروں گا جو اُس کی جماعت سے بہتر ہے، اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ فرشتے مومنین سے افضل ہیں والا لکن یہ استدلال صحیح نہیں کس لئے کہ جماعت الہی میں پیغمبروں کی ارجح اور ملائکہ مقررین بھی ہیں۔ وَالْخَيْرُ بَيْنَهُمَا - جملہ نبی تیرے ہاتھ میں ہر وہ ادب کے طور پر فرمایا در نہ بتائی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے، خالق خیر و شر وہی ایک ذات الہی ہے اسلام کا یہی اعتقاد ہے اور جو کسی دو خالق ثابت کرتے ہیں ایک خیر و ایک شر کا خالق اُس کو کفر داں کہتے ہیں اور ایک شر کا خالق اُس کو اہل من کہتے ہیں۔

كَادَ الْفَرِيقَانِ أَنْ يَتَّفِقَا - قریب تھا کہ دو بہت نیک آدمی ہلاک ہو جائیں (اُن کی نیکیاں برباد ہو جائیں مراد ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جب ان دونوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی آوازیں بلند کیں ایک کہتے تھے کہ قتل و کرب و غم کو دوسرے کہتے تھے اقرع کو بنا بیٹی۔

خَيْرٌ دُونَ الْأَنْصَارِ - انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ اَنْتَ خَيْرٌ مِّنْ زَكَاةٍ - تو ہی نفس کا اچھا پاک کرنا والا ہے اس کا مطلب نہیں کہ تیرے سوا اور بھی کوئی نفس کو پاک کر سکتا ہے۔

فَرَأَى نَافِقًا مِّنَ الْخَيْرِ - اُس میں جو بھلائی تھی وہ دیکھی، ایک روایت میں مِّنَ الْحَجَرِ یعنی خوشی دیکھی۔ خَيْرٌ يَوْمَ - یعنی ہفتہ کے دنوں میں بہتر دن در روز سال کے دنوں میں عرفة کا دن افضل ہے بعضوں نے فجر کو عرفة کے دن سے بھی افضل کہا ہے۔

ذَاسْتَيْ عَلَيْهِ خَيْرًا - اُس کی تعریف کی۔

وَرُوِّجَا خَيْرًا مِّنْ رُّوحِهِ - اور جو رُوِّ اُس کی جود سے بہتر معلوم ہو اگر ہمیشہ کی عمر میں آدم زاد عورتوں سے افضل ہیں اور اس میں اختلاف ہے۔

مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا - کسی کو اس سے بہتر بخشش نہیں ملی۔

فَهُوَ خَيْرٌ مِنَ النَّظَرِ - مقبول کے وارث کو درود الہی میں اختیار ہو گا یا تو دیت لے یا قصاص۔

رَبِّي خَيْرٌ قَبِيْلِي - یہ تیری بہتر قربانی ہے جو اخیر میں کی (کہو کہ پہلی بکری گو سرورہ قربانی تھی سگ در حقیقت قربانی نہ تھی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يُعَالِمُ لِمَا أُوَيْسُ - سب سے بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے (یعنی اللہ کے نزدیک) اب جو بعضوں نے سعید بن مسیبؓ کو افضل التابعین کہا ہے تو وہ علم دین کے لحاظ سے۔

لَا مَثَلَهُ أَنْتَ شَرُّهَا لَا مَثَلَهُ خَيْرٌ - جس امت کے بہترین شخص سمجھے گئے (اور اسید بن مسیبؓ کے لئے لٹکائے گئے) وہ اچھی امت تھی (یعنی حجاج اور قلیؓ کی جماعت سے تہامی جماعت اچھی تھی یہ عبد اللہ

بہتر
در
ت
میں
نقل
میں
تاریخ
میں

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عبد اللہ بن زبیر کے کنس کے پاس آکر کہا جسکو حبلج نے سولی پر لٹکنے دیا تھا ایک روزایت میں یوں ہے لائٹہ سورہ بڑی است تمہی یہ رازی کی غلطی ہے۔

خَيْرُهُمْ اَوْ لَيْسَ۔ اور بس ان میں کا بہترین نہیں ہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دعا کی در خواست کی اور یہ کچھ عجیب نہیں مفسرین سے دعا کی خواہش کر سکتے ہیں جیسے انحضرت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کی عَلَيكُمْ بِالنَّشَامِ فَإِنَّهَا خَيْرُ مَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ۔ شام کی سرزمین میں رہنا لازم کر لیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہتر پامائیدہ زمین ہے (اگر وہاں نہ رہ سکو تو زمین میں رہیں)۔

فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ پانی سے دھو کرنا بہتر ہے (یعنی واجب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پانی ہونے ہونے تک بھی جائز ہے)۔

خَيْرٌ سَوْرَةٍ تَبَيَّنَ قُرْآنًا۔ سورہ فلق اور ناس دونوں بہترین سورتیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں (یعنی استعاذہ کی غرض سے)۔

خَيْرٌ مِّنْ مَّغْرُوبٍ الرَّجَائِ اَوْ لَهَا وَسُرَّهَا اَخْرَجًا۔ مردوں کی بہترین صفت پہلی صفت ہے (جو عورتوں کی صفت سے دور ہوتی ہے) اور بدترین صفت آخری؛ صفت ہے (جو عورتوں سے قریب ہوتی ہے)۔

رَكْعَتَانِ مِنَ الْاَفْجَرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا۔ فجر کی سنت کی دو رکعتیں ساری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہیں (کیونکہ دنیا کا مال متاع فانی ہے اور ان رکعتوں کا اجر ہمیشہ قائم رہے گا)۔

فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرٍ مِّنْ اِحْتِاطٍ بِدَعَاةِ بَسْمِ النَّبِيِّ بِرَعْلٍ كَرْنَا بَدْعَتِ نَكَلْتِ سِے بہتر ہے (گردہ بدعت حسد میں تو پانچ خانہ کے آداب کی رعایت رکھنا یا فجر

کی سنت کے بعد ذرا لیٹ جانا ایک ربا لیا مدد سے بنانے یا ہزاروں نیاز میں اور مجلس میلاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے)۔

خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الدَّهَبِ۔ سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے افضل ہے (کیونکہ ذکر الہی تمام نیکیوں کا مقصد اصلی ہے اور پھر سب اذکار میں لا الہ الا اللہ افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے) خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاؤُ يَوْمِ مَرْفَعَةِ رُؤُسِكُمْ مَا قُلْتُمْ فِيهَا اَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنَ قَبْلِي۔ بہتر دعا عرنہ کے دن کی دعا ہے اور اس دن سب بہتر دعا جو میں نے کی اور مجھ سے پہلے اچھے پیغمبروں نے وہ یہ دعا ہے لا الہ الا اللہ صمد لا شریک لا الہ الا اللہ اگر یہ کلمہ ذکر ہے مگر جو ذکر الہی میں مشغول رہیں گا حق تعالیٰ اُسکی خواہش کو پڑھ کر اُسکو دیکھا جیسے دوسری حدیث میں آرا سلو دعا بھی ہوئی۔

تَجَاءءُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَعَلَّ بَعْدَهُ مِنْ شَيْءٍ۔ بہتر دعا تعالیٰ لایا اب اس کے بعد برائی ہوگی، بہتر سے مراد آنحضرت کی غیرت ہے اور اسلام کا ظہور اور غلبہ اُسکے بعد برائی اور فتنہ اور کفرائی اور بدعات کا ظہور ہے۔

كُنْ خَيْرًا يَوْمَ اَدَمَ۔ تو آدم کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے (ابیل) کی طرح ہو جا کسی پر حملہ نہ کر قتل ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

اَلَا خَيْرٌ لَّكُمْ بِخَيْرِ كَوْمٍ مِّنْ شَيْءٍ كَوْمٍ۔ میں تم کو اچھی اور بری بات بتلاؤں۔

اِنَّ هَذَا الْخَيْرِ خَزَائِنُ لَيْسَ لَكَ الْخَزَائِنُ مَقَاتِلَتِهِمْ۔ نیکی کے خزانہ میں ان خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

اَنَا الصَّلَاةُ فَيَقُولُ اِنَّكَ حَلِي خَيْرٌ۔ میں نماز میں پروردگار فرمائے گا تو اچھی ہے۔

قُرْبَتِ يَدِ الْاَسْبِطِ۔ اسکا معنی کتاب التار میں گد چکا اَعْلِيًّا جَمَلًا خَيْرًا اَرَبًا اِحْتِاطًا۔ اُس کو اچھا چاہنا اور

ادنت چار برس کا دیدے زکوٰۃ اس کا حق اس کو کم درجہ کا ادنت ہے معلوم ہوا اگر قرضدار اپنی خوشی سے قرض نہ لے لے اس کے قرض سے بڑھ کر دے تو اس کا لینا منع نہیں ہے۔
 دَعُوْا اَنْتُمْ - انیس کو بیچنے نے بہتر کہا ان کو ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو شخص شاعری میں افضل ہو وہ ادنتوں کا ایسا سندہ دے جو اس شخص کے پاس تھا آخر انیس کو بیچنے نے بہتر کہا انہوں نے وہ سندہ اس سے لے لیا، عرب لوگ کہتے ہیں تَاذُوْنَ كُنْتُمْ فَاذُوْنَ اور خَاكِرُونَ فَخِرُونَ یعنی میرے اس کے شرط ہوئی پھر میں اس پر غالب آیا۔

السُّبْحَانَ بِالْخِيَارِ مَا لَكُمْ يَتَفَقَّهُنَّ - بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں (اس مجلس سے اٹھ نہ جائیں وہاں سے چلے نہ جائیں یہ اختیار مجلس کہلاتا ہے)۔

اَلَّذِيْ يَبِيْعُ الْخِيَارَ - مگر جس بیچ میں اختیار کی شرط کی جائے کہ بائع یا مشتری یا دونوں کو اتنے دن تک اختیار ہے جو خواہ بیچ تا تم رکھیں خواہ فسخ کر ڈالیں تو یہ اختیار مجلس کے بدل جانے سے فوت نہ ہو گا اس کو خیار الشرط کہتے ہیں ایک خیار العیب ہے کہ شی سبب میں کوئی عیب نکلے تو مشتری کو اختیار ہوتا ہے کہ اس کو واپس کر دے اور بیچ فسخ کر ڈالے اور يَخِيْرُ اَسْحَا هُنَا - مگر جس بیچ میں بائع مشتری یا مشتری بائع کو ایجاب قبول کے بعد اختیار دے کہ چاہو تو بیچ فسخ کر ڈالو مگر وہ کہے نہیں میں بیچ تا تم رکھتا ہوں تو اب خیار مجلس نہ رہیگا اکثر ائمہ اور فقہاء اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ خیار مجلس بائع اور مشتری دونوں کو رہتا ہے، مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خیار ثابت نہیں کیا وہ اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہے یعنی جب تک اختیار ہے کہ ایجاب کے بعد

قبول نہ ہوا ہوا اور عیب تاویل ہے تو یا حدیث کا ابطال ہے کیونکہ صرف ایجاب سے تو عقد ہی پورا نہیں ہوتا اس کے بعد تو قبول کا انتظار کرنا تکمیل عقد کے لئے ضروری ہے اس کا بیان کرنا شایع کے کلام کو فضول کرنا ہے اور لطف یہ کہ الحدیث کے راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کا مطلب تفرق بالابدان سمجھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ جب یہ بیچ کو لازم کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلے جاتے تاکہ فریق ثانی کو فسخ کا موقع نہ رہے۔

يَسُوْذُنْ لَكُمْ خِيَارًا كَوْ - تم میں اذان وہ لوگ وہیں جو نیک ہوں کیونکہ مؤذن کے اعقاد پر لوگ روزہ انظار کر لیتے ہیں سحر کھاتے ہیں سحر موقوف کر دیتے ہیں نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے وہ امین اور نیک ہونا چاہئے بعضوں نے کہا اس لئے کہ اذان بلند مقامات پر دی جاتی ہے تو نیک شخص لوگوں کے عورات پر نظر نہیں ڈالیگا۔

خِيَارًا كَوْ اَحْسَنُ كَوْ قَضَاؤَ - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرضہ اچھی طرح ادا کریں (وعدے پر دیں اور پورا حق دیں بلکہ کچھ زائد)۔

بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنْ الْخِيَارِ - تم کو یہ کافی ہے کہ تمہارا شمار اچھوں میں ہو اب سب سے اچھا ہونا اس کی ہوس کیا ضرور ہے۔

مَا خِيْرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَا اَيْسَرَهُمَا مَا اَلَمْ يَكُنْ رِشْكًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا یا یہ منظور ہے یا یہ تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہے تا بشرطیکہ گناہ نہ ہو (ورنہ گناہ سے آپ بالکل کنارہ کش

خَيْرُ الدُّعَاءِ كَلِمَةُ اِلَّا اللّٰهُ
سب دعائوں میں بہتر لایہ الا اللہ ہے۔
خَلَقْتُ الْخَلْقَ فَجَعَلْتَنِي فِيْ خَيْرِهِمْ
مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں
رکھا۔

لَا تَنْ يَّقِفَتْ خَيْرٌ۔ اگر وہ کھڑا رہے
رسانے سے نہ گزرے) تو یہ بہتر ہے۔
خَيْرٌ اَنْزَلْنَا وَاجِلًا۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو اختیار
دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے
طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار
کریں اور میرے پاس رہیں فقر و فاقہ پر
شکایت نہ کریں۔

خَيْرٌ مَّا سُوِيَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْتِ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
اعرابی کو بیت کے بعد اختیار دیا۔

اِذَا خَضَعْتَ لِمَنْ اَجْتَانَا فَتَقَوُّ لُوَا
خَيْرًا۔ جب تم کسی مسلمان کے جنازے
میں جاؤ تو اُس کے حق میں بہتر بات کہو
رک وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا، اور
اُس کی برائی نہ کرو، یا یوں کہو یا اللہ اُس
کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اُس کو عذاب
سے بچا اُس پر رحم کر۔

بَرَآءَةُ اللّٰهِ خَيْرٌ اِنَّ اللّٰهَ اَسْرَأُ كَوَا حَبَا
بدل دے۔

لَيْسَ الْخَيْرُ اَنْ يَكْتُمُ مَا لَكَ وَوَلَدَكَ
وَلَكِنَّ الْخَيْرُ اَنْ يَكْتُمُ عَمَلَكَ
الحدیث۔ خیر یہ نہیں ہے کہ تیری راز

اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرا نیک
اعمال زیادہ ہوں۔

يَا سَيِّدِي اَجْبُرْنِي بِخَيْرِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ۔ ایک شخص نے امام حسین
علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار
مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلائیے (تو
آپ نے جواب میں یوں لکھا بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ
جو کوئی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضامند
اور خوشنودی کا خواہاں ہو گا اللہ اُس کو
لوگوں سے بچالے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور
تکلیف دہی سے بچالے گا کوئی بھی اُس کو
نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی
اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے گا
تو اللہ اُس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کر دے گا
(اُس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ
داری اُس سے ہٹا لے گا)۔

اَنَا الْخَيْرُ ابْنُ الْخَيْرِ تَيْنِ۔ میں
بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر
عرب اور فارس، اور بنی ہاشم عربوں میں
بہتر، یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے)

اَنَا بَيْنَ خَيْرِ تَيْنِ۔ مجھ کو دونوں کاموں میں
اختیار ہے

اِنَّ الْخَيْرِيَّ لَطِيْفٌ۔ خلی بہت عمدہ
چیز ہے۔

خَيْرٌ بَيْنَنَا۔ ہم دونوں میں بتلائیے
کون بہتر ہے (یہ دو لوگوں نے حضرت علی رضی
سے کہا)۔

مَنْ اسْتَخَارَ اللَّهَ تَعَالَى فِي شَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 اللَّهُ تَعَالَى خَيْرٌ لَّهُ - جو اللہ تعالیٰ سے استخارہ
 کرے (یعنی اللہ تعالیٰ سے بہتری طلب کری
 اُس کی تمنا پر راضی رہ کر تو اللہ اُس کے
 واسطے بہتر کرے گا یعنی اُس کے حق میں جس
 چیز کو بھی مقدر کرے (اس پر راضی رہے)
 وہ چیز اُس کے لئے بہتر ہو گا کیونکہ اللہ
 تعالیٰ جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے۔

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ التَّوْبِ - نماز بہتر ہے
 سونے سے (اُس میں فضیلت ہے سونے
 میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت
 کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں، اور یہ
 الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں۔)

خَيْتَعُوْرٌ - شیطان کا نام ہے۔

ذَلِكَ ذِيْبُ الْعَقَبَةِ يُقَالُ لَهُ الْخَيْتَعُوْرُ
 یہ گھائی کا بھیڑیا ہے جس کو خیتعور کہتے ہیں
 اصل میں خَيْتَعُوْرٌ اُس کو کہتے ہیں جو
 ایک حالت پر نہ رہے گھڑی گھڑی غائب
 اور مفصل ہو جائے یا جس کی کوئی حقیقت
 نہ ہو جیسے سراب گرد در سے آب معلوم
 ہوتی ہے، بعضوں نے کہا خَيْتَعُوْرُ کے
 معنی آفت اور مصیبت، بعضوں نے کہا
 غول بیابانی کے معنی ہیں۔

مستتر جم۔ کہتا ہے حال کے حکیم کہتے
 ہیں کہ غول بیابانی کی بھی کوئی حقیقت نہیں
 ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے، بلکہ
 ایک مادہ نارسفوسی ہے جو زمین سے
 مشتعل ہوتا ہے اور در سے دیکھنے والے
 کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب

وہ اُس کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاؤ
 ہیں تو وہ مادہ دب کر دوسری جگہ روشن
 ہو جاتا ہے، اس طرح مسافر اُس کے پیچھے
 چل کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا
 ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ ہم کس راستے
 میں آگے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف
 دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ اب
 کدھر جائیں۔

خَيْسٌ یا خَيْسَانٌ - جھوٹا لوٹنا، عہد شکنی کرنا۔

إِنِّي لَأَخْيِسُ بِالْعَهْدِ - میں اپنا عہد
 نہیں توڑتا، عرب لوگ کہتے ہیں خاس بچھڑا
 اپنا عہد توڑا۔

خَاسٌ يَوْعِدُ - اپنا وعدہ خلاف کیا۔

إِنَّهُ بَنَى سِبْعَانَ فَسَمَّاهُ الْمُخَيْسَ -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک
 قید خانہ (جیل محبس) بنایا، اُس کا نام مخیس
 پختہ یا، یا بکسرہ یا رکھا اور یہ شعر کہی۔

بَدَيْتُ بَعْدَ تَارِفِجٍ مُخَيْسًا بَابًا
 حَصِيْنًا وَ أَمِيْنًا كَيْسًا - میں نے تارفع کے

بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ بالنسوں
 کا بنا ہوا تھا) اُس میں سے قیدی نکل بھاگے
 تھے) مخیس بنایا اُس کا دروازہ مضبوط،

اور دروازہ عقلمند، اصل میں تَخْيِيسُ
 ذلیل کرنے کو کہتے ہیں، تو جیل لوگوں کو ذلیل
 کرنے والا ہے اگر بکسرہ یا مخیس پڑھیں اور

جو بفتح یا پڑھیں تو معنی یہ ہو گا کہ ذلت اور
 رسوائی کا مقام

إِنِّي لَأَكْسِنُ وَلَمْ أَجْسِنُ - میں نے تم
 کو ذلیل کیا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ

تم سے وعدہ خلافی کی (تم سے جو وعدہ کیا
اُس کو پورا کیا) یا نہ تمہاری ذلت کی یہ معاد یہ
نے جناب امام حسین علیہ السلام کو لکھا
تھا۔

فَدَا سَوْقَهُ وَخَيْسَلَهُ - اُس اونٹ کو دوڑنے
کے لئے تیار کیا تھا اور سواری کے لئے رام
کیا تھا۔

خَيْسُ الْأَسَدِ - شیر کے رہنے کا مقام اور
جگہ۔

خَاسَ اللَّحْمِ خَيْسًا - گوشت بگڑ گیا، بدبودار
ہو گیا۔

خَاسَتِ الشَّمْرَةُ - سیرہ مٹ گیا۔

خَيْسَرِي - وہ شخص جو کھانے کی دعوت میں اس
ڈر سے نہ آئے کہ اُس کو بھی کھلانا پڑے گا یعنی
دعوت کا بدلہ کرنا ہوگا) یہ خسارہ سے نکلا ہے،
جس کے معنی ہلاکت اور نقصان اور گمراہی کہ
ہیں (لفظ خَيْسَرِي کو اس باب میں ذکر نہیں
کرنا چاہئے بلکہ اس کو باب الخسار مع
السين میں ذکر کیا جاتا مگر یاد کی رعایت کی
وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا ہے)۔

خَيْسُومٌ - ناک کا آخری حصہ جو درماغ سے
متصل ہے۔

فَاتَّ الشَّيْطَانُ يَبِيْثٌ عَلَى خَيْسُومِهِ
شیطان اُس کی ناک کے بالائی حصہ
میں رات بسر کرتا ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ آدمی بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے اور
پریشان رہتا ہے، امام نوذری رحمہ اللہ نے
کہا کہ حقیقۃً شیطان کا وہاں رات تیر کرنا
بھی ہو سکتا ہے، یا مجازی معنی مراد ہو یہ بھی

ہو سکتا ہے کہ وہاں اخلاط روئیہ جم جاتے ہیں
مگر شیطان فریاد لفظ خَيْسُومٌ کو اس باب
میں ذکر نہیں چاہئے بلکہ اُس کو باب الخسار
مع السین میں ذکر کرتے مگر یاد کی رعایت
کی وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا)۔

خَيْطٌ - سینا، تاگا، دھاری، شتر مرغ کا جھنڈا،
بانڈی کا، جیسے خَيْطٌ بِالْكَسْرِ۔

أَذْوَالُ الْخَيْطِ كَأَذْوَالِ الْبَيْطِ - دھاگا اور
سوئی بھی دیدو (مال غنیمت میں سے بغیر تقسیم
کے یہ بھی اپنے پاس نہ رکھیں)۔

فِي سَيْرِ الْخَيْطِ - سوئی کے ناک میں۔

الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ
دن کی سپیدی رات کی سیاہی سے۔

إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَيْطُ - مگر جیسے سوئی
سمندر میں ڈبو کر نکال لو اتنی کمی یہ سمجھنے
کے لئے فرمایا اور نہ وہاں اتنی کمی نہیں
ہوتی)۔

بِخَيْطٍ فَتَمَّ أَفْوَقَهَا - سوئی یا اُس
سے بھی کم یا اُس سے زیادہ۔

خَيْطٌ طِيْلٌ - ایک فرقہ ہے معتزل میں سے۔
صَلَّى عَلَى مَا كَانَ فِيهَا مَعْنَى كَلَّمَ
بِخَيْطٍ طِيْلٍ - جو سجدہ گاہ (چھوٹا مصلیٰ)
دھاگوں سے بنایا جائے۔ اس پر نماز پڑھو۔

أَخَافُ عَلَى خَيْطِ عُنُقِي - مجھ کو اپنی گردن
مارے جانے کا ڈر ہے۔

خَيْبَرٌ - مشہور مقام ہے مدینہ سے پانچ منزل
پر شام کے راستہ میں، اور ایک درہ ہے
سرحد ہند پر درمیان پشاور اور کابل کے
(اس کا باب یہ نہ تھا مگر صرف لفظی رعایت

خ

خ

کی دوسے یہاں یعنی اس باب میں بیان کر دیا گیا۔

خَيْعَرٌ يَأْخِيَعُ مَاءً - بُرَّادِي، الْكَانِدِيُّ، مَابُون،
خَوْعَرٌ - احمق۔

لَا يُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ الْخَيْعَامَةُ -

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ شخص محبت نہیں رکھو گا جو گانڈ (مفعول) ہوگا۔

خَيْعٌ - نالے سے بلند مقام لیکن پہاڑ کا نشیبی حصہ، سناکی مسجد کو مسجد خیف کہتے ہیں، کیونکہ وہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں ہے۔

نَحْنُ نَأْيُنَا لَوْ نَعَدَّ أَبِ خَيْعِ بْنِ كِنَانَةَ - کل ہم بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے اور وہیں ٹھہریں گے (اللہ کا شکر یہ ادا کرنے کو، اس لئے کہ قریش نے بنی ہاشم کو وہیں نکال دیا تھا، اس حدیث میں لفظ غدا سے (جو کل کے معنی میں آتا ہے) سے مراد ماہ ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ ہے یہ مجازاً فرمایا جیسے گذشتہ بات کو کل کی بات کہتے ہیں، در نہ تو حقیقت میں کل کا اطلاق اس دن پر ہوتا ہے جو آج کے بعد والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے یا آج کے قبل والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے تو حدیث میں غدا کے لفظ سے معنی مجازی مراد ہے۔

مَضَى فِي مَسِيرِهِ إِلَيْهَا حَتَّى قَطَعَ الْخَيْوَنَ - آپ برابر اُس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خیفوں کو طے کیا

أَخِيْفُ بَيْتِ تَيْبٍ - بنی تیم کے اخیف، یہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت ہے اخیف اُسکو کہتے ہیں کہ ایک آنکھ نیلگوں ہے ایک کالی مجمع البحرین میں ہے کہ خیف ہمیشہ دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے کہتے ہیں کہ مسجد خیف میں (جو منا میں ہے) ہزار ہا پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔

خَيْلٌ - يَأْخِيَلُ يَأْخِيَلُهُ يَأْخِيَالٌ يَأْخِيَالٌ يَأْخِيَلُونَ - گمان کرنا، اس کا مستقبل إِخَالٌ ہے، بعضوں نے کہا إِخَالٌ ہے اور قیاس کے موافق یہی ہے۔

خَالُ الْفَرَسِ - گھوڑا لنگڑا ہو گیا۔

فَسَخِيْلُ الْجَهَامِ - سوکے ابرو کو (جس میں پانی نہ ہوتا) ہم برسنے والا سمجھتے۔

إِذَا مَا أَى فِي السَّمَاءِ إِخْتِيَالًا تَعَبَّرَ لَوْنُهُ - جب آسمان پر ابر نمود ہوتا بارش کے آثار ہوتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا، (اس ڈر سے کہ شاید یہ عذاب ہو)۔

إِذَا مَا أَى مَخِيْلَةً أَقْبَلَ وَ أَدْبَرَ جَبَ پانی کا ابر آپ دیکھتے تو... آگے پیچھے ہوتے (آپ کو تردد ہوتا کہ کہیں پروردگار کا عذاب نہ آیا ہو جیسے کہ اگلی امتوں پر ابر کی صورت میں پروردگار کا عذاب آیا تھا)

مَا إِخَالَكَ سَرَقَتْ - میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو رہنا یہ میں ہے کہ إِحْتَالِي بِه كَسْرُهُ علامت مفنار ع زیادہ فصیح ہے اور فقہ قیاس کے موافق ہے۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ

(بعضوں نے خبیلاہ روایت کیا ہے یعنی) جو شخص غرور اور گھمنڈ کی راہ سے (تکبر اور گھمنڈ کے ارادے سے) اپنا کپڑا نکالے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس کی طرح (رحم کی نگاہ سے) دیکھنے کا بھی نہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مُخْتَالٌ يَأْتِيهِ مَخِيلَةٌ وَهُوَ مَغْرُورٌ بِأَسْمٍ فِي غُرُورِهِ۔

فَإِذَا اشْتَبَلَتِ السَّمَاوُ - جب آسمان پر ابر چھا جائے جس میں گرج اور چمک ہو یعنی برسنے والا ابر، عرب لوگ کہتے ہیں اخْتَالِيهِ السَّمَاءُ آسَمَانٍ بِرَابِرٍ جَاهِلِيًّا۔

الْخَيْلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ - تکبر اور غرور گھوڑے والوں میں ہوتا ہے۔

خَيْلٌ - گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کو بھی کہتے ہیں۔

مِنَ الْخَيْلَاءِ مَا يُجِبُّهُ اللَّهُ - بعض غرور اللہ کو پسند ہے یعنی خیرات میں یا جہاد میں۔

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخْتَلِ وَ اخْتَالَ وَ نَبِيَّ الْكِبْرُ الْمَتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَحْتَبِرُ وَ اخْتَدَى وَ نَبِيَّ الْجَبَّارِ الْأَعْلَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَاوَلَهَا وَ نَبِيَّ الْمَقَابِرِ وَ الْبَيْلِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَ طَغَى وَ نَبِيَّ الْمَبْدَأِ وَ الْمُنْتَهَى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلِ الدُّنْيَا بِالْآلِيَةِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلِ الدُّنْيَا بَيْنَ الشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمِعٌ يَقْرُدُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هُوَ يُضِلُّهُ بِئْسَ

الْعَبْدُ عَبْدٌ مَا عَتَبَ بَيْنِي لَكَ - وہ بندہ برا ہے جو اپنے تئیں دوسرے سے اچھا سمجھے اور غرور کرے اور دین کے کام بھلا دے (دنیا میں بھنس کر) اور شرارت کرے اور اپنی پیدائش اور انجام کو بھول جائے (کہ ایک قطرہ ناپ چیز سے بنا ہے اخیر خاک ہو جائے گا) اسی طرح وہ بندہ جس کو طمع لیے لے پھرے اور جو بندہ خواہش پر چلے اور وہ بندہ بھی برا ہے جو دنیا کی حرص کرتا ہو۔

يَخْتَلِ الدُّنْيَا بِالْآلِيَةِ - دینداری کے پردے میں دنیا کا طالب ہو لوگوں سے فریب کرتا ہو، ظاہر میں پرہیزگار عابد زاہد بنتا ہے دل میں یہ ہے کہ درپہ کماؤں لوگ محکم بزرگ اور صالح سمجھ کر میری خدمت کریں اور جو کہوں اُسکو سنیں۔

لَا تَخَلْ - غرور مت کر۔

الرَّجُلُ الَّذِي يَخْتَلِ إِلَيْهِ - جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہو اگر کوئی حدیث دہرے نکلا (وہ نسا زہ توڑے جیتک آواز یا رون پائے)۔

كُلُّ مَا بَشَعَتْ وَ الْبَسَ مَا بَشَعَتْ مَا أَخْطَأَتْكَ خَلَّتَانِ سَرَوٌ وَ مَخِيلَةٌ - جو چاہے وہ پہن اور جو چاہے وہ کھا جب تک درخصلتیں تجھ میں نہ ہوں ایک اسراں دوسرے تکبر۔

الْبُرِّ أَيْ لَا الْخَالَ - میں نیکی کا طالب ہوں نہ فخر اور غرور کا۔

كَانَ الْجَنِّي سِتَّةَ أَمْيَالٍ فَصَامًا

وہ سے لے کام رات بھول ہے اخیر بندہ بندہ ہے جو نداری سے زاحد لوگ محکم نہ کریں اور بس شخص حد تک آواز سے متا بخیلۃ جب تک اس دستور کا طالب نہ آتا

خَيَالٌ بِكَيْدٍ وَخَيَالٌ بِكَيْدٍ - محفوظ مرند
 پھیل کا تھا، ایک خیال اس مقام پر، اور
 ایک خیال اُس مقام پر، خیال کہتے ہیں ان
 لکڑیوں کو جن پر کالا کپڑا ڈال کر کسان کھیت
 میں کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانوروں کو آدمی سمجھ
 کر کھیت پر نہ گریں، ایک روایت میں خَيَالٌ
 بِأَمْزُجَةٍ وَخَيَالٌ بِأَسْوَدِ الْعَيْنِ ہے ایک
 خیال امرہ میں تھا، ایک اسود العین میں یہ
 دونوں پہاڑ ہیں۔

يَا خَيْلَ اللَّهِ إِنَّمَا كُنْتُمْ
 کے سواروں سوار ہو جاؤ۔

عَلَيْهِ خَيْلَانٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے مونڈھے پر جو مہربوت تھی اس پر
 تل تھے یہ جمع ہے خال کی۔

كَانَ الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْدِي
 خَيْلَانِ الرَّجْدِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے منہ پر بہت تل تھے۔

نَزِيدُ الْخَيْلِ - زید چاہک سواران کا
 کا، جاہلیت میں یہی نام پڑ گیا تھا، چونکہ وہ
 گھوڑے کے بہت عمدہ سوار تھے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نام بدل کر
 زید النخیر رکھ دیا۔

سَجْدًا لَكَ سَوَادِي وَخَيْالِي - تجھ کو
 میرے ظاہر جسم اور میرے باطنی دل اور
 خیال نے سجدہ کیا۔

يَخْتَلِ إِلَيْهِ إِثْنُ يَأْتِي أَهْلَهُ لَا
 يَأْتِيهِمْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کو ایسا
 معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بی بی سے صحبت کر رہے

ہیں حالانکہ آپ نے صحبت نہ کی ہوتی، بعضوں
 نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت
 کے موافق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بی بی سے
 صحبت کریں گے جب ان کے پاس
 جاتے تو حباد کی وجہ سے صحبت پر قادر
 نہ ہوتے، اسی طرح ایک کام کو سمجھتے کہ میں
 کر چکا ہوں حالانکہ آپ نے اس کو نہ
 کیا ہوتا۔

لَا يَدْنُ خَلُّ الْجَنَّةِ شَيْخًا نَأِيًا وَ
 لَا جَانًا نَأِيًا مَا كُفِيَ لَوْ - جو شخص
 بڑھسا ہو کر زنا کرتا رہے وہ بہشت میں
 نہیں جائے گا اور جو شخص اپنے ازار کو (یعنی
 تہبند کو) غرور اور تکبر کی راہ سے (یعنی تکبر کے
 ارادے سے) لٹکائے۔ (تو ایسا شخص بھی جنت
 میں جائے گا)۔

الْمُؤْمِنُ لَا يُظْلِمُ الْأَعْدَاءَ وَلَا
 يَتَخَايَلُ عَلَى الْأَعْدَاءِ قَاءً - مومن
 دشمنوں پر بھی ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر
 غرور نہیں کرتا، اگر روایتوں میں لَا يَتَخَايَلُ
 ہے یعنی دوستوں کو تکلیف نہیں دیتا ان پر
 بار نہیں ڈالتا۔

وَ أَخْلَفْنَا مَخَاطِلَ الْجُودِ - اور بہت
 برسنے والے ابرہم پر سے نکل گئے انہوں نے
 پانی نہیں برسایا۔

خَيْمٌ - يَا خَيْمَانُ يَا خَيْمُومُ يَا خَيْمُومَةَ يَا
 خَيْمُومَةَ يَا خَيْمَانُ - ڈر کر لوٹ جانا
 نامردی، اور بزدلی کرنا، اٹھانا، مکاری
 کرنا۔

خَيْمٌ - خیمہ میں جانا۔

خَيْمَةً بِالْمَكَانِ - مکان میں ٹھہرا، اقامت کی۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا - جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اُس کے لئے جم کر کھڑے رہیں (اُسکی تعظیم اور آداب کے واسطے) ایک روایت میں يَسْتَجِيبُ أَيَّامًا میں يَسْتَجِيبُ ہے جیسے اوپر لکھ چکا۔

إِخَامَةٌ - خیمہ کھرا کرنا۔

خَيْمَةٌ - ڈیڑھ جو مشہور ہے۔

خَيْمٌ اور خَيْمَةٌ - طبیعت اور خصلت۔

خَيْمَةٌ - خیمہ بنانے والا۔

الشَّهِيدُ فِي خَيْمَةِ اللَّهِ تَحْتَ الْعَرْشِ - شہید قیامت کے دن عرش کے تلے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں ہوگا۔

تَمَّ الْجُزْءُ السَّابِعُ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ

الثَّامِنُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

حَرْفَ الدَّالِ

وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ

وَالْمُعِينُ

طالبِ دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011